Postal Reg.No.GDP/001/2016-18

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 66

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ بدر قادیان
The Weekly BADAR Qadian
www.akhbarbadrqadian.in

شمارہ 20

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

21 شعبان 1438 ہجری قمری   18 ہجرت 1396 ہجری شمسی   18 مئی 2017ء

اخبار احمدیہ

الحمدللہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے 12 مئی 2017 کو مسجد بیت الفتوح (لندن) میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا، جس کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 1 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

اگر تم خدا کے ہوجاؤ گے تو یقیناً سمجھو کہ خدا تمہارا ہی ہے، تم سوئے ہوئے ہوگے اور خدا تعالیٰ تمہارے لئے جاگے گا، تم دشمن سے غافل ہوگے اور خدا اُسے دیکھے گا اور اُس کے منصوبے کو توڑے گا

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

ہمارے خدا میں بے شمار عجائبات ہیں مگر وہی دیکھتے ہیں جو صدق اور وفا سے اس کے ہوگئے ہیں۔ وہ غیروں پر جو اس کی قدرتوں پر یقین نہیں رکھتے اور اس کے صادق وفادار نہیں ہیں وہ عجائبات ظاہر نہیں کرتا۔ کیا بدبخت وہ انسان ہے جس کو اب تک یہ پتا نہیں کہ اُس کا ایک خدا ہے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے۔ ہماری اعلیٰ لذّات ہمارے خدا میں ہیں کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔ اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا۔ یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا۔ میں کیا کروں اور کس طرح اس خوشخبری کو دلوں میں بٹھادوں۔ کس دف سے میں بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے تا لوگ سن لیں اور کس دوا سے میں علاج کروں تا سننے کیلئے لوگوں کے کان کھلیں۔

اگر تم خدا کے ہوجاؤ گے تو یقیناً سمجھو کہ خدا تمہارا ہی ہے۔ تم سوئے ہوئے ہوگے اور خدا تعالیٰ تمہارے لئے جاگے گا۔ تم دشمن سے غافل ہوگے اور خدا اسے دیکھے گا اور اس کے منصوبے کو توڑے گا۔ تم ابھی تک نہیں جانتے کہ تمہارے خدا میں کیا کیا قدرتیں ہیں اور اگر تم جانتے تو تم پر کوئی ایسا دن نہ آتا کہ تم دُنیا کے لئے سخت غمگین ہوجاتے۔

(کشتی نوح، روحانی خزائن، جلد 19، صفحہ 21)

ہمارے دُکھوں کا مداوا صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے ہمیں تکلیف کے وقت سب طاقتوں کے مالک خدا کے سامنے جھکنا ہے

افراد جماعت کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ صبر کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مدد کے لئے دعا کرنا، اس کے آگے جھکنا اپنی نمازوں اور عبادتوں کی حفاظت کرنا ہر احمدی کا فرض ہے اور یہی چیز ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا مزید وارث بنائے گی

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 12 مئی 2017 بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ البقرہ کی درج ذیل آیت کی تلاوت فرمائی اور ترجمہ پیش فرمایا: یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اسۡتَعِیۡنُوۡا بِالصَّبۡرِ وَالصَّلٰوۃِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیۡنَ ○ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ سے صبر اور صلوۃ کے ساتھ مدد مانگو یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

فرمایا: انسان کی زندگی میں بہت سے مسائل آتے ہیں، بہت سی دُنیاوی مشکلات میں سے انسان گزرتا ہے، ایسے حالات آتے ہیں جہاں سوائے صبر کے اور کوئی چارہ نہیں ہوتا۔ دُنیا دار رو پیٹ کر ایسے حالات میں یہ نقصان برداشت کر لیتا ہے یا بعض ایسے ہوتے ہیں جو دُنیاوی نقصانوں کو برداشت نہ کرتے ہوئے دماغی توازن ہی کھو بیٹھتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے بھی ہوتے ہیں جن کو جان مال کا نقصان برداشت کرنا پڑتا ہے یا ذہنی اذیتوں سے گزرنا پڑتا ہے یا جسمانی اذیتیں مار دھاڑ کی صورت میں برداشت کرنی پڑتی ہیں، صرف اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کو مانتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے پر وہ لوگ ایمان لانے والے ہوتے ہیں۔ ہاں اللہ تعالیٰ سے دُعا ضرور کرتے ہیں کہ اے اللہ اب جبکہ ہم پر یہ سب کچھ تیرے بھیجے ہوئے کو ماننے کی وجہ سے وارد کیا جارہا ہے تو تُو ہماری صبر کی طاقتوں کو بھی بڑھا اور خود ہی ہماری مدد کو آ اور ان ظالموں کے ظلموں سے ہمیں بچا۔ تیری خاطر جس امتحان سے ہم گزر رہے ہیں اس میں ثبات قدم بھی عطا فرما۔

فرمایا: احمدی مسلمان وہ ہیں جو مسیح محمدی کو ماننے کی وجہ سے عملاً اس حالت سے گزر رہے ہیں جو دوسروں کے لئے شاید مذہبی مظالم کے پرانے واقعات اور داستانیں ہوں۔ بعض اور گروہ اور فرقے بھی یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہم بھی مذہب کی وجہ سے مخالفتوں اور دشمنیوں کا سامنا کر رہے ہیں لیکن یہ سب لوگ جو ہیں یہ جماعتیں یا گروہ اپنے مخالفین اور دشمنوں سے موقع ملنے پر اسی طرح ظلم کر کے بدلہ بھی لے لیتے ہیں جس طرح کے ظلم ان پر ہوئے ہوتے ہیں، لیکن احمدی ہی ہیں جو مؤمن ہونے کا نمونہ دکھاتے ہوئے، قانون کو اپنے ہاتھ میں نہ لیتے ہوئے، ظلموں پر صبر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے آگے جھکتے ہیں اور اس سے مدد مانگتے ہیں۔ پس یہ ایک بہت بڑا فرق ہے احمدی مسلمانوں میں اور دُنیا کے دوسرے لوگوں میں۔ ہم وہ لوگ ہیں، جو دُنیاوی آزمائشوں اور مخالفین کی دشمنیوں سے نہ صبر کا دامن ہاتھ سے چھوڑنے والے ہیں، نہ اپنے ایمان سے پیچھے ہٹنے والے ہیں۔ ہم اس بات کا اِدراک رکھنے والے ہیں کہ ہمارے دُکھوں کا مداوا صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ ہمیں تکلیف کے وقت دنیاداروں کے سامنے نہیں بلکہ سب طاقتوں کے مالک خدا کے سامنے جھکنا ہے اس سے مدد مانگنی ہے۔ وہی ہے جو ہمیں ہمارے صبر اور دعا کی وجہ سے ہمیں ان مشکلات سے نجات دلانے والا ہے اور نجات دلائے گا انشاء اللہ۔

پس یہ ہے ہمارا وہ رحیم و کریم خدا جو ایک مؤمن کو ذرا ذرا سی بات پر نوازتا ہے ایک صابر اور اللہ تعالیٰ کے حضور جھکنے والے مؤمن کے لئے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے خوشخبریاں ہی خوشخبریاں ہیں۔ ایک موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صبر اور دعا کی اہمیت بتاتے ہوئے اور اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ کے سلوک کا ذکر فرماتے ہوئے فرمایا کہ اللہ کی راہ میں بہنے والا قطرۂ خون اور رات کے وقت نفل پڑھتے ہوئے خشیت باری تعالیٰ کے نتیجہ میں آنکھ سے ٹپکنے والے قطرے سے زیادہ کوئی قطرہ اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کو کوئی گھونٹ غم کے اس گھونٹ سے زیادہ پسند ہے جو انسان صبر کر کے پیتا ہے۔

پس چاہے ذاتی معاملات ہوں جن کی وجہ سے کسی سے نقصان پہنچ رہا ہو یا جماعتی معاملات ہوں اگر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنی ہے اگر اللہ تعالیٰ کا پیار حاصل کرنا ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اصول بیان فرمادیا کہ اللہ تعالیٰ کے آگے جھکنا اور صبر کا مظاہرہ کرنا اللہ تعالیٰ کا قرب دلاتا ہے۔ ایک موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بندے پر ظلم کیا جائے اور وہ صبر سے کام لے تو اللہ تعالیٰ اسے عزت بخشتا ہے اور جسے خدا تعالیٰ عزت بخشے اس سے بڑا اس کے لئے کیا اعزاز ہوسکتا ہے۔ پس آجکل جو جماعت احمدیہ کے افراد پر مختلف ممالک میں سختی پریشانی اور تکلیف کے حالات ہیں اس پر ہمارا کام ہے کہ صبر اور دعا کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مدد مانگتے ہوئے اس کے آگے جھکیں۔ وہی ہے جو ائمۃ الکفر کو پکڑ کر ہمیں ان سے بچانے کی، ان کے مکروں سے بچانے کی، ان کی تدبیروں سے بچانے کی سب سے زیادہ طاقت رکھتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: پس جب ہم اس شخص کی بیعت میں آکر جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے لئے آیا ہے تو ہمیں بھی اپنوں اور غیروں سب کی مخالفتوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔ غیر تو اِس

باقی صفحہ 19 پر ملاحظہ فرمائیں

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

ہمیشہ مدّنظر رکھیں کہ احمدی جس جس ملک میں آباد ہیں وہ احمدیت کے سفیر ہیں دُنیا کی نظر آپ پر ہے
اندرونی تبدیلی پیدا کرنی چاہئے اگر اندرونی تبدیلی نہیں تو تم میں اور تمہارے غیر میں کچھ فرق نہیں
آپ میں سے ہر احمدی کو اپنے اندر پاک روحانی تبدیلی پیدا کر کے دُنیا کے لئے نیک نمونہ پیش کرنا ہے

- میری آپ کو یہ نصیحت ہے کہ اگر آپ دینی اور رُوحانی ترقی کرنا چاہتے ہیں تو خلافت کے رُوحانی نظام سے منسلک رہیں
- خلیفۂ وقت سے ذاتی تعلق اور رابطہ رکھیں اور اطاعت کے معیاروں کو بلند کریں
- خلیفۂ وقت سے جڑنے کا ایک ذریعہ MTA ہے، اس سے بھرپور فائدہ اٹھائیں
- خلیفۂ وقت کے خطبات اور خطابات سنیں، ان سے آپ کو فراست عطا ہوگی اور آپ کے علم میں اضافہ ہوگا

پیغام سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز برموقع جلسہ سالانہ سُرینام (جنوبی امریکہ) منعقدہ اگست 2016

جماعت احمدیہ سُرینام (جنوبی امریکہ) نے 26 تا 28 اگست 2016 اپنا 37 واں جلسہ سالانہ منعقد کیا۔ اس جلسہ کے ساتھ جماعت کے قیام کی ساٹھ سالہ تقریب بھی شامل تھی۔ افتتاحی اجلاس میں مکرم رفیع احمد صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرالعزیز کا خصوصی پیغام پڑھ کر سنایا۔ مکرم مقصود احمد منصور صاحب مبلغ سلسلہ گیانا نے ''اسلام کی نمایاں خصوصیات'' کے موضوع پر تقریر کی۔ پانچ مہمان مقررین نے حاضرین سے خطاب کیا۔ دوسرے دن کے اجلاس میں دو تقاریر ہوئیں نیز وزیر داخلہ مسٹر مائیک نور سلیم صاحب کا پیغام پڑھ کر سُنایا گیا۔ نیز ممبر پارلیمنٹ مسٹر چندریکا پرساد اور بین المذاہب کونسل سرینام کی صدر نے بھی خطاب کیا۔ تیسرے دن بھی دو تقاریر ہوئیں نیز تین بچوں نے سیرت آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مختصر واقعات بیان کیے۔ مہمان خصوصی رکن پارلیمنٹ پروفیسر ریاض نور صاحب نے خطاب کیا۔ علاوہ ازیں مختلف مساجد کے آئمہ کو اظہار خیال کا موقع دیا گیا۔ جلسہ کی حاضری پانچ سو سے زائد تھی۔ امریکہ، ہالینڈ اور گیانا کے سفیروں کی طرف سے مبارکباد کے خطوط موصول ہوئے۔ گیانا ایمبیسی کے دو نمائندے جلسہ میں شامل ہوئے۔ اس موقع پر حضور انور نے جو پیغام شاملین جلسہ کے لیے بھجوایا تھا، الفضل انٹرنیشنل مورخہ 12 مئی 2017ء کے شکریہ کے ساتھ پیش ہے۔

مکرم شمشیر علی شیخ علی بخش صاحب صدر جماعت سرینام السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آپکو جماعت احمدیہ سرینام کا جلسہ سالانہ 26 تا 28 اگست 2016ء منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپکے اس جلسہ کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور اس کی روحانی برکات سے کماحقّہ فیضیاب ہونے کی توفیق بخشے۔ آمین۔ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنے ہادی کامل صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے اور پھیلانے کے لئے بھیجا ہے اور آپ کو یہ توفیق دی ہے کہ آپ اس کی جماعت میں شامل ہیں۔ یہ ایک اعزاز ہے اور ایک انفرادیت ہے جو آپ پر ایک ذمّہ داری ڈالتی ہے کہ آپ نے بیعت کر کے دین کو دُنیا پر مقدم کرنے کا جو عہد کیا ہے تو اس عہد کا پاس کرتے ہوئے، اس کی حفاظت کرتے ہوئے، اپنے اندر رُوحانی تبدیلیاں پیدا کرنی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق کے بھی اعلیٰ معیار قائم کرنے ہیں۔ ہمیشہ مدنظر رکھیں کہ احمدی جس جس ملک میں آباد ہیں وہ احمدیت کے سفیر ہیں۔ دنیا کی نظر آپ پر ہے۔ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے اور دوسروں کو اللہ تعالیٰ کے قریب لانے کا دعویٰ تب سچا ہوسکتا ہے جب آپ کے اندر اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے کے اعلیٰ معیار قائم ہوں گے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

''ہماری جماعت کو ایسا ہونا چاہئے کہ نری لفّاظی پر نہ رہے بلکہ بیعت کے منشاء کو پورا کرنے والی ہو۔ اندرونی تبدیلی پیدا کرنی چاہئے۔ صرف مسائل سے تم خدا کو خوش نہیں کر سکتے اگر اندرونی تبدیلی نہیں تو تم میں اور تمہارے غیر میں کچھ فرق نہیں۔'' (ملفوظات جلد 8 صفحہ 188)

ایک اور موقع پر حضور علیہ السلام فرماتے ہیں :

''خدا تعالیٰ نے یہ سلسلہ قائم کیا ہے......اس سے اس کی غرض یہ کہ یہ جماعت صحابہ کی جماعت ہو...... جو لوگ اس سلسلہ میں داخل ہوں چونکہ وہ اٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ میں داخل ہوتے ہیں، اس لئے وہ جھوٹے مشاغل کے کپڑے اتار دیں اور اپنی ساری توجہ خدا تعالیٰ کی طرف کریں......تمام انبیاء علیہم السلام کی بعثت کی غرض مشترک یہی ہوتی ہے کہ خدا تعالیٰ کی سچی اور حقیقی محبت قائم کی جاوے اور بنی نوع انسان اور اخوان کے حقوق اور محبت میں ایک خاص رنگ پیدا کیا جاوے'' (ملفوظات جلد 5 صفحہ 94، 95)

پس آپ میں سے ہر احمدی کو اپنے اندر پاک روحانی تبدیلی پیدا کر کے دنیا کے لئے نیک نمونہ پیش کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا آپ پر بڑا احسان ہے کہ اس نے آپکو خلافت احمدیہ کے ذریعہ وحدت کی لڑی میں پرو دیا ہے، اور اس کے ذریعہ اپنے قرب کی راہیں کھولی ہیں۔ میری آپ کو یہ نصیحت ہے کہ اگر آپ دینی اور روحانی ترقی کرنا چاہتے ہیں تو اس روحانی نظام سے منسلک رہیں۔ خلیفۂ وقت سے ذاتی تعلق اور رابطہ رکھیں اور اطاعت کے معیاروں کو بلند کریں۔ خلیفۂ وقت سے جڑنے کا ایک ذریعہ MTA ہے۔ اس سے بھرپور فائدہ اٹھائیں۔ خلیفۂ وقت کے خطبات اور خطابات سنیں۔ ان سے آپ کو فراست عطا ہوگی اور آپ کے علم میں اضافہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ آپ میں سے ہر احمدی کو اس کی توفیق دے اور اسلام احمدیت کی تعلیمات کا اعلیٰ نمونہ پیش کرنے والے بنیں۔ اللہ آپ کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین''

والسلام

مرزا مسرور احمد (خلیفۃ المسیح الخامس)

ہر احمدی گھر، سب مل کر ہر ہفتے ایم ٹی اے پر خطبہ ضرور سنا کریں اور روزانہ کم از کم ایک گھنٹہ ایم ٹی اے کے دوسرے پروگرام بھی دیکھیں

حضور پُرنُور اپنے خطبہ جمعہ 20 مئی 2016 میں احباب کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں : ''اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایم ٹی اے عطا فرمایا ہے، اللہ تعالیٰ نے ہمیں جماعت کے روحانی، علمی پروگراموں کے لئے ویب سائٹ بھی عطا فرمائی۔ اگر ہم اپنی زیادہ توجہ اس طرف کریں تو پھر ہی ہماری توجہ اس طرف رہے گی جس سے ہم اللہ تعالیٰ کے قریب ہونے والے ہوں گے اور شیطان سے بچنے والے ہوں گے۔ تفریح کے لئے اگر دوسرے ٹیلی ویژن چینل دیکھنے بھی ہیں تو پھر اس بات کی احتیاط کرنی چاہئے کہ خود ماں باپ بھی اس کی احتیاط کریں اور بچوں کی بھی نگرانی کریں کہ پھر وہ پروگرام دیکھیں جو شریفانہ ہوں۔ جہاں بھی بیہودگی اور گند ہے اس سے بچیں کہ یہ صرف بے حیائی اور ناپسندیدہ باتوں کی طرف لے جاتے ہیں۔ اُس طرف لے جاتے ہیں جہاں سے اللہ تعالیٰ سے دُوری پیدا ہوتی ہے لیکن اس بات کو ہر احمدی گھر کو یہ لازمی اور ضروری بنانا چاہئے کہ تمام گھر کے افراد مل کر ہر ہفتے کم از کم ایم ٹی اے پر خطبہ ضرور سنا کریں اور اس کے علاوہ کم از کم ایک گھنٹہ روزانہ ایم ٹی اے کے دوسرے پروگرام بھی دیکھیں۔ جن گھروں میں اس پر عمل ہو رہا ہے وہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے نظر آتا ہے کہ پورا گھرانہ دین کی طرف مائل ہے۔ بچے بھی دین سیکھ رہے ہیں اور بڑے بھی دین سیکھ رہے ہیں۔ جو بھی اس پر عمل کرے گا اس سے یقیناً جہاں دینی فائدہ حاصل ہوگا، اس سے شیطان سے بھی دُوری ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی طرف توجہ ہوگی۔ اس سے گھروں کے سکون بھی ملیں گے اور اس میں برکت بھی پیدا ہوگی۔'' (خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ 20 مئی 2016، بحوالہ اخبار بدر 9 جون 2016، صفحہ 5، کالم اوّل)

کلامُ الامام

''گناہ سے پاک کرنا خدا تعالیٰ ہی کا کام ہے، اپنی طاقت سے کوئی نہیں ہوسکتا، ہاں یہ سچ ہے کہ اس کیلئے سعی کرنا ضروری ہے۔''
(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 92)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیماپوری مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین۔ صدر و امیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

کلامُ الامام

''کچھ گناہ حقوق اللہ کے متعلق ہوتے ہیں اور کچھ حقوق عباد کے متعلق، ہر دو قسم کی غلطیوں کی معافی مانگنی چاہئے۔''
(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 60)

طالب دُعا: سکینۃ الدین صاحبہ، اہلیہ مکرم سلطان محمد الدین صاحب آف سکندر آباد

خطبہ جمعہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں بتایا کہ ہر قسم کی شدت پسندی اور دہشت گردی اور ظلم اسلام کی تعلیم کے خلاف ہے

اگر بعض لوگوں کے فعل یا ان کی حرکتیں اسلام کے نام پر دُنیا میں فتنہ وفساد پیدا کرنے کی کوشش کرنے والی ہیں
تو یہ اس تعلیم کی وجہ سے نہیں جو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو دی ہے بلکہ اس تعلیم سے دُور ہونے کی وجہ سے ہے اور
اس زمانے میں اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے فرستادے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کو نہ ماننے کی وجہ سے ہے

جب اس تعلیم کی روشنی میں دُنیا کو امن بھائی چارے صلح اور آشتی کا راستہ دکھاتے ہیں
تو بے اختیار اکثر شریف الطبع غیر مسلموں کے منہ سے یہ الفاظ نکلتے ہیں کہ اسلام کی تعلیم تو بڑی خوبصورت تعلیم ہے
چنانچہ اس بات کا اظہار میرے جرمنی کے اس دَورے کے دوران بھی مختلف فنکشنز میں ہوا جو مسجدوں کے افتتاح اور سنگ بنیاد کے موقع پر تھا

جرمنی کے حالیہ دورہ کے دوران مساجد کے افتتاح اور سنگ بنیاد کی تقریبات میں شامل ہونے والے مہمانوں کے بعض تأثرات کا تذکرہ

جرمنی کے حالیہ دَورہ کے دوران مساجد کے افتتاح اور سنگ بنیاد کی وسیع پیمانے پر میڈیا کوریج
ریڈیو، ٹی.وی، اخبارات اور سوشل میڈیا کے ذریعہ ایک اندازے کے مطابق 39 ملین افراد تک اسلام کا پیغام پہنچا

اللہ تعالیٰ کے فضل سے یو.کے میں اسلام کی حقیقی تعلیم کو پھیلانے کا وسیع پیمانے پر کام ہو رہا ہے اور
جماعت کا بڑا تعارف ہوا ہے، یہاں یوکے میں جماعتی فنکشنز کے ذریعہ دنیا بھر میں اسلام کا تعارف ہوتا ہے
ماہ مارچ میں ہونے والی پیس کانفرنس کی میڈیا کوریج اور اس میں شامل ہونے والے مہمانوں کے تأثرات کا تذکرہ

الجزائر اور پاکستان اور دُنیا کے ان ممالک کے احمدیوں کیلئے جہاں احمدیت کے خلاف زیادہ جوش اُبل رہا ہے خاص طور پر دعا کی تحریک

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 28 راپریل 2017ء بمطابق 28 رشہادت 1396 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن، (یوکے)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ۔
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

جب بھی مجھے دنیا کے پریس کے نمائندوں یا غیر مسلموں کے ساتھ بیٹھنے کا موقع ملتا ہے، سوال جواب یا بات چیت کا موقع ملتا ہے تو کسی نہ کسی طریقے سے براہ راست یا بالواسطہ وہ یہ سوال ضرور کرتے ہیں کہ اسلام کے بارے میں دنیا میں جو خوف ہے اس کی کیا وجہ ہے اور یہ کس طرح دور ہوگا؟ بعض کھل کر اور بعض ڈھکے چھپے الفاظ میں یہ کہہ دیتے ہیں اور کہنا چاہتے ہیں کہ شاید اس کی وجہ اسلام کی تعلیم ہے۔ چنانچہ اس دفعہ بھی جرمنی میں ایک جرنلسٹ نے یہ سوال کیا کہ جرمنی میں اسلام سے خوف بڑھ رہا ہے اور پھر ہمارے سے ہمدردی کے رنگ میں یہ بھی کہا کہ اس وجہ سے جو غیر مسلم ہیں، یہاں کے مقامی لوگ ہیں وہ بھی مسلمانوں پر ظلم کر جاتے ہیں۔ وہ پوچھنے لگی کہ سوال یہ ہے کہ آپ کا کیا ردّ عمل ہے؟۔ اس پر آپ کیا ردّ عمل دکھاتے ہیں؟ تو یہ کوئی اس سے خاص نہیں کئی دفعہ پہلے بھی یہ سوال ہو چکا ہے اور یہی سوال جو ہے ہماری تبلیغ کے راستے کھولتا ہے کہ اگر یہ خوف بڑھ رہا ہے تو یہ بعض مسلمان کہلانے والے گروہوں یا افراد کا اسلام کے نام پر غلط حرکات کرنے اور شدّت پسند حملے کرنے کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اور غیر مسلموں کا جو ردّ عمل ہے یا ان کے تحفظات ہیں وہ بھی ٹھیک ہیں کہ ان میں مسلمانوں کے بارے میں ایک خوف پیدا ہو رہا ہے لیکن ہمارا ردّ عمل کوئی منفی ردّ عمل نہیں ہے۔ مَیں تو ہمیشہ ان کو یہی بتاتا ہوں کہ علماء یا نام نہاد علماء کی غلط تربیت کی وجہ سے اور اسلام کی حقیقی تعلیم کو نہ سمجھنے کی وجہ سے ایسے گروہ اور افراد ابھر رہے ہیں اور یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے عین مطابق ہے۔ (صحیح البخاری کتاب العلم باب کیف یقبض العلم حدیث 100) اور ایسے وقت میں مسیح موعود اور مہدی معہود کے آنے کی پیشگوئی ہے جنہوں نے اسلام کی صحیح تعلیم دنیا میں پھیلانی تھی اور ہمارے ایمان کے مطابق بانیٔ جماعت احمدیہ وہی موعود ہیں جن کی پیشگوئی کی گئی تھی۔ پس ہمارا ردّ عمل تو ان کی تعلیم کے مطابق ہے جو ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دی کہ اسلام کی امن اور سلامتی کی تعلیم کو پھیلاؤ۔ چنانچہ اسی تعلیم کی روشنی میں ہم دنیا میں ہر جگہ کام کر رہے ہیں۔ ہاں شدت پسند گروہوں کے عمل اور ان مغربی ممالک میں بھی، غیر مسلم ممالک میں بھی دہشت گرد حملوں کی وجہ سے یہاں اسلام کی تعلیم کے متعلق جو تحفظات پیدا ہو چکے ہیں ان کو دُور کرنے کے لئے ہمیں زیادہ محنت کرنی پڑے گی اور اس کے لئے ہم کوشش کرتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں بتایا کہ ہر قسم کی شدت پسندی اور دہشت گردی اور ظلم اسلام کی تعلیم کے خلاف ہے۔ آپ علیہ السلام نے ہمیں بتایا کہ ''جب سے کہ دنیا پیدا ہوئی ہے تمام ملکوں کے راستباز یہ گواہی دیتے آئے ہیں کہ خدا کے اخلاق کا پیرو ہونا انسانی بقا کے لئے ایک آبِ حیات ہے''۔ اللہ تعالیٰ کے جو اخلاق ہیں، اللہ تعالیٰ کی جو صفات ہیں وہ اختیار کرو تبھی انسانی زندگی کی بقا ہے اور فرمایا کہ ''اور انسانوں کی جسمانی اور روحانی زندگی اسی امر سے وابستہ ہے کہ وہ خدا کے تمام مقدس اخلاق کی پیروی کرے جو سلامتی کا چشمہ ہیں''۔ پس اللہ تعالیٰ جو سلامتی کا چشمہ ہے وہ ایک مسلمان سے یہی چاہتا ہے اور یہی قرآن کریم کا حکم ہے کہ اس کی صفات کو اپنایا جائے، اس کے اخلاق کو اپنایا جائے۔

آپؑ فرماتے ہیں کہ ''خدا نے قرآن شریف کو پہلے اسی آیت سے شروع کیا جو سورۃ فاتحہ میں ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ یعنی تمام کامل اور پاک صفات خدا سے خاص ہیں جو تمام عالموں کا ربّ ہے''۔ فرمایا: ''عَالَم کے لفظ میں تمام مختلف قومیں اور مختلف زمانے اور مختلف ملک داخل ہیں۔'' (پیغام صلح، روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 440)

پھر آپ فرماتے ہیں کہ ''سو یہ بات بغیر کسی بحث کے قبول کرنے کے لائق ہے کہ وہ سچا اور کامل خدا جس پر ایمان لانا ہر ایک بندے کا فرض ہے وہ ربّ العالمین ہے اور اس کی ربوبیت کسی خاص قوم تک محدود نہیں اور نہ کسی خاص زمانہ تک اور نہ کسی خاص ملک تک بلکہ وہ سب قوموں کا ربّ ہے اور تمام زمانوں کا ربّ ہے اور تمام مکانوں کا ربّ ہے اور تمام ملکوں کا وہی ربّ ہے اور تمام فیوض کا وہی سرچشمہ ہے اور ہر ایک جسمانی اور روحانی طاقت اسی سے ہے اور اسی سے تمام موجودات پرورش پاتی ہیں اور ہر ایک وجود کا وہی سہارا ہے۔'' (پیغام صلح، روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 442)

یہ اللہ تعالیٰ کی صفت ربّ العالمین کی تفصیل اور تشریح ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ ''پس جبکہ ہمارے خدا کے یہ اخلاق ہیں تو ہمیں مناسب ہے کہ ہم بھی اُنہیں اخلاق کی پیروی کریں۔'' (پیغام صلح، روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 443)

پس یہی صفات، یہی اخلاق ایک حقیقی مسلمان کو اپنانے چاہئیں۔

پس یہ ہے وہ علم و معرفت جو قرآن کریم کی تعلیم سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں عطا فرمائی اور یہی وہ نسخہ ہے جو دنیا میں امن و سلامتی پھیلانے کے لئے ضروری ہے اور یہی وہ بات ہے جو دنیا میں صلح کی بنیاد ڈال سکتی ہے اور یہی پیغام ہے جس کو جماعت احمدیہ کے افراد دنیا کے ہر کونے میں پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں اور کوشش کرنی چاہئے۔

پس اگر بعض لوگوں کے فعل یا ان کی حرکتیں اسلام کے نام پر دنیا میں فتنہ و فساد پیدا کرنے کی کوشش کرنے والی ہیں تو یہ اس تعلیم کی وجہ سے نہیں جو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو دی ہے بلکہ اس تعلیم سے دور ہونے کی وجہ سے ہے اور اس زمانے میں اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے فرستادے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کو نہ ماننے کی وجہ سے ہے۔

پس ہم جب اس تعلیم کی روشنی میں دنیا کو امن، بھائی چارے صلح اور آشتی کا راستہ دکھاتے ہیں تو بے اختیار اکثر شریف الطبع غیر مسلموں کے منہ سے یہ الفاظ نکلتے ہیں کہ اسلام کی تعلیم تو بڑی خوبصورت تعلیم ہے۔ چنانچہ اس بات کا اظہار میرے جرمنی کے اس دورے کے دوران بھی مختلف فنکشنز میں ہوا جو مسجدوں کے افتتاح اور سنگ بنیاد کے موقع پر تھا۔

ایک شہر والڈ شُٹ (Waldshut) ہے وہاں مسجد تعمیر ہوئی ہے وہاں ایک مسجد کی افتتاحی تقریب میں ایک دوسرے شہر باسل (Basel) سے آئے ہوئے ایک ڈاکٹر صاحب تھے۔ وہ کہنے لگے کہ میری ساری زندگی یہ جستجو رہی کہ مجھے امن پسند مسلمان کہیں مل جائیں۔ آج آپ لوگوں نے میری اس خواہش کو پورا کر دیا۔ میں اپنے آپ کو بہت خوش قسمت محسوس کر رہا ہوں کہ آج مجھے یہ لوگ مل گئے ہیں۔

پھر وہاں اٹلی سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون بھی آئی ہوئی تھیں۔ اپنے دوست کے ساتھ پروگرام میں شامل ہوئیں۔ اس نے بتایا کہ میرا دوست اس پروگرام میں شامل ہونے سے گھبرا رہا تھا کیونکہ اسلام کے بارے میں اس کے منفی جذبات تھے لیکن پروگرام میں شامل ہونے اور امام جماعت احمدیہ کا خطاب سننے کے بعد اس کا اسلام کے بارے میں نظریہ بالکل بدل گیا یہاں تک کہ اس نے فوراً اپنے موبائل سے اپنے کسی دوسرے مسلمان دوست کو میسج کیا کہ آج مجھے پتا لگا ہے کہ تمہارا مذہب کتنا خوبصورت ہے۔

پھر بوسنیا سے تعلق رکھنے والی تین بڑی تعلیم یافتہ خواتین اس تقریب میں شامل ہوئیں۔ انہوں نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ آج کا پروگرام موجودہ مشکل حالات میں امن کے قیام کے لئے ایک شمع کی حیثیت رکھتا ہے اور امام جماعت احمدیہ کا جو خطاب تھا اس میں آپ نے محبت اور ہمسایوں کے حقوق کی ادائیگی کی تاکید کی۔

پھر ایک مہمان نے کہا: ’’یہاں آپ کی محفل سے مجھے بھی کچھ برکتوں کو سمیٹنے کا موقع ملا اور یہاں آنا میرے لئے اعزاز کی بات ہے۔ اگر آج میں یہاں نہ آتا تو یقیناً بہت بڑی چیز سے محروم رہ جاتا۔ جماعت احمدیہ کے ذریعہ مجھے حقیقی اسلام کا تعارف حاصل ہوا جو ٹی وی میں نفرت اور تشدد والے اسلام کے بالکل برعکس ہے اور یہاں سے مجھے امن اور محبت ملی ہے اور صرف یہ نہیں کہ لفظاً امن اور محبت ملی ہے بلکہ عملی طور پر بھی یہاں ایسے انسان ملے ہیں جو نفرت نہیں چاہتے‘‘۔ پس ہر احمدی کا جو ذاتی فعل اور عمل ہے وہ بھی ایک خاموش تبلیغ کر رہا ہوتا ہے۔

پھر ایک مہمان نے اپنے خیالات کا اظہار ان الفاظ میں کیا کہ ’’آج تک میں سوچتا تھا کہ ہم ایک خدا کو مانتے ہیں۔ مختلف مذاہب نے مختلف راستے دکھائے ہیں مگر آج یہاں آ کر معلوم ہوا ہے کہ مذہب نے تو بڑے مشترکہ راستے بتائے ہیں اور امام جماعت احمدیہ نے اس بات کو بڑی خوبصورتی سے بیان کیا ہے‘‘۔ کہنے لگا ’’مجھے یہ بات پسند آئی کہ انہوں نے بڑے واضح طور پر باقی تشدد پسند مسلمانوں اور داعش وغیرہ سے دوری کا اظہار کیا اور ہمیں بتایا کہ ان کا اسلامی تعلیم سے کوئی تعلق نہیں اور حقیقت یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نام پر جو افسوسناک اعمال دنیا میں ہو رہے ہیں اس میں آپ لوگوں کا کوئی قصور نہیں بلکہ ان کا ہے جو اس تعلیم کو غلط بیان کرتے ہیں‘‘۔ پھر کہنے لگے کہ ’’یہ ہم سب کا کام ہے کہ محبت اور اخوت سے اس فتنے کے خلاف کھڑے ہوں‘‘۔ کہنے لگے ’’مجھے آپ کی یہ بات بھی بڑی پسند آئی کہ کسی انسان کا خدا پر ایمان نہیں ہو سکتا اگر وہ قتل و غارت کرے کیونکہ ایک لحاظ سے کسی معصوم کو قتل کرنے کا مطلب یہ ہے کہ خدا پر ایمان کو بھی قتل کیا جا رہا ہے۔‘‘

ہمارے سلجھے ہوئے احمدی بچے بھی کس طرح ماحول پر اپنا اثر ڈال رہے ہوتے ہیں۔ اس کا اظہار بھی ہمیں نظر آتا ہے۔ چنانچہ ایک مہمان خاتون نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ’’میں آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ میرے بچوں کی احمدی بچوں سے دوستی ہے۔ اور جب سے ان کی احمدی بچوں سے دوستی ہے میں نے ان میں ایک مثبت اور اچھی تبدیلی دیکھی ہے۔ اس وجہ سے میں جاننا چاہتی تھی کہ آپ کی تعلیم کیا ہے۔ آج یہاں آنے کے بعد مجھے معلوم ہوا کہ میرے بچے اچھے دوستوں کے ساتھ ہیں اور محفوظ ہیں‘‘

پس یہ خاموش تبلیغ جو بچوں کی وجہ سے ہو رہی ہے یہ احمدی والدین پر مزید ذمہ داری ڈال رہی ہے کہ اپنے بچوں کی تربیت کا معیار بڑھاتے رہیں اور ان کے لئے دعائیں بھی کریں تا کہ ہمیشہ احمدی بچے دوسروں پر نیک اثر ڈالنے والے ہوں اور ماحول کی برائیوں سے بچتے رہیں۔ یہی نیک اثرات جو ہیں آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ حقیقی اسلام کے پیغام کو پھیلانے میں کردار ادا کریں گے۔ وہی بچے جب ان بچوں کے ساتھ کھیلتے ہوئے پروان چڑھیں گے اور اگر یہ بچے اپنی حالتوں کو اسلام کی تعلیم کے مطابق ڈھالے رکھیں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ انہی بچوں میں سے جو غیر مسلم بچے ہیں بہت سارے احمدیت میں شامل ہونے والے ہوں گے۔

اسی طرح Augsburg ایک دوسرا شہر ہے جہاں مسجد کا افتتاح ہوا۔ بڑا شہر ہونے کی وجہ سے یہاں سے بہت پڑھے لکھے لوگ بھی آئے ہوئے تھے۔ سیاستدان بھی آئے ہوئے تھے۔ ایک مہمان نے اپنے تأثرات بیان کرتے ہوئے کہا کہ ’’یہ بہت ہی حسین پیغام ہے جو پہنچایا جا رہا ہے۔ میری یہ تمنا ہے کہ آپ کا یہ پیغام اسلامی ممالک کے اکثر لوگوں تک پہنچے۔ اس سے زیادہ امن قائم ہوگا‘‘۔ کاش کہ مسلمان لوگ بھی، مسلمان ممالک بھی اس بات کو سمجھنے والے ہوں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق کے ذریعہ جو اسلام کی نشأۃ ثانیہ ہونی ہے اس میں اس کے ساتھ شامل ہو کر ان کے مدد و معاون بنیں نہ کہ روکیں کھڑی کریں اور مخالفتیں اور دشمنیاں پیدا کریں۔

ایک جرمن سکول ٹیچر نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: ’’میں اپنے سکول کے بچوں کو اسلام کے حوالے سے ان کے سوالات کے جوابات نہیں دے سکتی تھی کیونکہ میڈیا میں جو کچھ آتا تھا وہ اسلام کے شدید خلاف ہوتا تھا۔ آج اس پروگرام میں امام جماعت احمدیہ کے خطاب سے مجھے اتنا زیادہ مواد مل گیا ہے کہ میں اپنے طلباء کو اب اسلام کی حقیقی تعلیم سے آگاہ کر سکتی ہوں‘‘

پھر ایک خاتون نے کہا کہ ’’آپ کے خلیفہ کی باتیں سن کر میرے دل پر گہرا اثر ہوا ہے۔ میں نہیں جانتی تھی کہ اسلام کی تعلیم اتنی حسین اور خوبصورت ہے۔ یہ باتیں سن کر میرے دل میں سوال اٹھتا ہے کہ اتنی حسین تعلیم کے باوجود اسلام اتنا بدنام کیوں ہو گیا ہے؟ میں دعا کرتی ہوں کہ آپ کا اسلام پھیلے اور سب لوگوں تک پہنچے‘‘

آگس برگ یونیورسٹی کے ایک پروفیسر کہتے ہیں کہ ’’امام جماعت احمدیہ نے جو کہا اگر واقعی وہ آپ کا پیغام ہے تو آپکو بہت کامیابی حاصل ہوگی۔‘‘ بتانے والا لکھتا ہے کہ پروفیسر صاحب اتنے متاثر ہوئے کہ ’’انہوں نے یونیورسٹی میں نمائش لگانے کی پیشکش کی اور اس خواہش کا اظہار کیا کہ جماعت پبلک میں زیادہ نمایاں ہو اور آپکا پیغام ہر ایک کو پہنچے‘‘

ایک مہمان نے کہا کہ ’’(امام جماعت احمدیہ نے) آج ہمیں وہ مضامین بتائے ہیں جن کی آج ہم سب کو بہت ضرورت ہے اور نہ صرف دینی نقطۂ نگاہ سے بلکہ دنیاوی نقطہ نگاہ سے بھی مسائل کے حل بیان کئے‘‘۔ پھر (ایک مہمان) کہنے لگے کہ یہ بات بھی بڑی درست ہے کہ اگر ہم کھل کر اور مل جل کر محبت اور رواداری سے رہیں گے تو تحفظات ختم ہو جائیں گے۔

اور پھر ایک اور مہمان نے یہ کہا کہ ’’مَیں بہت متاثر ہوا ہوں کہ جہاں دنیا بھر میں اسلام کے بارے میں یہی بتایا جاتا ہے کہ وہ نفرت کی تعلیم دیتا ہے یہاں پر مسلمان اس کے برعکس امن کے بارے میں بات چیت کر رہے ہیں‘‘

ایک مہمان نے کہا کہ ’’خطاب سے یہ بات میرے دل پر بہت گہرا اثر کر گئی ہے کہ اسلام رواداری پر کتنا زور دیتا ہے۔ میرا یہ جماعت سے پہلا رابطہ تھا اور بہت اچھی اور سکون دہ نشست تھی۔ لہٰذا اب دلچسپی بڑھ گئی ہے اور اب کوشش کروں گا کہ آپ کی مسجد کا بھی چکر لگاؤں اور انٹرنیٹ پر بھی آپ کے بارے میں مزید معلومات حاصل کروں‘‘

ایک ڈاکٹر خاتون نے کہا کہ مجھے خطاب نے بڑا متأثر کیا ہے۔ دل کی گہرائی تک اثر کرنے والا خطاب تھا بالخصوص محبت اور امن کا پیغام۔ اگر ہم میں سے ہر ایک اپنے ہمسایوں کا خیال رکھنے والا بن جائے جیسا کہ اسلامی تعلیم ہے تو دنیا کہیں زیادہ حسین ہو جائے‘‘

پھر ایک خاتون نے کہا کہ ’’ہمسایوں کے حقوق کی طرف جو توجہ دلائی ہے یہ خاص طور پر بہت اچھا لگا۔ اگر ہم اس پیغام کے ایک حصہ پر بھی عمل پیرا ہو جائیں تو دنیا پہلے سے بہت پُرامن اور خوشگوار ہو جائے‘‘

پولیس سے تعلق رکھنے والے ایک ترک مہمان نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ’’آج کی تقریب اور آپ کے پیغام سے بہت متأثر ہوا ہوں۔ اگر آپ لوگ اسی طرح اسلام کا پیغام جگہ جگہ دیتے رہے تو عنقریب بہت کامیابی پائیں گے‘‘۔ پھر کہتا ہے ’’میں پولیس والا ہوں اور ایسا منظم انتظام اور کہیں دیکھنے کو نہیں ملتا۔ میں نے آپ کے انتظامات سے بہت کچھ سیکھا ہے‘‘

ایک مہمان رون ہائیم (Raunheim) کے مہمان تھے جہاں مسجد کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ کہتے ہیں ’’ہمیں یہاں آ کر بہت اپنائیت محسوس ہوئی ہے۔ مجھے عیسائیوں کے بھی بہت سے پروگراموں میں شامل ہونے کا موقع ملا ہے مگر وہاں اس طرح کی اپنائیت محسوس نہیں ہوئی‘‘۔ آخر کہنے لگا کہ ’’عیسائی اس بارے میں آپ لوگوں سے بہت کچھ سیکھ سکتے ہیں‘‘۔

پس ایک عیسائی کا اس بات کا اعتراف کہ عیسائیوں کو آپ سے بہت کچھ سیکھنا چاہئے اور خاص طور پر اخلاق، یہ بہت بڑی بات ہے اور ہمارے نوجوانوں کو اس بارے میں مزید اعتماد پیدا ہونا چاہئے کہ کسی بھی قسم کی شرم کی ضرورت نہیں۔ اپنے آپ کو چھپانے کی ضرورت نہیں کہ ہم مسلمان ہیں بلکہ کھل کر اسلام کی حقیقی تعلیم کو دنیا کو بتانا چاہئے۔

پھر وہاں رون ہائیم (Raunheim) میں جہاں مسجد کی بنیاد تھی ایک مہمان یہ کہتے ہیں کہ ’’خلیفہ نے مؤثر انداز میں دنیا کے حالات کے بارے میں ہمیں آگاہ کیا خاص طور پر اسلام کی پرامن تعلیم کو واضح طور پر سامنے لائے‘‘۔

ایک مہمان نے کہا کہ ’’میں پہلی دفعہ جماعت کے پروگرام میں آیا ہوں۔ مجھے لگتا ہے کہ جماعت نے رون ہائیم (Raunheim) میں اپنی جگہ بنالی ہے۔ اب مجھے انتظار ہے کہ جلد آپ کی مسجد بن جائے اور میں اسے دیکھوں‘‘۔ یا تو مخالفتیں ہوتی ہیں یا پھر یہ کہ جب پیغام پہنچتا ہے تو پھر انتظار ہے کہ جلدی مسجد بنے۔

ایک مہمان آئے تو ان کے امن کے حوالے سے اور عورتوں کے حقوق کے حوالے سے بعض تحفظات تھے اور یہ بھی ان کا سوال تھا کہ آپ کا خلیفہ امن کے لئے کیا کوششیں کرتا ہے؟ اور جب خطاب سن لیا تو کہنے لگے کہ ’’ان سب باتوں کا جو میرے ذہن میں تھیں، خطاب میں ذکر کر دیا اور میرے سب تحفظات دور ہو گئے ہیں‘‘۔ اور کہنے لگے کہ ’’آپ لوگ تو امن کے سفیر ہیں۔ تمام مسلمانوں کو اس تعلیم پر عمل کرنا چاہئے‘‘۔ اور پھر یہ بھی انہوں نے کہا کہ ’’اب میں اپنے دائرہ کار میں، جو بھی میرا حلقہ ہے اس میں آپ کا یہ پیغام پھیلانے میں پوری پوری کوشش کروں گا‘‘

ایک سیرین دوست نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ’’مجھے اس بات کا ڈر تھا کہ غیر مسلم احباب یہاں آ کر خطرہ پیدا نہ کریں‘‘ اور پھر کہنے لگے کہ ’’لیکن آپ نے دوسرے مسلمانوں سے بہت بہتر رنگ میں اسلامی تعلیمات پیش کی ہیں‘‘۔ اور پھر یہ کہنے لگے کہ ’’امام جماعت احمدیہ نے آج اصل اسلامی تعلیم پیش کی۔ احمدیوں کا یہ پہلا پروگرام تھا جس میں مَیں شامل ہوا ہوں۔ اب میں مزید معلومات حاصل کروں گا اور شاید ایک دن میں خود بھی بیعت کر کے اس جماعت میں شامل ہو جاؤں‘‘۔ کہتے ہیں ’’یہاں آنے سے پہلے میں نے سنا تھا کہ احمدیوں کا قرآن اَور ہے لیکن آج یہ بات بھی میرے سامنے غلط ثابت ہو گئی‘‘

ایک مہمان کہتے ہیں کہ ’’ایک احمدی تقریب میں شامل ہونے کا یہ پہلا موقع ہے۔ اس سے قبل جماعت کے بارے میں زیادہ علم نہیں تھا مگر اب میں بہت متأثر ہوں۔ مساجد کا اکثر اوقات دہشت گردی سے تعلق بیان کیا جاتا ہے مگر آج معلوم ہوا ہے کہ یہ حقیقت نہیں۔ میں بہت خوش ہوں کہ یہاں پہ ایک مسجد بننے والی ہے اور یہ مسجد امن کا گہوارہ ہوگی‘‘

ایک خاتون نے کہا کہ ’’پہلی دفعہ جماعت کی کسی تقریب میں شامل ہو رہی ہوں۔ بہت پرسکون ماحول ہے اور جو کچھ بھی بیان کیا گیا ہے محبت اور رواداری کے بارے میں ہے۔ امن کے بارے میں ہے اور میں ان سے بہت زیادہ متاثر ہوئی ہوں‘‘

ماربرگ ایک شہر ہے وہاں مسجد کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ وہاں کی تقریب میں شامل ہونے والی ایک مہمان خاتون نے کہا کہ ’’ہمسایوں کے حقوق سے متعلق پیغام نے مجھے بہت متاثر کیا ہے اور ایک عیسائی کے طور پر میری خواہش ہے کہ عیسائیت بھی اس تعلیم کو اختیار کرے‘‘

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
ہر مومن سے میرا تعلق اتنا قریبی ہے کہ
اتنا تعلق اسے اپنی جان سے بھی نہ ہوگا۔ (صحیح مسلم)

طالبِ دعا: افراد خاندان مکرم جے وسیم احمد صاحب مرحوم (چنتہ کنٹہ)

کلامُ الامام

’’کوئی مذہب ہو، خواہ قوم ہو، خواہ جماعت ہو
بغیر رُوحانیت کے کوئی قائم نہیں رہ سکتا۔‘‘
(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 61)

طالبِ دُعا: الٰہ دین فیملیز، انکے بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

پھر ایک اور مہمان نے کہا کہ ”عورتوں کا جو مقام پیش کیا گیا ہے آپ کے خطاب میں وہ انتہائی خوبصورت مذہبی تعلیم ہے اور آپ کے ہاں مرد اور عورت کے مقام اور حقوق میں جو توازن ہے وہ مجھے بہت پسند آیا“

لارڈ میئر نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ افسوس اس بات کا ہے کہ مسلمانوں پر اتنے زیادہ غلط الزام لگائے جاتے ہیں کہ مسلمانوں کو اپنے جواب میں دلائل دینے پڑ جاتے ہیں حالانکہ اگر کوئی مغربی دنیا کا بندہ یا عیسائی کوئی ظالمانہ حرکت کرے جیسے ناروے میں ایک قاتل نے عیسائیت کے نام پر قتل کئے تھے تو کوئی بھی نہیں کہتا کہ اس مذہب کا قصور ہے“

ایک مہمان مسز جولیا(Julia) کہتی ہیں: ”بہت اچھے انداز میں منعقد ہونے والی اس تقریب میں تقریر کا یہ نکتہ بھی مجھے بہت اچھا لگا کہ اگر بندوں کے حقوق ادا نہ کئے جائیں تو خدا کی عبادت کے کیا معنی ہیں“۔ کہتی ہیں کہ ”میرا یہاں آنے سے پہلے یہی خیال تھا کہ اسلام بنیاد پرست انتہا پسندی کی تعلیم دیتا ہوگا لیکن آج کی تقریب نے میرے ذہن کو اسلام کے بارے میں منفی فکر سے پاک کر دیا ہے اور میں اسلام کی امن اور محبت کی تعلیم سے بہترین رنگ میں آگاہ ہوئی ہوں“

پھر ایک خاتون کہتی ہیں کہ ”آج کے تاریک دور میں یہ پیغام آسمان پر ایک شمع کی حیثیت رکھتا ہے۔ انسانیت کے بارے میں جب آپ نے بات کی تو میری آنکھوں میں آنسو جاری ہو گئے“

پھر ماربرگ سے ہی ایک صاحب کہتے ہیں کہ ”خطاب کے اس حصہ سے میں بہت متاثر ہوا ہوں جس میں اسلام کی مذہبی رواداری کی تعلیم بیان ہوئی ہے۔ میں اور کسی ایسے مذہب کو نہیں جانتا جس کی ایسی تعلیم ہو۔ دوسرے مذاہب جو ہیں ان میں سے ہر ایک اپنے مذہب تک ہی محدود ہے اور دوسرے مذاہب سے تعلق پیدا کرنے کی کوئی کوشش نہیں“

پھر ماربرگ شہر کی ایک سرکاری ملازم تھیں۔ کہتی ہیں کہ بطور عیسائی ان کے لئے ہمسائے کے حقوق جو اسلام کی تعلیم دیتی ہے بہت اہمیت کے حامل ہیں۔

پھر میئر کے دفتر کے ایک سٹاف نے کہا کہ ”جو باتیں سننے کے لئے مَیں آئی تھی خواہش تھی کہ یہ یہ باتیں ہوں وہ سب آج بیان ہو گئیں“

ایک بڑی عمر کے مہمان جو میرے وہاں پہنچنے سے پہلے کہہ رہے تھے کہ میری ساڑھے چھ بجے appointment ہے تو میں چلا جاؤں گا اور جب پروگرام شروع ہوا تو ہیڈ فون لگا کے سنتے رہے۔ پھر میری تقریر کے دوران ہی کہنے لگے۔ وقت ہو گیا اب میں جانے لگا ہوں اور ہیڈ فون اتار کر اٹھنے لگے۔ پھر خیال آیا تو دوبارہ بیٹھ گئے اور سننا شروع کر دیا اور پوری تقریر سن کر گئے۔

تو بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے بلکہ اکثر یہی ہے کہ ہم تو تھوڑی کوشش کرتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ زبردستی بعض لوگوں کو پیغام سنانا چاہتا ہے اور سنواتا ہے۔ اور وہاں بہت سارے ایسے لوگ تھے۔ اس کی چند ایک مثالیں مَیں پیش کرتا ہوں۔

ملک فِن لینڈ سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون اپنے نو سالہ بیٹے کے ہمراہ اس تقریب میں شامل ہوئیں۔ کہنے لگیں کہ ”اپنے چھوٹے بیٹے کو ساتھ لے کر آئی ہوں۔ میری دلی خواہش ہے کہ اس کے کان میں آپ لوگوں کی بھی آواز پڑے اور آپ کی پیش کردہ تعلیمات سے کچھ سیکھ سکے اور آپ لوگوں جیسا خدا کا نیک وجود بن سکے“۔ پھر کہتی ہیں ”مَیں خطاب سے بہت متاثر ہوئی۔ یہی میرے نزدیک سچا اسلام ہے اور باقی تمام مسلمانوں کو انہی کے پیچھے چلنا چاہئے۔ خاص طور پر رواداری اور ہمسایوں کے حقوق کے متعلق جب اسلامی نقطہ نگاہ پیش کیا گیا تو مجھ پر بہت اثر ہوا۔ آپ کا یہ پیغام، یہ تعلیمات ہرگز غلط نہیں ہو سکتیں“۔ پھر کہنے لگیں کہ ”اب میری خواہش ہے کہ آپ کی جماعت میں سے کوئی امام یا کوئی شخص میرے اس نو سالہ بیٹے کو قرآن کریم پڑھنا سکھا دے۔ میں چاہتی ہوں کہ یہ قرآن کریم پڑھے اور نیک فطرت بنے۔ تو اس حد تک بھی اثر ہو جاتا ہے۔ اب کیا یہ انسانی کام ہے؟ یقیناً اللہ تعالیٰ ان کے مزاجوں میں یہ تبدیلی پیدا کر رہا ہے۔ اب یہ ہمارا کام ہے کہ اس سے فائدہ اٹھائیں اور لوگوں کو خدا تعالیٰ کے قریب کرنے کی کوشش کریں۔ اس لئے اس سے پہلے ہمیں اپنے آپ کو بھی دیکھنا ہوگا کہ ہم بھی اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی زیادہ سے زیادہ کوشش کریں۔

پھر ایک خاتون نے کہا کہ ہمسائیگی کے بارے میں اسلام کی تعلیم مجھے بڑی اچھی لگی۔ کہتی ہیں ”کاش ہمارے ہاں بھی ایسی تعلیم ہوتی۔“

پھر ایک اور خاتون تھیں وہ یہ کہتی ہیں کہ ”عورتوں کے حقوق کو جس طرح امام جماعت نے بیان کیا ہے وہ بہت بہتر ہے بہ نسبت ان کلچروں کے جہاں عورت کے حقوق سلب کئے جاتے ہیں۔“

تو بے شمار اس طرح کے تأثرات تھے۔ چند ایک مَیں نے بیچ میں سے لئے۔

اسی طرح پریس میں، میڈیا میں ان چیزوں کی کوریج بھی بہت ہوئی اور مسجد بیت العافیت کے افتتاح کے موقع پر ایک ٹی وی چینل اور دو اخبارات نے کوریج کی۔ جو ٹی وی چینل ہے وہ نیشنل ٹی وی چینل ہے کہتے ہیں کہ اس کو دیکھنے والے اور خاص طور پر اس کی خبریں سننے والے لوگ بائیس تیئس لاکھ افراد ہیں۔

اسی طرح مسجد بیت النصیر آگس برگ (Augsburg) کے افتتاح کے موقع پر تین ٹیلی ویژن چینل، چار ریڈیو چینل اور اٹھارہ اخبارات نے کوریج دی۔ یہ بڑا شہر ہے اور یہ کہا جاتا ہے ان ریڈیو چینلز اور اخبارات کے ذریعہ بھی تین کروڑ سے اوپر لوگوں تک مسجد کے افتتاح کی خبر پہنچی اور اسلام کا پیغام پہنچا۔

پھر جرمنی کے دو شہر روئن ہائم (Raunheim) اور ماربرگ میں مساجد کے سنگ بنیاد رکھے گئے اور یہاں بھی ٹی وی چینل اور بائیس اخبارات نے کوریج دی۔ اور ٹی وی چینل اور اخبارات کے ذریعہ ان مساجد کے سنگ بنیاد کی خبر تقریباً دو کروڑ افراد تک پہنچی۔

مساجد کی مجموعی طور پر جو میڈیا کوریج ہے۔ اس میں مختلف ٹی وی اور ریڈیو چینلز اور اخبارات کے ذریعہ جن کی تعداد 54 بنتی ہے ان میں 136 خبریں شائع ہوئیں۔ اور میڈیا کی ان خبروں کے ذریعہ ایک اندازے کے مطابق 39 ملین افراد تک پیغام پہنچا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جرمنی جماعت کا تبلیغ کا شعبہ کافی فعّال ہے اور جو دوسری تنظیمیں ہیں وہ بھی سارا سال کام کرتی ہیں اور اچھا کام کر رہی ہیں اور اُن کے جو پیغام دوران سال پہنچتے ہیں وہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ملین میں پہنچ رہے ہیں۔ اس کی وجہ سے وہاں مخالفت بھی ہو رہی ہے اور خاص طور پر ایسٹ جرمنی میں بڑھ رہی ہے۔ لیکن ہم نے تو اس کے باوجود اپنا پیغام پہنچانا ہے۔ کام جاری رکھنا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

مَیں جب دورے پر جاتا ہوں تو جس ملک میں جاؤں اس ملک کے کچھ حالات بیان کر دیتا ہوں لیکن یہاں یوکے (UK) میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے کام ہو رہا ہے اور یہاں کیونکہ خاص طور پر کوئی دورہ نہیں ہوتا اس لئے بیان بھی نہیں کیا جاتا۔ اس لئے شاید بعضوں کو خیال ہو کہ یہاں کام نہیں ہوتا جبکہ یہاں بھی وسیع پیمانے پر اسلام کی حقیقی تعلیم پھیلانے کا کام ہو رہا ہے۔ مختلف تنظیمیں بھی کر رہی ہیں۔ جماعت کا تبلیغ کا سیکشن بھی اللہ کے فضل سے کام کر رہا ہے اور خاص طور پر حضرت مصلح موعودؓ کی کتاب ”لائف آف محمدؐ“ جو انگریزی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر ہے، اس کی یوکے (UK) میں شاید سب سے زیادہ تقسیم کی گئی ہے اور لوگوں تک یہ پہنچی ہے۔ جس میں انصار اللہ نے بڑا کام کیا ہے۔ اسی طرح دوسری کتب بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں بڑے وسیع پیمانے پر پھیلائی گئی ہیں اور جماعت کا بڑا تعارف ہوا ہے بلکہ یہاں کے جو مختلف جماعتی مرکزی فنکشنز ہیں ان کے ذریعہ سے دنیا میں بھی اسلام کا تعارف ہوتا ہے۔ اس لئے یہاں کے احمدی، یوکے (UK) کے احمدی بیشک باقی دنیا کے پروگراموں کو یا ترقیات کو رشک کی نگاہ سے دیکھیں لیکن یہ خیال نہ کریں کہ یہاں کوئی کام نہیں ہو رہا۔ بعض جوان پروگراموں میں اتنے زیادہ شامل نہیں ہوتے ان کا خیال ہوتا ہے کہ شاید یہاں ہم بہت پیچھے ہیں۔ نہیں، اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں بھی اچھا کام ہو رہا ہے۔ مثلاً یہ پیس کانفرنس جو پچھلے دنوں پچھلے مہینے مارچ میں ہوئی ہے اس میں بھی بڑے وسیع پیمانے پر نہ صرف یوکے (UK) میں بلکہ دنیا میں بھی اسلام کا پیغام پہنچا ہے۔

یہاں میں سمجھتا ہوں کہ ان کے بھی بعض تأثر بتا دینے چاہئیں کیونکہ اس کا ذکر کبھی نہیں کیا گیا۔

ایک چرچ کی وارڈن تھیں وہ یہاں پیس سمپوزیم میں آئی ہوئی تھیں۔ کہتی ہیں ”بہت دلچسپ اور زبردست پیغام تھا۔ اتحاد کا پیغام تھا جس کی آج کے معاشرے میں ضرورت ہے۔ مجھے یہ بات بھی بہت پسند آئی جو امام جماعت نے قرآن کریم کی ایک آیت پیش کر کے بیان کی کہ مختلف مذاہب کے پیروکاروں کو آپس کی مشترک باتوں پر اتفاق کرنا چاہئے۔ یہ ایسی چیز ہے جس پر عمل ممکن ہے اور اس میں غیر مذہبی لوگوں کو بھی شامل کیا جا سکتا ہے۔ مجھے آج اسلام اور عیسائیت میں مشترک باتوں کا علم ہوا ہے۔ عبادت کا یہ مفہوم بھی مجھے بہت پسند آیا کہ پانچ وقت عبادت ضروری ہے لیکن اگر ساتھ مخلوق کی خدمت نہیں تو عبادتوں کا کوئی فائدہ نہیں۔“

پھر ایک نرس فیونہ (Fiona) صاحبہ تھیں۔ وہ کہتی ہیں کہ ”امام جماعت نے دکھایا کہ اسلام ایک ایسا مذہب ہے جس کو صحیح طور پر سمجھا نہیں گیا اور دہشت گرد غلط طور پر اسلام کے پیچھے چھپ رہے ہیں۔ مجھے یہ بات بھی پسند آئی کہ انہوں نے اپنی تقریر کے آغاز میں لندن میں ہونے والے دہشت گردی کی واقعہ کی مذمت کی اور واضح کیا کہ ان حملوں کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ انہوں نے صرف سوال ہی نہیں اٹھائے بلکہ ان کا حل بھی پیش کیا۔ مثال کے طور پر انہوں نے ہتھیاروں کی فروخت کا ذکر کیا اور یہ بھی ہمیں بتایا کہ ہمیں ایک دوسرے کی عزت کرتے ہوئے ایک دوسرے کی بات سُننی چاہئے۔“

پھر ایک صاحب آئے ہوئے تھے کہتے ہیں کہ ”آج یہ معلوم ہوا کہ گزشتہ دنوں ویسٹ منسٹر میں دہشت گردی کا جو واقعہ پیش آیا اس کی وجہ اسلام نہیں بلکہ ایک فرد کا قصور تھا جو ایک امن پسند مذہب کے پیچھے چھپتا ہے۔ آج مجھ پر یہ ثابت ہو گیا کہ وہ دہشت گرد ایک پاگل آدمی تھا اور حقیقی مسلمان نہیں تھا“۔ پھر کہتے ہیں کہ ”آپ کے خلیفہ نے انتہائی واضح طور پر بتایا کہ ہر قسم کی دہشت گردی غلط ہے اور قرآنی آیات کے ذریعہ اس بات کو ثابت کیا۔ مجھے یہ بات بھی اچھی لگی جب انہوں نے کہا کہ صرف آج پر نظر نہیں رکھنی چاہئے بلکہ کل کو بھی دیکھنا چاہئے اور یہ بھی کہ ہمیں دیواریں نہیں بنانی چاہئیں جو ہمیں تقسیم کریں بلکہ پُل بنانے چاہئیں“

پھر ایک جی پی (GP) اور وہ چرچ کے لیڈر بھی ہیں، کہتے ہیں کہ ”خطاب جو میں نے سنا ایک راہ دکھانے والی روشنی کی طرح تھا جس نے دکھایا کہ اسلام عظیم الشان امن کا مذہب ہے“۔ پھر کہتے ہیں ”بات چیت کو بڑھانے کے متعلق پیغام بڑا درست تھا، بالکل درست تھا۔ دشمنیاں بڑھانے کے بجائے ہمیں ایک دوسرے کے مختلف خیالات کو برداشت کرنا چاہئے اور انہوں نے بالکل ٹھیک کہا کہ آج کی دنیا میں برداشت کم ہوتی جا رہی ہے۔“

ایک کمپنی کی ڈائریکٹر صاحبہ جو ایک خاتون تھیں یہاں آئی ہوئی تھیں۔ کہتی ہیں ”میں ایک دفعہ آپ لوگوں کے چوتھے خلیفہ سے مل چکی ہوں۔ اس لئے آپ کی جماعت کے متعلق کچھ علم ہے اور آج بھی میں ملی ہوں۔ اور آج کی تقریر جو میں نے سنی اس کی ضرورت تھی کیونکہ انہوں نے ہمیں بتایا کہ ہر چیز کا الزام اسلام اور مسلمانوں پر نہیں ڈالنا چاہئے اور یہ کہ آج کی دنیا میں بہت سے مسائل ہمارے یعنی مغربی ممالک کے خود پیدا کردہ ہیں۔ ہتھیاروں کی تجارت کے متعلق بھی خلیفہ کی باتیں مجھے بہت پسند آئیں۔ یہ ایک ایسی چیز ہے جہاں آ کر ہمارے اخلاق ختم ہو جاتے ہیں اور بزنس کے فوائد کو ترجیح دی جاتی ہے“۔ پھر کہتی ہیں ”مجھے امید ہے کہ ہماری حکومت اس بات کو نوٹ کرے گی۔ اور دنیا کے مستقبل کے متعلق امام جماعت احمدیہ کے الفاظ اور ان کی دعا سن کر میں بہت جذباتی ہو گئی تھی کہ ہم اپنے پیچھے ایک اچھی دنیا چھوڑ کر

ارشاد حضرت امیر المومنین

”ہر اس بات کو برا سمجھیں جسے اللہ تعالیٰ نے برا کہا ہے اور ہر اس بات پر عمل کریں جسکے کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 14ر اکتوبر 2016)

طالبِ دُعا: بشیر احمد مشتاق (صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

ارشاد حضرت امیر المومنین

”ہمارے اجتماعات کی اصل روح تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق اور آپس میں محبت واخوت میں بڑھ جائے“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 30ر ستمبر 2016)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین ننگل باغبانہ، قادیان

جائیں۔اس کے ساتھ وہ فکرمند بھی تھے کہ کہیں ہم اپنے پیچھے معذور بچوں کی دنیا نہ چھوڑ جائیں‘‘

یہاں جماعت کو بھی توجہ دلا دوں کہ آجکل دنیا کے حالات بہت زیادہ بگڑتے چلے جارہے ہیں اور بہت دعا کی ضرورت ہے۔ بڑی طاقتیں بھی اور چھوٹے ملک بھی جنگی جنونی ہو رہے ہیں۔ جو لوگ پہلے بڑے خوش فہم تھے، ان کے لیڈر اور سیاست دان اور تجزیہ نگار عالمی جنگ کو دُور کی بات سمجھتے تھے وہ بھی اب کہنے لگ گئے ہیں کہ اس امکان کو ردّ نہیں کیا جا سکتا بلکہ جنگ کے زیادہ امکان ہیں اور پھر جنگ میں جیسا کہ امریکہ اور کوریا کا آجکل مسئلہ ہو رہا ہے۔ یہ لوگ ایک دوسرے کو ایٹمی جنگ کی دھمکی دے رہے ہیں۔ گو چین اب کردار ادا کر رہا ہے کہ کسی طرح ان کا مسئلہ حل ہو جائے۔ اسی طرح مسلمان لیڈر بھی ظلم کر رہے ہیں اور یہاں بھی بلاک بن رہے ہیں۔ جنگوں کے میدان بہرحال وسیع ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ان کو عقل دے اور اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ایٹمی جنگ کے سدّ باب کے لئے ایک دفعہ ہومیو پیتھک کا جو ایک نسخہ بتایا تھا اس کو بھی جماعت کو چاہئے کہ اب کم از کم چھ ہفتے کے لئے استعمال کر لے۔ ایک دفعہ ایک دوائی کارسینوسین (Carcinosin) اور پھر دوسری دوائی ریڈیم برومائڈ (Radium Bromide)۔ (ماخوذ از ہومیو پیتھی یعنی علاج بالمثل صفحہ 703) اس کا اعلان ہو جائے گا۔

اسی طرح ایک اَور تبصرہ بھی پیش کر دوں۔

پرتگال کے ایک پروفیسر ڈاکٹر پولو موریئس (Paulo Morais) تھے۔ کہتے ہیں کہ ’’آج آپ کی باتیں سن کے ثابت ہو گیا کہ انصاف اور امن مترادف الفاظ ہیں جن کا ایک ہی مطلب ہے اور ایک کے بغیر دوسرے کا حصول ممکن نہیں‘‘۔ کہتے ہیں ’’چنانچہ دنیا میں انصاف کی کمی ہے۔ جس کی وجہ سے امن نہیں ہے۔ اور مسلمانوں کو دہشت گردی اور جنگوں کا ذمہ دار قرار نہیں دیا جا سکتا بلکہ ہمیں اس کی جڑ تک پہنچنا چاہئے جو کہ دنیا میں انصاف کی کمی ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ امام جماعت نے اسلاموفوبیا پر بات کی کیونکہ لوگ اس کو نظر انداز کر رہے ہیں لیکن اس میں اضافہ ہو رہا ہے اور آپ کی یہ بات بھی درست ہے کہ ہمیں آگ پر پٹرول نہیں چھڑکنا چاہئے اور ایک دوسرے کی عزت کرنی چاہئے اور استہزاء نہیں کرنی چاہئے۔‘‘

اسی طرح پرتگال کی کیتھولک یونیورسٹی کے ایک پروفیسر ڈاکٹر تھے وہ کہتے ہیں کہ مجھے جو بات پسند آئی وہ یہ تھی کہ خلیفہ کے الفاظ ثبوت پر مبنی تھے۔ انہوں نے قرآن کے حوالوں کے ذریعہ دکھایا کہ اسلام امن کا مذہب ہے اور انہوں نے دنیاوی حوالوں سے بھی بتایا کہ ہر بری چیز کی وجہ اسلام کو قرار نہیں دیا جا سکتا۔ مجھے یہ بات بھی اچھی لگی کہ ہمیں آج کے ساتھ ساتھ کل پر بھی نظر رکھنی چاہئے۔‘‘

پھر ایک سیاستدان تھے انہوں نے کہا کہ تعزیت کا پیغام پُرخلوص تھا۔ پھر ان کا یہ کہنا کہ جنگ یقینی نظر آ رہی ہے کہتے ہیں کہ مَیں پُر امید ہوں کہ کم از کم عالمی جنگ کو ٹالا جا سکتا ہے جیسے ہم پچھلے ستّر سال سے کر رہے ہیں۔ تاہم میں اس بات سے اتفاق کرتا ہوں کہ جب جنگ شروع ہو جائے تو اس میں شامل ہونے سے بچنا ممکن نہیں۔ ہمیں عالمی تعلقات میں انصاف قائم کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ پیغام ہے جو میں لے کے جا رہا ہوں۔

تو یہ چند حوالے مَیں نے پیش کئے ہیں ورنہ تو اس تقریب پہ بھی تقریباً چھ سو سے اوپر لوگ آئے ہوئے تھے اور سب کے بڑے اچھے تأثرات تھے۔ اس کی میڈیا کوریج بھی کافی تھی۔ ایسوسی ایٹڈ پریس تھا۔ بی بی سی ایشین نیٹ ورک، نیو سٹیٹس مین (New Statesman) میگزین، NHK جاپان کی براڈ کاسٹنگ کارپوریشن ہے۔ سنڈے ٹائم۔ ABC ارجنٹینا کا میڈیا ہے۔ ERT ٹیلی ویژن گریس کا ہے۔ 365 آئس لینڈ کا ایک نیشنل نیوز پیپر ہے۔ ساؤتھ ویسٹ لندن ٹیلی ویژن۔ سپوتنک (Sputnik) انٹرنیشنل۔ اَور بھی بہت سارا پریس کوئی بیس اکیس کے قریب تھا۔ اس کے علاوہ اس میں فری لانس جرنلسٹ بھی تھے اور دوسرے ملکوں کے جو (نمائندے) آئے ہوئے تھے ان لوگوں نے خبریں دی ہیں۔ اس میں آسٹریا کا نیشنل ٹی وی تھا۔ آٹھ منٹ کی انہوں نے رپورٹ دی۔ پھر گریس کا نیشنل ٹی وی تھا انہوں نے نیوز رپورٹ دی۔ آئس لینڈ کے نیوز پیپر میں چھپا۔ انڈیا ٹوڈے (India Today) پر ٹی وی رپورٹ تھی۔ پھر اٹلی نیوز پیپر نے اس کو شائع کیا۔ ارجنٹینا نیشنل نیوز پیپر نے شائع کیا۔ لیٹن (Latin) امیریکن نیوز پیپر کینیڈا نے شائع کیا۔ سپین کے دو اخباروں نے کیا۔ اسی طرح پرتگال نے بھی شائع کیا۔ اس طرح تقریباً نو ملین سے اوپر یہ پیغام بھی جو یہاں تھا باہر کے ملکوں میں منتشر ہوا تھا۔ تو بڑے وسیع پیمانے پر یہاں کی پیس کانفرنس کی پبلسٹی ہوتی ہے اور اس حوالے سے اسلام کی تعلیم کا دنیا کو پتا چلتا ہے۔

سوشل میڈیا کے ذریعہ سے بھی 3.8 ملین کی کوریج ہوئی۔ تقریباً دس گیارہ کے قریب باہر کے نمائندے تھے۔

جس جس طرح جماعت کا پیغام پھیل رہا ہے ہماری مخالفت بھی بڑھ رہی ہے اور خاص طور پر مسلمان ممالک میں مخالفت بڑھ رہی ہے۔ الجزائر میں گزشتہ چند ماہ سے خاص طور پر بہت زیادہ مخالفت ہے اور یہ بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ ان کے بارے میں مَیں دعا کے لئے بھی کہہ چکا ہوں۔ الجزائر میں 24 تاریخ کو شاید ان کا ایک سیمینار تھا۔ وہاں کے وزیر اوقاف کے ایک سابق مشیر تھے انہوں نے کہا کہ جماعت احمدیہ اپنا مؤقف دے تو میں اس مجلس میں، سیمینار میں صدر کو پیش کروں گا۔ تو ایک تو یہ ہے کہ پہلے انہوں نے جماعت کے بارے میں جاننے کے لئے سیمینار منعقد کیا تھا لیکن بعد میں انہوں نے کہہ دیا بلکہ یہ فیصلہ کر لیا کہ نہیں جماعت کے بارے میں ہم نے نہیں جاننا اور جماعت کے خلاف ہی وہاں تقریریں ہوئیں اور اس کا عنوان یہ رکھ دیا ’’قادیانیت ایک ایسا فرقہ جو برطانوی استعمار کی پیداوار ہے‘‘۔ وہی پرانے گھسے پٹے الزام تھے جو یہ ہم پر لگاتے رہتے ہیں۔ اور جو ہمارا مؤقف تھا وہ پڑھ کے نہ سنایا گیا بلکہ مؤقف پیش کرنے والے کو کہا گیا کہ تم تو بڑے عقلمند انسان تھے پہلے جماعت کے خلاف بولتے رہے ہو اب کیوں حق میں بول رہے ہو؟ تو بہرحال جب ان کی پریس سے بات ہوئی جو غیر ملکی پریس تھا تو اس میں انہوں نے کہا کہ نہیں نہیں۔ جماعت احمدیہ کو تو ہم بڑا اچھا سمجھتے ہیں۔ وہ تو مسلمان ہیں اس پہ کوئی ظلم نہیں ہو رہا۔ صرف چند وہ لوگ جو ملک کے خلاف باتیں کرتے ہیں ان کے خلاف ہم نے کارروائی کی ہے۔ لیکن جب اپنا پریس سامنے آیا تو وہی باتیں کہ یہ احمدی مسلمان نہیں ہیں اور سازشی ہیں اور داعش کے ساتھ ملے ہوئے ہیں اور فلاں فلاں فلاں۔ تو یہ مخالفت ایک طرف سلفیوں کی وجہ سے بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ بہرحال یہ تو ہونا تھا اور اس کی وجہ سے بھی الجزائر کی جو خبریں ہیں وہاں کے لوگ یہی کہتے ہیں کہ پریس کی وجہ سے الجزائر میں بھی جماعت کا تعارف بڑا وسیع پیمانے پر ہوا ہے اور بعض لوگ جماعت کے بارے میں جاننا چاہتے ہیں۔ تو جہاں پیغام ہم نہیں پہنچا سکتے تھے وہاں ان مخالفین نے پہنچا دیا۔

بہرحال ایک طرف دنیا اسلام کے پیغام سے متأثر ہو رہی ہے جو جماعت احمدیہ پھیلا رہی ہے اور یہ بھی اظہار کرتے ہیں کہ عیسائیت کو بھی ان سے سیکھنا چاہئے۔ اور دوسری طرف مسلمان ممالک ہیں جن کی طرف سے مخالفت ہو رہی ہے۔ پس جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا کہ آجکل جو شدت ہے الجزائر میں بہت زیادہ ہے۔ الجزائر کے احمدیوں کیلئے بھی دعا کریں۔ پھر پاکستان کے احمدیوں کیلئے دعا کریں۔ پھر اور دنیا میں جن ممالک میں احمدیت کے خلاف زیادہ جوش ابل رہا ہے وہاں کے احمدیوں کیلئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو حفاظت میں رکھے اور خاص طور پر الجزائر کے جو احمدی ہیں وہ زیادہ پرانے احمدی نہیں، اللہ تعالیٰ انہیں ثبات قدم بھی عطا فرمائے اور ان کی مشکلات کو جلد دور بھی فرمائے۔

......☆......☆......☆......

ایٹمی تابکاری کے بداثرات سے محفوظ رہنے کیلئے ہومیو پیتھک نسخہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت ایٹمی تابکاری کے بداثرات سے محفوظ رہنے کے لئے حفظِ ما تقدم کے طور پر درج ذیل نسخہ استعمال کرنے کی ہدایت فرمائی ہے۔ نیز فرمایا کہ دعا بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ ہر خاص و عام کو اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ آمین۔

ھو الشافی

بڑی عمر کے افراد کے لئے:

(1) Carcinosin CM (2) Radium Brom CM

10 سال سے 15 سال کے بچوں کے لئے:

(1) Carcinosin 1000 (2) Radium Brom 1000

10 سال سے کم عمر کے بچوں کے لئے:

(1)Carcinosin 200 (2)Radium Brom 200

پہلے ہفتہ دوائی نمبر 1 کی ایک خوراک لیں اور دوسرے ہفتہ دوائی نمبر 2 کی ایک خوراک لیں۔ پھر تیسرے ہفتہ دوائی نمبر 1 کی ایک خوراک اور چوتھے ہفتہ دوائی نمبر 2 کی ایک خوراک لیں اور اسی ترتیب سے بچے اور بڑے سب دونوں دواؤں کی تین سے چار خوراکیں لیں۔

(حفیظ احمد بھٹی، لندن، ہومیو پیتھک ڈیپارٹمنٹ یوکے)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 12 مئی 2017)

کلامُ الامام

’’تمہارا اُسوہ وہ لوگ ہیں جن کیلئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
کہ کوئی تجارت اور بیع وشریٰ انہیں ذکر اللہ سے نہیں روکتا۔‘‘

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 104)

طالب دعا: ناصر احمد ایم۔ بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم۔ اے (جماعت احمدیہ مرکرہ، کرناٹک)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَسِّعۡ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

Courtesy: Alladin Builders

e-mail:khalid@alladinbuilders.com

ارشاد حضرت امیر المومنین

’’ہماری عبادتوں کی ترقی ہی ہمیں کامیابیاں دلانے والی ہے۔ پس یہ بہت اہم چیز ہے۔ تمام نظام کو اس بارے میں بہت سنجیدہ ہونے کی ضرورت ہے۔‘‘ (خطبہ جمعہ فرمودہ 27 رجنوری 2017)

طالب دُعا: مقصود احمد قریشی ولد مکرم محمد عبید اللہ قریشی اینڈ فیملی و افراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

ارشاد حضرت امیر المومنین

’’ہم احمدیوں نے ہی دنیا کو اسلام کی خوبصورت تعلیم سے آگاہ کرنا ہے اور اس کیلئے سب سے ضروری چیز اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنا ہے۔‘‘ (خطبہ جمعہ فرمودہ 3 رفروری 2017)

طالب دُعا: ایم خلیل احمد (امیر ضلع شموگہ) صوبہ کرناٹک

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم، عربک ڈیسک یو کے)

مکرم علاء عثمان صاحب (1)

مکرم علاء عثمان صاحب کا تعلق دمشق کے نواحی گاؤں حُوش عرب سے ہے جہاں ان کی پیدائش 1978ء میں ہوئی۔ ان کے والد محمد عثمان صاحب (مرحوم) کو 1986ء میں بیعت کرنے کی توفیق ملی۔ مکرم محمد عثمان صاحب نے 2009ء میں وفات پائی۔ چونکہ اس وقت ان کی عمر آٹھ سال تھی اس لئے والد صاحب کی بیعت میں یہ بھی شامل تھے۔ گو ان کے ایک بھائی نے بڑے ہوکر سسرال کے دباؤ کی وجہ سے احمدیت سے رشتہ توڑ لیا لیکن انہوں نے بڑے ہوکر خود احمدیت کو سمجھا اور دل وجان سے اس کی حقانیت کے قائل ہوگئے۔

مکرم علاء عثمان صاحب کو اللہ تعالیٰ نے ویب ڈیزائننگ اور اپنی ذاتی ویب سائٹ چلانے کا خاص ملکہ عطا فرمایا ہے۔ انہوں نے اپنی ویب سائٹ پر بہت بڑی تعداد میں جماعتی کتب، لٹریچر آرٹیکلز اور ویڈیوز ڈالی ہوئی ہیں۔

سیریا میں حالات خراب ہونا شروع ہوئے تو ان کے چھوٹے بھائی کو گرفتار کرلیا گیا اور پھر اس کے بارہ میں انہیں کہیں سے خبر ملی کہ وہ فوت ہوگئے ہیں۔ اسی طرح ان کی والدہ اور وفات یافتہ چھوٹے بھائی کی فیملی ابھی بھی دمشق کے ایک علاقے میں محصور ہیں۔ مکرم علاء عثمان صاحب خود بھی لمبا عرصہ ایسی قید میں رہے جہاں سے بچ کے زندہ نکلنا بذات خود ایک معجزہ ہے۔ پھر یہ ترکی کے راستے جرمنی پہنچنے میں کامیاب ہوگئے۔

ہماری درخواست پر انہوں نے اپنی کچھ کہانی ہمیں لکھ بھیجی ہے جو انہی کی زبانی پیش ہے۔ وہ کہتے ہیں: قبول احمدیت سے قبل میرے والد صاحب ایک عام روایتی سنّی مسلمان تھے۔ ہمارا خاندان بھی دیگر اہلِ بستی کے ساتھ روایتی عقائد کی ڈگر پر چل رہا تھا کہ 1986ء میں اس میں ایک بھونچال سا آگیا۔

ہوا یوں کہ اس سال ایک شخص مکرم محمد منیر ادلبی صاحب ہمارے گاؤں میں آئے۔ ان کی ہماری بستی کے ایک خاندان میں شادی ہوئی تھی۔ انہیں 1982ء میں بیعت کی توفیق ملی جس کے بعد انہوں نے جماعتی عقائد اور افکار کو پھیلانے کے لئے کئی کتب بھی تالیف کیں۔ بہرحال ادلبی صاحب آئے تو انہوں نے بستی کے مولویوں اور بڑی بڑی شخصیات کو مکرم احمد خالد البراقی صاحب کے گھر میں جمع کرکے تبلیغ کی۔ میرے والد محمد عثمان صاحب نے بھی جب یہ سنا کہ ایک نیا نبی ظاہر ہوا ہے تو اس کے بارہ میں سننے کی خواہش میں وہ بھی وہاں جا پہنچے۔

گو عمومی طور پر اس مجلس کا نتیجہ یہی نکلا کہ مولوی حضرات اور علماء دین نے منیر ادلبی صاحب کے ہر قول کی بغیر کسی دلیل کے تکذیب کردی۔ لیکن میرے والد صاحب نے ساری باتیں سنیں تو اس یقین پر قائم ہوگئے کہ یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے بلکہ اس میں بہت وزن ہے خصوصاً اس لئے بھی کہ منیر ادلبی صاحب نے قرآنی آیات اور احادیث نبویہ سے اپنے کلام کی صداقت پر دلائل دیئے تھے۔ چنانچہ جب مجلس برخاست ہوئی اور سب لوگ اپنے اپنے گھر چلے گئے تو میرے والد صاحب نے منیر ادلبی صاحب سے کہا کہ جس شخص کی نبوت کا پیغام لے کر آپ آئے ہیں کیا اس نے کوئی کتاب بھی لکھی ہے؟ منیر ادلبی صاحب نے اثبات میں جواب دیتے ہوئے انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب ''التبلیغ'' دی۔ والد صاحب گھر پہنچے اور کتاب کا مطالعہ شروع کردیا۔ ہم اس وقت چھوٹے تھے لیکن مجھے یاد ہے کہ والد صاحب نے میری والدہ صاحبہ کو ساتھ بٹھا کر بلند آواز میں کتاب پڑھنی شروع کی۔ ابھی چند صفحات کا ہی مطالعہ کیا تھا کہ والد صاحب کو یقین ہوگیا کہ اس کتاب کا مؤلف کوئی عام آدمی نہیں ہے اور اس کا یہ کلام بھی کوئی عام کلام نہیں ہے بلکہ اس میں خدائی تائید اور غیر معمولی تاثیر پائی جاتی ہے۔ جوں جوں وہ اس کو پڑھتے جاتے تھے اس کے لکھنے والے کی صداقت کے قائل ہوتے جاتے تھے تا آنکہ وہ پکار اٹھے کہ یہ شخص سچا ہے۔ جس کے بعد ان کے لئے گھر میں بیٹھنا مشکل ہوگیا۔ رات کا کافی حصہ بیت چکا تھا لیکن والد صاحب صبح ہونے کا انتظار نہیں کرسکتے تھے چنانچہ وہ اسی وقت اٹھے اور مکرم احمد البراقی صاحب کے گھر کی جانب چل دیئے جہاں شام کے وقت منیر ادلبی صاحب کے ساتھ مجلس ہوئی تھی۔ احمد البراقی صاحب کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ انہوں نے دروازہ کھولا تو والد صاحب نے معذرت کرنے کے بعد پوچھا کہ کیا منیر ادلبی صاحب ابھی تک یہیں ہیں یا اپنے سسرال کے گھر چلے گئے ہیں؟ احمد البراقی صاحب نے بتایا کہ وہ تو چلے گئے ہیں لیکن رات کے اِس وقت انکے بارہ میں پوچھنے کا سبب کیا ہے؟ والد صاحب نے بتایا کہ میں امام الزمان اور مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کرنا چاہتا ہوں۔ یہ سن کر احمد البراقی صاحب حیران رہ گئے کیونکہ والد صاحب نے جو فیصلہ سنایا تھا وہ نہایت جذباتی تھا۔ مسیح موعودؑ کا زمانہ پانے کے عظیم احساس کے بالمقابل والد صاحب کے خواب وخیال میں بھی نہیں تھا کہ اس فیصلہ کے نتیجہ میں ان کے بہن بھائی اور قریبی رشتہ داران کے ساتھ کیا سلوک کریں گے؟

احمد البراقی صاحب نے میرے والد صاحب سے کہا کہ منیر ادلبی صاحب بیعت فارم اپنے ساتھ ہی لے گئے ہیں۔ وہ کل صبح دوبارہ آئیں گے تب آپ بھی آجانا اور وہ آپ کا فارم پُر کردیں گے۔ لیکن والد صاحب کے دل میں حق ایسا راسخ ہوچکا تھا کہ وہ اس کو قبول کرنے میں ایک لمحہ بھی تاخیر نہیں کرنا چاہتے تھے۔ چنانچہ انہوں نے کہا کہ وہ صبح تک انتظار نہیں کرسکتے اور اسی وقت بیعت کرنا چاہتے ہیں۔ احمد البراقی صاحب نے ان کے اصرار کا سبب پوچھا تو والد صاحب نے کہا کہ اگرچہ موت فوت تو اللہ کے ہاتھ میں ہے لیکن اگر میں گھر جا کر سو گیا اور صبح ہونے سے پہلے فوت ہوگیا تو خدا تعالیٰ کو کیا منہ دکھاؤں گا؟ کہ تیرے بھیجے ہوئے کو سچا جان کر بھی اس کی بیعت نہ کرسکا۔

اس صورت حال کے سامنے احمد البراقی صاحب لاجواب ہوگئے اور بالآخر یہ طے پایا کہ ایک کاغذ پر تحریر کے ذریعہ بیعت کا اقرار لکھ کر والد صاحب نے دستخط کردیئے اور احمد البراقی صاحب نے بطور گواہ اس پر دستخط کردیئے۔

اس کے بعد والد صاحب گھر آگئے اور وہ اس بات سے خوش تھے کہ میں خدا تعالیٰ سے یہ تو کہہ سکوں گا کہ تیرے مسیح کی صداقت روشن ہونے کے بعد میں نے ایک لمحہ ضائع کئے بغیر اس کی بیعت کرنے کی کوشش کی تھی۔ پھر اگلی صبح بیعت فارمز آگئے اور والد صاحب نے باقاعدہ طور پر انہیں پُر کرکے پوسٹ کردیا۔

بیعت کے بعد والد صاحب نے شام میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی میسر کتب کا مطالعہ شروع کردیا اور دوسری جانب اہل بستی اور رشتہ داروں کی جانب سے مخالفت کی شدید لہر اٹھی۔ والد صاحب کے دلائل کے بالمقابل دھونس اور انکار کے ساتھ ساتھ دھمکی آمیز رویہ بھی دیکھا گیا۔ لیکن والد صاحب بفضلہٖ تعالیٰ ثبات قدم کے ساتھ سب کو دعوتِ ایمان دیتے رہے۔

والد صاحب کے علاوہ بستی میں اور لوگوں نے بھی احمدیت قبول کی اور یوں وہاں پر ایک چھوٹی سی جماعت بن گئی اور ہمارے ہفتہ وار اجلاسات ہونے لگے۔ ان اجلاسات میں والد صاحب ہمیں بھی ساتھ لے جاتے تھے۔ مجھے آج بھی ان اجلاسات میں شرکت کرنے کی لذت یاد آتی ہے۔ ان میں نئے علوم واخلاق اور آداب سیکھنے کو ملتے تھے اور پیار ومحبت کی ایسی فضا کا احساس ہوتا تھا کہ جس سے روح بھی معطر ہوجاتی تھی۔ حقیقت یہی ہے کہ ان ہفتہ وار اجلاسات نے ہمیں لڑکپن کے زمانے میں دنیا اور اس کی چمک کی طرف مائل ہونے سے روکے رکھا۔

میری اپنے والد صاحب کے ساتھ بہت زیادہ وابستگی تھی۔ ان کے احمدی احباب کی مجالس میں جانے اور ملنے ملانے میں میں ان کے ساتھ ہی رہتا تھا۔ اس طرح میری احمدی احباب کے بچوں کے ساتھ بھی دوستی ہوگئی جو خدا کے فضل سے اب تک قائم ہے۔

میرے والد صاحب کو تبلیغ کا جنون کی حد تک شوق تھا اور ان کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے کئی احباب کو مسیح الزمان کی بیعت کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ جب میں بڑا ہوا تو مجھے بھی والد صاحب کی طرح تبلیغ کا شوق تھا لیکن میرا طریق مختلف تھا۔ میری لائن ویب پروگرامنگ اور صحافت تھی چنانچہ میں نے اس کے ذریعہ تبلیغ کا کام شروع کیا۔ اس کیلئے میں نے سب سے پہلے 2003ء میں ''أنا مسلم'' کے نام سے ایک ویب سائٹ کھولی جو عربی زبان میں پہلی احمدی ویب سائٹ تھی۔ 2008ء میں مَیں نے کچھ عرصہ کیلئے یہ ویب سائٹ ختم کردی اور پھر Al-ahmadiyya کے نام سے ایک اور ویب سائٹ کھولی جو آج تک خدا کے فضل سے چل رہی ہے۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے میری اہلیہ بھی احمدی ہے اور میرا ایک بیٹا اور دو بیٹیاں ہیں۔ سیریا میں حالات کی خرابی کے باعث جب وہاں رہنا مشکل ہوگیا تو دیگر لاکھوں اہل وطن کی طرح ہم بھی وہاں سے نکلے اور جرمنی پہنچ گئے۔

شام میں فسادات کی ابتدا سے لے کر جرمنی پہنچنے تک کا سفر نہایت شاق، کٹھن اور دشوار گزار رہا۔ اس میں قدم قدم زخم اور الم ہیں، لمحہ لمحہ تکلیفیں اور غم ہیں۔ اس طویل کہانی کا لفظ لفظ لہو میں ڈوبا ہوا ہے اور دکھوں کی اس کتھا کا ہر باب دکھوں کا ایک جہان اپنے اندر سموئے ہوئے ہے۔ لیکن مَیں اسے آپ کیلئے بیان کرنے کی کوشش کروں گا۔

2011ء میں جب سیریا میں فسادات شروع ہوئے تو میرے بہت سے رشتہ دار بھی حکومت خلاف مظاہروں میں شامل ہوگئے۔ ان میں میرا چھوٹا بھائی محمود بھی شامل تھا۔ وہ دو یا تین مرتبہ ہی ایسے مظاہروں میں شامل ہوا تھا کہ میں نے اسے روکا کیونکہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا تھا کہ خواہ تم پر ظلم بھی ہو رہا ہو تب بھی حکومت کے خلاف ایسے مظاہروں میں شامل نہ ہو کیونکہ یہ بالآخر فتنہ وفساد پر منتج ہوگا اور قتل وغارت گری وتباہی کا پیش خیمہ ثابت ہوگا۔ لیکن تیر کمان سے نکل چکا تھا اور میرے بھائی پر حکومتی اداروں کی نظر پڑ چکی تھی چنانچہ اسے مئی 2011ء میں گرفتار کرلیا گیا۔ دو سال تک ہمیں اس کی کوئی خبر نہ ملی۔ پھر 2013ء میں پتہ چلا کہ وہ ایک دور دراز مقام پر جیل میں ہے۔ ہم وہاں گئے اور اس سے ملاقات ہوگئی۔ اس کے بعد اسے وہاں سے کسی اور جگہ منتقل کردیا گیا اور پھر ہمیں اس کا کوئی سراغ نہ مل سکا۔ کچھ عرصہ گزرنے کے بعد یہ خبر موصول ہوئی کہ وہ فوت ہوچکا ہے۔ غالب امکان ہے کہ اسے ٹارچر کرکے مار دیا گیا۔ اس کی بیوی اور دو بچے ابھی تک دمشق میں ہی محصور ہیں۔

یہ دکھوں کے دن تھے۔ سمجھ نہیں آتی تھی کہ کس دکھ پر روئیں اور کس پر ملال کا اظہار کریں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے معاشرے کو خدا تعالیٰ کی طرف سے اجتماعی سزا دی گئی تھی۔ کیونکہ جب یہ فسادات بڑھے تو میں نے اپنی آنکھوں سے یہ منظر بھی دیکھا کہ راستوں میں لاشیں بکھری پڑی تھیں۔ مرے ہوئے بے ضرر انسان کی بھی اس قدر بے حرمتی میں نے پہلے کبھی نہ دیکھی تھی۔ بے کسی اور بے بسی کے ساتھ ساتھ بے حسی بھی بڑھتی جارہی تھی۔ ہم ان بکھری لاشوں کے درمیان گاڑی چلاتے ہوئے نکل جاتے تھے۔ کہیں پر رکنا موت کو آواز دینے کے مترادف ہوتا تھا۔ کیونکہ کئی بار ایسا بھی ہوا کہ کسی نے اپنے جاننے والے کی لاش دیکھ کر گاڑی روکی اور جونہی لاش کے قریب گیا اس پر فائرنگ ہوگئی اور وہ بھی وہیں ڈھیر ہوگیا۔

ان دنوں میں ویب ڈیزائننگ کے کام سے منسلک تھا لیکن حالات کی خرابی کی وجہ سے یہ کام ٹھپ ہوکر رہ گیا تھا۔ اس لئے میں نے کسی آفس میں کام کرنے کی بجائے گھر سے ہی یہ کام شروع کردیا۔ ہم دمشق میں رہتے تھے جبکہ میرے والدین اور سسرال ہماری آبائی بستی حُوش عرب میں رہائش پذیر تھے۔ میں ہر دو ہفتوں کے بعد بیوی بچوں کو لے کر بستی کا چکر لگاتا تھا۔ یہ بستی حکومت مخالف گروہ کے زیر تسلط آگئی تھی اور اس گروہ کے بڑے سرغنوں میں میرا بڑا بھائی بھی تھا جو ہوش کی عمر سے ہی جماعت سے علیحدہ ہوگیا تھا۔ (باقی آئندہ)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 31رمارچ 2017)

……☆……☆……☆……

ارشادِ نبوی ﷺ

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

کلامُ الامام

''اس نسخہ کو ہمیشہ یاد رکھو اور اس سے فائدہ اُٹھاؤ کہ جب کوئی دُکھ یا مصیبت پیش آوے تو فوراً نماز میں کھڑے ہو جاؤ''

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 96)

طالب دعا: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

ہم میں سے ہر ایک کا یہ کام ہے کہ درد کے ساتھ اسلام کی حقیقی تعلیم کو دُنیا میں پھیلانے اور ہر شخص تک پہنچانے کیلئے دعائیں بھی کریں اور کوشش بھی کریں

اگر ہم نے حق بیعت ادا کرنا ہے تو ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مددگاروں میں بننے کی کوشش کرنی چاہئے

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 10رفروری 2017 بطرز سوال وجواب

بمطابق منظوری سیّدنا حضور انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال: جو لوگ اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنا چاہتے ہیں اللہ تعالیٰ کس طرح انہیں اپنا راستہ دکھاتا ہے؟

جواب: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ جو سچے دین کی تلاش کر کے اس میں شامل ہونا چاہتے ہیں۔ اس کے لئے دعائیں کرتے ہیں اور یقیناً جب ایک درد کے ساتھ نیک بندے اس کوشش میں ہوں تو پھر اللہ تعالیٰ بھی ان کی رہنمائی فرماتا ہے، انہیں سیدھا راستہ دکھاتا ہے۔ مختلف ذریعوں سے ان کی تسکین اور حقیقی دین کو سمجھنے کے سامان کرتا ہے۔ ان کے ایمان و یقین میں اضافہ کرتا ہے۔

سوال: اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے اپنا قرب عطا فرمانے کے لیے کیا سامان کیا ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے اپنا قرب پانے اور اس کے دین کو سمجھنے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے غلامِ صادق کو، مسیح موعود اور مہدی معہود کا مقام دے کر بھیجا اور دنیا کو کہا کہ اپنی سچی اور حقیقی تڑپ اور تسکین کے سامان کرنے کے لئے مسیح موعود کی بیعت میں آؤ۔ اللہ تعالیٰ کے قرب کے راستوں کو حاصل کرو۔ اپنی عبادتوں کی حقیقت کو پاؤ۔ اپنی دعاؤں کی قبولیت کے نظارے دیکھو۔

سوال: گیمبیا کی ایک خاتون کی دس سال پُرانی پاؤں کی تکلیف کس طرح دور ہوئی؟

جواب: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: نیا مینا ایسٹ ڈسٹرکٹ کے گاؤں کی ایک خاتون سسٹر کانی فاٹی گزشتہ دس سال سے پاؤں کی تکلیف میں مبتلا تھیں اور چلنے پھرنے سے بھی قاصر تھیں۔ علاج کیلئے بن سنگ علاقے میں گئیں جہاں اتفاق سے انہیں ایم ٹی اے پر میرا خطبہ سننے کا موقع مل گیا۔ موصوفہ جب اپنے گاؤں واپس آئیں تو خواب میں انہیں بتایا گیا کہ تم نے ٹی وی پر جس کو دیکھا تھا اسی کے پیچھے چلو کیونکہ وہ صحیح اور نجات کا راستہ تمہیں بتا رہا ہے۔ چنانچہ موصوفہ نے اس خواب کے بعد بیعت کر لی۔ بیعت کرنے کی دیر تھی کہ ان خاتون کی پاؤں کی تکلیف جاتی رہی۔

سوال: لیوریجن کے سوادو صاحب کی کس طرح اللہ تعالیٰ نے خواب کے ذریعہ رہنمائی کی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: وہ بتاتے ہیں کہ پہلے میرا جماعت سے رابطہ تھا پھر وہ ختم ہو گیا۔ ایک بار خواب میں دیکھا کہ ایک بہت بڑا ہجوم ہے اور ایک آدمی کے گرد بہت سے لوگ کھڑے ہیں۔ میں پوچھتا ہوں یہ کون ہے۔ جواب ملتا ہے کہ ان کی بات تمہیں سننی چاہئے مگر مولویوں نے تمہیں اصل راستے سے ہٹا دیا ہے۔ مجھ پر اس خواب کا ایسا اثر ہوا کہ میں نے مربی صاحب کو کہا کہ میں بیعت کرنا چاہتا ہوں۔ جب میں مشن ہاؤس پہنچا تو وہاں لوگ ٹی وی پر کچھ دیکھ رہے تھے۔ مَیں نے بھی آگے بڑھ کر ٹی وی دیکھا تو ٹی وی پر بالکل وہی منظر تھا جو میں نے خواب میں دیکھا تھا۔ اس پر مَیں نے مربی صاحب سے کہا کہ فوراً میری بیعت لے لیں۔ خدا کی قسم یہی منظر اور یہی شخص میں نے خواب میں دیکھا تھا۔

سوال: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سیریا کے احمد صاحب کی قبول احمدیت کا کیا واقعہ سُنایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: وہ کہتے ہیں ایک روز میرے گھر میں بعض احمدی احباب بیٹھے ہوئے تھے۔ وفات مسیح کے موضوع پر بات شروع ہوئی تو میں نے اس سے منع کر دیا۔ اس پر قزق صاحب نے کہا کہ آپ خدا تعالیٰ سے رہنمائی کی دعا کریں۔ ان کی یہ بات مجھے بڑی پسند آئی اور میں نے اسی شام سے دعا کرنی شروع کر دی۔ خواب میں دیکھا کہ میں کسی بلند مقام کی طرف سفر کر رہا ہوں۔ راستے میں ایک بھربھری سی زمین آئی جس پر قدم رکھتے ہی احساس ہوا کہ یہ مجھے کسی گہری کھائی کی طرف دھکیل کر لے جا رہا ہے۔ اس عالم میں ایک شخص مجھے کندھے سے پکڑ کر اٹھا لیتا ہے اور کہتا ہے کہ ابوحسن اب اس جگہ ہرگز نہ آنا اور یقین کر لو کہ عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں۔ (یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تھے)

سوال: بینن کے ایک چیف نے قبول احمدیت کے بعد ایک مسجد کے افتتاح کے موقع پر کن خیالات کا اظہار کیا؟

جواب: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وہ کہتے ہیں کہ مجھے سمجھ نہیں آتی کہ غیر احمدی جماعت احمدیہ کی مخالفت کیوں کرتے ہیں۔ آج جماعت احمدیہ ہی تو اسلام کا پیغام دنیا کے کناروں تک پہنچا رہی ہے۔ میں ایک سال پہلے مشرکوں کا بادشاہ تھا۔ جماعت احمدیہ کے مبلغ نے میری سوچ کو بدل دیا اور اسلام کا صحیح چہرہ مجھے دکھایا تو میں اسلام میں داخل ہو گیا۔ یہ مسجد تمام لوگوں کے لئے کھلی ہے۔ اللہ کی عبادت کے لئے اگر ایک عیسائی بھی اس مسجد میں آئے گا تو اس کو روکا نہیں جائے گا۔ تم لوگ مخالفت چھوڑو اور اندر آ کر دیکھو۔ یہاں صرف محبت، امن اور بھائی چارے کا سبق ملے گا۔

سوال: اسلام کا درد رکھنے والے ایک شخص کی دعا کو اللہ تعالیٰ نے کس طرح شرف قبولیت عطا فرمایا؟

جواب: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آئیوری کوسٹ کے معلم لکھتے ہیں کہ ابنگوریجن کے ایک گاؤں یاؤ کورو سے سعیدو صاحب بیان کرتے ہیں کہ ان کے گاؤں میں اسلام ان کے دادا کے ذریعہ آیا تھا۔ لیکن آہستہ آہستہ لوگ اسلام سے دور ہو گئے۔ میں اکثر دعا کرتا تھا کہ اللہ تعالیٰ ایسے سامان پیدا فرمائے کہ گاؤں کے لوگ اسلام کی اصل تعلیمات پر عمل پیرا ہوں۔ اس کے ایک دو روز بعد ہی جماعت احمدیہ کے مبلغ ہمارے گاؤں آئے اور جماعت کا تعارف کرایا۔ مبلغ سلسلہ کے اس دورے میں 55رافراد نے بیعت کر کے احمدیت میں شمولیت اختیار کر لی۔

سوال: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہم میں سے ہر ایک پر کیا ذمہ داری عائد فرمائی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: ہم میں سے ہر ایک کا یہ کام ہے کہ درد کے ساتھ اسلام کی حقیقی تعلیم کو دنیا میں پھیلانے اور ہر شخص تک پہنچانے کے لئے دعائیں بھی کریں اور کوشش بھی کریں۔ کہنے کو تو بہت سے ادارے ہیں، بعض گروہ ہیں، تنظیمیں ہیں جو اسلام کے نام پر کام کر رہی ہیں، تبلیغی جماعت بھی ہے، لیکن تقریباً ہر ایک اپنے ذاتی مفادات کے پیچھے پڑی ہوئی ہے۔ مخالفت میں ایک دوسرے پر ہر وقت کفر کے فتوے دینے کو بھی تیار رہتے ہیں۔ انہوں نے کیا اسلام کی خدمت کرنی ہے؟ یہ کام آج مسیح محمدی کے غلاموں کا ہی ہے کہ اسلام کا پیغام پہنچائیں۔ ہمارا کام تو اللہ تعالیٰ خود آسان کر رہا ہے۔ کسی کو خواب کے ذریعہ سے تو کسی کو کسی اور ذریعہ سے رہنمائی کر رہا ہے۔ پس اگر ہم نے حق بیعت ادا کرنا ہے تو ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مددگاروں میں بننے کی کوشش کرنی چاہئے۔

سوال: ہمیں بیعت کے بعد کیسا ہونا چاہئے؟

جواب: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا: بیعت رسمی فائدہ نہیں دیتی۔ ایسی بیعت سے حصہ دار ہونا مشکل ہوتا ہے۔ اُسی وقت حصہ دار ہو گا جب اپنے وجود کو ترک کر کے بالکل محبت اور اخلاص کے ساتھ اس کے ساتھ ہو جاوے۔ منافق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سچا تعلق نہ ہونے کی وجہ سے آخر بے ایمان رہے۔ ان کو سچی محبت اور اخلاص پیدا نہ ہوا اس لئے ظاہری لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ ان کے کام نہ آیا تو ان تعلقات کو بڑھانا ضروری امر ہے۔ ......محبت و اخلاص کا تعلق بڑھانا چاہئے۔ جہاں تک ممکن ہو اُس انسان کے ہمرنگ ہو طریقوں میں اور اعتقاد میں......عمر کا اعتبار نہیں ہے۔ جلدی راستبازی اور عبادت کی طرف جھکنا چاہئے اور صبح سے لے کر شام تک حساب کرنا چاہئے۔

سوال: خطبہ جمعہ کے آخر میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کیا دعا کی؟

جواب: حضور انور نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ نئے آنے والوں کو بھی ایمان و ایقان میں بڑھائے۔ اعتقادی اور عملی لحاظ سے وہ ترقی کرنے والے ہوں۔ جو ایمان کی چنگاری اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں جلائی ہے، احمدیت اور حقیقی اسلام کو قبول کرنے کے بعد وہ اس میں بڑھتے چلے جائیں۔ شیطان کبھی بھی انہیں ورغلانے والا نہ ہو۔ اور اللہ تعالیٰ ہمیشہ انہیں ثبات قدم بھی عطا فرمائے۔ اور ہم جو پرانے اور پیدائشی احمدی ہیں ہمیں بھی اللہ تعالیٰ اپنے ایمانوں کو بڑھانے اور ہر وقت اس میں جلا پیدا کرنے کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔ اللہ تعالیٰ اپنے تعلق میں بڑھنے کی بھی ہمیں توفیق دے۔ کبھی کوئی کسی نئے آنے والے کے لئے ٹھوکر کا باعث نہ بنے اور ہم ہمیشہ دنیا کو سیدھا راستہ دکھانے والے ہوں۔ اس بات پر خوش نہ ہوں کہ ہم پرانے احمدی ہیں بلکہ بیعت کا مقصد پورا کرنے والے ہوں۔ دنیاوی سامان ہمارا مطمح نظر نہ ہو بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا ہو۔ اور ہم جلد از جلد حقیقی اسلام کو دنیا میں پھیلتا ہوا دیکھیں تاکہ دنیا کو بتا سکیں کہ تم جسے دنیا کے لئے نقصان دہ چیز سمجھتے ہو وہی حقیقت میں تمہارے لئے اور دنیا کے لئے نجات کا راستہ ہے۔

......☆......☆......☆......

سٹڈی ابراڈ
10 Years Quality Service 2003-2013
Study Abroad
All Services free of Cost
Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.
About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years
Achievements
• NAFSA Member Association , USA.
• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.
Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.
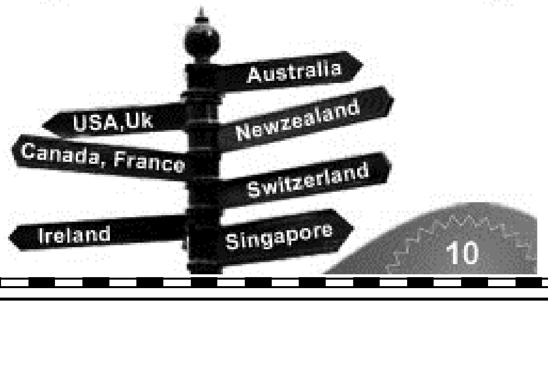

Study Abroad
10 Offices Across India
بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں
CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

بقیہ رپورٹ دورہ حضور انور از صفحہ نمبر 20

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مبلغ انچارج صاحب جرمنی سے جماعتوں، مساجد اور سینٹرز کی تعداد اور مبلغین کی تعداد کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ اس پر مبلغ انچارج صاحب نے بتایا کہ جماعتوں کی مجموعی تعداد 258 ہے۔ اور مساجد کی تعداد 51 اور نماز سینٹرز کی تعداد 80 کے قریب ہے۔ اس وقت 52 مبلغین جرمنی میں خدمت سرانجام دے رہے ہیں جن میں 33 مبلغین فیلڈ میں ہیں۔ پندرہ مبلغین جامعہ احمدیہ جرمنی میں بطور استاد خدمت سرانجام دے رہے ہیں جبکہ چار مبلغین جماعتی دفاتر میں خدمت پر مامور ہیں۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے میدان عمل میں کام کرنے والے 33 مبلغین سے باری باری ان کے سپرد جماعتوں اور حلقوں کی تعداد کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ نیز حضور انور نے تفصیل کے ساتھ ہر ایک سے دریافت فرمایا کہ آپ نماز جمعہ کہاں کہاں پڑھاتے ہیں۔ ہر جماعت، حلقہ کی باری کتنی دیر بعد آتی ہے۔ اپنے سینٹر میں سال میں کتنے جمعے پڑھاتے ہیں۔ کن جماعتوں اور حلقوں کی تجنید زیادہ ہے اور کن کی کم ہے۔ ہر ایک کے سپرد علاقہ، ریجن میں کتنی مساجد ہیں اور کتنے سینٹرز ہیں اور جہاں مسجد یا نماز سینٹرز نہیں ہیں وہاں جمعہ کا کیا انتظام ہے۔ نیز حضور انور نے جمعہ کی حاضری کے بارہ میں بھی دریافت فرمایا کہ بڑی جماعتوں اور چھوٹی جماعتوں میں کیا حاضری ہوتی ہے۔ لوگ کتنے کتنے فاصلوں سے آتے ہیں۔ ہر ایک نے اپنے سپرد علاقہ کے حوالہ سے اپنی رپورٹ پیش کی۔

ایک مبلغ سلسلہ نے عرض کیا کہ میری ڈیوٹی شعبہ تبلیغ کے تحت ہے اس پر حضور انور نے فرمایا خواہ شعبہ تبلیغ کے تحت ہی ہو لیکن نماز جمعہ پڑھایا جاسکتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا جن مربیان کی ڈیوٹی دفاتر میں ہے خواہ تصنیف میں ہے، اشاعت میں ہے، ایم ٹی اے میں ہے یا کسی اور دفتر میں ہے، سب مربیان مختلف جماعتوں میں جاکر جمعہ پڑھائیں گے۔ حضور انور نے فرمایا باقاعدہ آرگنائز کرکے، پلاننگ کرکے ان سب کو جماعتوں میں جمعہ پڑھانے کیلئے بھجوائیں۔ جماعتوں کی تعداد زیادہ ہے اور مبلغین کی تعداد کم ہے اس لئے سب مبلغین جہاں بھی ہوں جمعہ پڑھائیں گے۔

دو مبلغین نے بتایا کہ ان کی شعبہ تبلیغ کے تحت ہاٹ لائن پر ڈیوٹی ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا جمعہ کے دن اس وقت کیا سوال آتے ہیں۔ اس پر عرض کیا گیا کہ لوگ زیادہ تر جمعہ کے وقت کے بارہ میں دریافت کرتے ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا مربیان جمعہ کا وقت بتانے کیلئے نہیں ہیں۔ آپ دونوں بھی جماعتوں میں جاکر جمعہ پڑھائیں۔ کوئی یہاں نہیں بیٹھے گا۔ حضور انور نے فرمایا غانا میں بھی یہ ہارٹ لائن کا سسٹم قائم ہے۔ جامعہ غانا کے سینئر کلاس کے طلباء لوگوں کے سوالات کے جوابات دیتے ہیں۔ لوگوں سے رابطہ کرکے مزید کارروائی کرتے ہیں۔ ان سوال و جواب اور رابطوں کے نتیجہ میں وہاں بیعتیں بھی ہوئی ہیں۔ تو یہاں بھی جمعہ کے دن اس کام کیلئے جامعہ جرمنی کے سینئر طلباء کو بھجوایا جاسکتا ہے۔ انکی ڈیوٹی لگائی جاسکتی ہے۔ بہر حال جو مبلغین ہیں وہ جمعہ پڑھائیں گے۔

ایک مبلغ سلسلہ نے عرض کیا کہ ان کی ڈیوٹی ایم ٹی اے میں ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا جمعہ کے دن جائیں اور کسی جماعت میں جمعہ پڑھائیں۔

ایک مبلغ سلسلہ نے عرض کیا کہ میری ڈیوٹی شعبہ سمعی بصری میں پروگراموں کی چیکنگ پر ہے اور میں نماز جمعہ مسجد نور میں پڑھاتا ہوں اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ٹھیک ہے۔

دو مربیان نے عرض کیا کہ وہ جماعتی پروگرام کے تحت یونیورسٹی میں داخلہ لے کر مزید تعلیم حاصل کررہے ہیں اور جس جماعت میں مقیم ہیں وہاں دیگر جماعتی ذمہ داریاں بھی ادا کرتے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا ٹھیک ہے۔

مبلغ سلسلہ محمد اشرف ضیاء صاحب جو یہاں بیت السبوح سینٹر میں کام کررہے ہیں اور ان کے سپرد بلغاریہ کے حوالہ سے نگرانی اور لٹریچر کی تیاری اور سو مساجد کی تعمیر کے حوالہ سے بعض کام سپرد ہیں، ان کے بارہ میں حضور انور نے ارشاد فرمایا کہ ان کو یہاں سے میدان عمل میں بھجوائیں۔ کسی جماعت میں بھجوائیں اور وہاں انکی پوسٹنگ کریں۔ جو بلغارین زبان میں لٹریچر وغیرہ کی تیاری ہے، جہاں بھی تعین ہوگا وہاں سے کرسکتے ہیں۔ باقی اگر تعمیر مساجد کے تحت کسی جماعت میں بھجوانا ہے تو جہاں ان کا تقرر ہوگا وہاں سے بھی بھجوا سکتے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ان کو کسی مشکل سینٹر میں بھیجیں جہاں لوگ سپیشل تربیت چاہتے ہیں۔

جامعہ کے اساتذہ کے بارہ میں حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ جامعہ میں چھٹیاں ہوتی ہیں تو اس دوران ان اساتذہ سے بھی کام لیا جاسکتا ہے۔ اساتذہ کا پروگرام پرنسپل صاحب کے ساتھ مل کر اس طرح بنائیں کہ یہ جماعتوں میں جاکر جمعہ بھی پڑھائیں اور سال میں جو تین دفعہ رخصتیں ہوتی ہیں تو اس دوران ان سے استفادہ کریں اور انکو جماعتوں میں تربیتی پروگراموں کے لئے بھجوائیں۔ حضور انور نے فرمایا جامعہ احمدیہ ربوہ کے اساتذہ جماعتوں میں جاکر دورے کرتے ہیں تو یہاں جامعہ کے اساتذہ کیوں نہیں کرسکتے۔

ایک مبلغ سلسلہ نے عرض کیا کہ خدام الاحمدیہ میں شعبہ اعتماد میں کام کرتا ہوں اس پر حضور انور نے فرمایا شعبہ اعتماد میں ڈیوٹی دے رہے ہیں تو اپنی مجالس کے دورے بھی کیا کریں۔

موازنہ مذاہب کے استاد شعیب عمر صاحب نے بتایا کہ جامعہ جرمنی سے سال 2015 میں فارغ التحصیل ہوئے تھے۔ اب موازنہ مذاہب کے مضمون میں تخصص کررہے ہیں۔ پرنسپل صاحب جامعہ جرمنی نے بتایا کہ ربوہ سے موازنہ مذاہب کا نصاب منگوایا گیا ہے اس کے مطابق یہ پڑھ رہے ہیں اور تخصص کررہے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا یہ باقاعدہ اپنی پڑھائی اور کارگزاری کی رپورٹ پرنسپل صاحب کو دیا کریں اور پرنسپل صاحب نگرانی بھی رکھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جامعہ احمدیہ کے قریب ترین جو جماعتیں ہیں اور سینٹرز ہیں آپ وہاں نماز جمعہ پڑھانے کے لئے جامعہ احمدیہ کے اساتذہ کو بھی بھجوا سکتے ہیں۔ کم از کم سال کے 26 جمعے تو آرام سے پڑھا سکتے ہیں۔ اساتذہ کو جامعہ کی رخصتوں میں بھی استعمال کریں۔ ان کی سمر کی لمبی چھٹیاں ہوتی ہیں پھر ٹرم کے بعد بھی دو دفعہ چھٹیاں ہوتی ہیں۔ اس طرح تقریباً تین دفعہ چھٹیاں ہوتی ہیں۔ پندرہ پندرہ دنوں میں اور دو مہینے کے لئے، اس میں ان سے استفادہ کریں۔ ان کو تربیتی پروگراموں کے لئے بھیجا کریں اور جو انکار کرے اس کی مجھے رپورٹ کریں۔

حضور انور نے فرمایا: میری اطلاع کے مطابق جب بعض جماعتیں اپنے تبلیغی پروگرام بناتی ہیں تو آپ لوگ عین وقت پر ان پروگراموں میں شامل ہونے سے انکار کردیتے ہیں کہ ہمارے پاس وقت نہیں ہے اور فلاں جگہ پر مصروفیت ہے۔ بعض دفعہ تو شروع میں انکار کردیتے ہیں بعض مربیان کے بارہ میں شکایت ہے کہ وہ ہاں کرکے پھر عین موقع پر کہہ دیتے ہیں کہ ہمیں فلاں مصروفیت ہوگئی ہے ہم آنہیں سکتے۔ یہ بالکل غلط طریقہ ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مبلغ انچارج کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا: جماعتیں جو پروگرام بناتی ہیں اور مبلغین کو بلاتی ہیں، صدر جماعت یا ریجنل امیر یا جو بھی متعلقہ عہدیدار ہے جس نے پروگرام آرگنائز کیا ہے وہ آپ کو اطلاع کیا کرے کہ ہم نے یہ پروگرام بنایا ہے۔ آگے آپ کا کام ہے کہ آپ دیکھیں کہ اس پروگرام پر عمل ہوا ہے یا نہیں۔ اور اگر مربی نے کسی وجہ سے شامل ہونے سے انکار کیا ہے تو کیا genuine وجہ تھی یا عادۃً انکار کردیا ہے۔ آپ اپنے ان پروگراموں کے لئے جامعہ کے اساتذہ سے بھی فائدہ اٹھائیں تاکہ زیادہ سے زیادہ جماعتیں مربیان سے استفادہ کریں۔ جو آپ کے مرکزی دفاتر ہیں وہاں کام کرنے والے مربیان سے بھی فائدہ اٹھائیں۔

حضور انور نے فرمایا: پرنسپل جامعہ جرمنی شمشاد احمد قمر صاحب، جامعہ احمدیہ ربوہ میں پڑھاتے رہے ہیں اور جماعتی دوروں پر بھی جاتے رہے ہیں تو یہاں کے اساتذہ کیوں نہیں جاسکتے۔ جو مربی دفاتر میں یا اداروں میں کام کررہے ہیں ان سے استفادہ کریں اور جماعتی پروگراموں میں بھجوایا کریں۔ میرے نزدیک نکمّے مربی وہ ہیں جو گھر میں بیٹھے رہتے ہیں۔ باقی سب وقت دیتے ہیں۔ وقف زندگی کا مقصد ہی یہ ہے کہ آپ چوبیس گھنٹے وقف ہیں۔ ہفتہ کے ساتوں دن اور سال کے 365 دن وقف ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ایک یہ بھی شکایت ہے کہ بعض جگہ، بعض دفعہ مال کا بھی ضیاع ہوتا ہے۔ دورے پر جارہے ہیں تو پلاننگ کرکے جانا چاہئے کہ کم سے کم خرچ میں آپ کہاں پہنچ سکتے ہیں۔ چھوٹی کاریں استعمال کریں تاکہ کم خرچ ہو، پٹرول بھی کم خرچ ہوگا۔ پھر مشن ہاؤس کے یا دوسرے اخراجات ہیں ان پر بھی ہر مربی کو نظر رکھنی چاہئے کہ کم سے کم خرچ کرے اور دیکھے کہ جماعت پر زیادہ مالی بوجھ نہ پڑے۔

آپ نے یہ نہیں دیکھنا کہ فلاں عہدیدار کتنا خرچ کرتا ہے یا جماعت کس طرح خرچ کررہی ہے۔ آپ نے یہ دیکھنا ہے کہ آپ نے کس حد تک جماعتی اموال کو بچانا ہے اور دوسروں کو بھی نصیحت کرنی ہے۔ جب تک خود اخراجات کو کنٹرول نہیں کریں گے دوسروں کو نصیحت نہیں کرسکتے۔ بعض جماعتیں، بعض عہدیدار، بعض صدران اور امراء اگر زیادہ اخراجات کررہے ہیں تو وہاں آپ کا کام ہے کہ ان کو سمجھانا اور جماعتی اموال پر نظر رکھنا۔ لیکن اگر آپکا اپنا خرچ خود کنٹرولڈ نہیں ہے اور آپ لوگ زیادہ ڈیمانڈنگ ہیں تو پھر عہدیدار بھی آپ پر انگلیاں اٹھائیں گے کہ پہلے اپنے آپکو سنبھالو، ہمیں کیا نصیحت کررہے ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اسی طرح ہر مربی کا کام ہے کہ دوسرے مربی کی عزت اور احترام کرے۔ یہ بھی مجھے رپورٹ ملی ہے کہ بعض دفعہ آپ لوگ دفتروں میں بیٹھے ہوئے دوسروں کے بارہ میں ہنسی ٹھٹھا اور استہزاء بہت زیادہ کررہے ہوتے ہیں جس کی وجہ سے وہاں بیٹھے ہوئے دوسرے کارکنوں پر بہت غلط اثر پیدا ہوتا ہے۔

دفاتر میں کام کرنے والے مربیان کا کام ہے کہ اپنے کام سے کام رکھیں۔ دوسرے لوگوں کو تو کھڑے ہوکر لیکچر دیتے ہیں عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ مگر آپ لوگ لغو میں پڑے ہوتے ہیں۔ فضولیات، گپ بازی لوگوں کی ٹانگیں کھینچنا بعض مربیان کی شکایت ہے وہ اس میں مبتلا ہیں۔ بجائے اس کے کہ میں نام لے کر بتاؤں میں جنرل کہہ رہا ہوں، جن جن میں ہے وہ اپنی کمزوریوں پر نظر رکھے۔ دوسروں کی کمزوریاں تلاش کرنے کی بجائے اپنے آپ کو دیکھیں اور پھر پردہ پوشی کی بھی عادت ڈالیں۔ مَیں نے چند ہفتہ پہلے جو ایک تفصیلی خطبہ بھی دیا تھا اس کو غور سے سنیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر آپ نے اپنی اصلاح کرلی تو کنٹرول کرلیا تب ہی آپ جماعت کو صحیح طرح سمجھا سکتے ہیں اور تب ہی ایسے عہدیداران جو مربیان پر اعتراض کرنے والے ہیں، غلط اعتراض کرنے والے بہت سے ہیں ان کے اعتراض اسی وقت آپ ردّ کرسکتے ہیں یا ختم کرسکتے ہیں یا ان کو جواب دے سکتے ہیں یا ان کی اصلاح کرسکتے ہیں یا امیر صاحب کو اور مشنری انچارج صاحب کو یا انتظامیہ کو بتاسکتے ہیں یا مجھے لکھ سکتے ہیں جب خود آپ میں ہر طرح کی انسانی حد تک جتنی حد تک پرفیکشن ہوسکتی ہے وہ ہو اور اصلاح کی طرف توجہ ہو۔

کمزوریاں، کمیاں ہوتی ہیں لیکن جماعتوں کو کبھی موقع نہ دیں کہ جماعتیں یا عہدیداران آپ پر انگلی اٹھائیں۔ یہ نہ سمجھیں کہ لیکچر ہم دیتے ہیں نصیحتیں بھی کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو جان دینی ہے۔ اللہ تعالیٰ کو جواب دینا ہے تو پھر اسی کو ہر چیز سمجھیں۔ نہ کوئی عہدیدار آپ کے سامنے کوئی حیثیت رکھتا ہے نہ امیر جماعت نہ کوئی اور۔ آپ ایک چیز کو صحیح سمجھتے ہیں تو وہ کریں۔ اور جب اپنی بات اپنے سے بڑے عہدیدار کو یا امیر جماعت کو یا مشنری انچارج کو پہنچا دیتے ہیں اور مشنری انچارج اپنی شکایات اور concerns امیر صاحب تک پہنچا دیتے ہیں اور اس پر وہاں کوئی عمل نہیں ہورہا اور بات بھی جماعتی مفادات کے خلاف ہے تو پھر، مَیں پہلے بھی بڑا کھل کر بیان کرچکا ہوں کہ مجھے لکھیں کہ یہ باتیں ایسی ہیں جو جماعتی مفادات کے خلاف ہورہی ہیں اور ہم نے امیر صاحب یا مشنری انچارج صاحب کو لکھا ہے لیکن اس کے باوجود اس پر عمل نہیں ہورہا یا اس کے خلاف جو کارروائی ہونی چاہئے تھی وہ نہیں ہورہی جس کی وجہ سے جماعتوں پر اور افراد جماعت پر بُرا اثر پڑ رہا ہے تاکہ اس کا جائزہ لیا جائے اور دیکھا جائے کہ کس طرح اس کا مداوا کرنا ہے اور جب ایک دفعہ مجھے لکھ دیا تو پھر آپ کا کام نہیں کہ ادھر ادھر بیٹھ کر باتیں کریں۔ پھر کامل اطاعت کے ساتھ اپنا کام کئے جائیں۔ جہاں ہم نے ایکشن لینا ہوگا ہم لے لیں گے۔ لیکن مطلع کرنا بہر حال آپکا کام ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اسی طرح جامعہ احمدیہ کے اساتذہ نے زیادہ سے زیادہ وقت جماعتی کاموں کے لئے دینا ہے۔ صرف یہ نہیں کہ سال میں تین مہینے کی چھٹیاں مناتے رہیں۔ باقی اگر کوئی کام کررہے ہیں تو ٹھیک ہے۔ اگر زائد کام کسی کے سپرد نہیں ہے تو ان لوگوں سے بھی جس طرح آپ استفادہ کرسکتے ہیں زیادہ سے زیادہ کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جامعہ کے حوالہ سے میں بتادوں کہ آپ لوگ انتظامی لحاظ سے آزاد ہیں۔ مَیں کئی دفعہ پہلے بھی لکھ کے دے چکا ہوں۔ مجھے پھر بھی بعض دفعہ یہ تاثر مل جاتا ہے کہ بعض عہدیداران جو ہیں جامعہ کے معاملات میں دخل دیتے ہیں یا مربیان کے ساتھ بیٹھ کر باتیں کرتے ہیں یا جامعہ کے اساتذہ میں سے بعض مربیان ایسے ہیں جو انتظامیہ کے ساتھ جاکے باتیں کرتے ہیں یہ سارے غلط طریق کار ہیں۔ آپ لوگوں کا کام ہے کہ جس جس ماحول میں جہاں جہاں کام کررہے ہیں یا جس ادارہ میں بھی آپ کو لگایا گیا ہے وہاں کی ہر بات آپ کے پاس امانت ہے اور امانت کو

صحیح طرح ادا کرنا آپ کا فرض ہے۔

اگر جامعہ کے بارہ میں پڑھائی کے بارہ میں یا سٹوڈنٹ کے بارہ میں یا کوئی کنسرن ہے یا اگر کہیں دیکھیں کہ کسی بھی طرح دخل اندازی ہو رہی ہے تو پرنسپل تک پہنچائیں اور اس کے بعد مجھ تک پہنچائیں۔ جب پہنچا دیں تو پھر آپ کا کام ختم۔ آپ بری الذمہ ہیں۔ لیکن اگر نہیں پہنچاتے تو آپ لوگ مجرم ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اسی طرح باقی مربیان اگر فیلڈ میں دیکھیں کہ عہدیداران ہیں، صدران ہیں، ریجنل امیر ہیں یا کوئی بھی بڑی سطح کے عہدیدار ہوں یا مرکز کے عہدیداران ہوں، کہیں بھی کوئی چیز خلاف تعلیم یا خلاف روایت سلسلہ دیکھیں تو اس کو وہاں روکنے کی کوشش کریں اور اس کو اسی صورت میں روک سکتے ہیں جب آپ لوگ پہلے خود اپنی اصلاح کرنے والے ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ایک اور شکایت امیر صاحب کے حوالے سے ہے کہ آج کل بہت سارے کنٹمپریری ایشوز ہیں جن کے بارہ میں میٹنگز میں جواب دینا پڑتا ہے۔ موعظہ حسنہ یعنی اچھے طریقہ سے، حکمت سے جواب دینے کا حکم تو ہے بے شک وہ کریں لیکن مجھے لوگ اس بارہ میں شکایت کرتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ امیر صاحب کہتے ہیں کہ ڈپلومیٹکلی جواب دیا کرو۔ ہمارا کام ڈپلومیسی نہیں ہے۔

آپ نے کنٹمپریری ایشوز کی کسی بھی بات کا جواب دینا ہے جو آج کل بہت سارے ہیں مثلاً عورتوں کا مصافحہ کرنا، عورتوں کا حجاب، ہوموسیکسوئیلیٹی وغیرہ، اس قسم کی باتوں کا مذہب کی تعلیم کے مطابق جواب دینا ہے۔ ہم نے نہ کسی پریس سے ڈرنا ہے، نہ کسی گورنمنٹ اور نہ کسی حکومتی اداروں سے ڈرنا ہے اور نہ ہی اخباروں سے یا کسی بھی میڈیا سے لیکن جواب ایسا ہونا چاہئے جو حکمت سے ہو، حکمت کا جواب ہو لیکن یہ یاد رکھیں کہ مداہنت نہ ہو۔ ڈپلومیسی ہمارا کام نہیں ہے۔ لوگ اس قسم کے سوالات میرے سے بھی پوچھتے ہیں ۔ مَیں جواب دیتا ہوں۔ ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پہلی بنیادی چیز تو یہ ہے کہ مَیں کئی دفعہ کہہ چکا ہوں کہ مذہب معاشرہ کی اصلاح کے لئے آتا ہے۔ لوگوں کی اصلاح کے لئے آتا ہے ۔ مذہب لوگوں کے پیچھے چلنے کے لئے نہیں آتا۔ آج کل آزادی کے نام پر جو نئے قوانین بن رہے ہیں ان میں کمی ہوسکتی ہے وہ غلط ہوسکتے ہیں۔ لیکن جو اللہ تعالیٰ کی باتیں ہیں وہ غلط نہیں ہوسکتیں۔ جو مذہب نے ہمیں بتا دیا وہ غلط نہیں ہوسکتا۔ اس لئے آپ کی پہلی ترجیح بہرحال مذہب ہے اور اس کو بنیاد بناتے ہوئے حکمت سے آپ نے جواب دینا ہے۔ نوجوان مربیان بعض دفعہ متاثر ہو جاتے ہیں۔ اس لئے مربیان ہمیشہ یہ یاد رکھیں کہ مخالفت سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ مخالفت ہوگی تو تبلیغ بھی ہوگی۔ ان لوگوں کی اصلاح ہم نے کرنی ہے۔ ہم نے ان کو اپنے پیچھے چلانا ہے۔ خود دنیا کے پیچھے نہیں چلنا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

نوجوان مربیان کو میں خاص طور پر کہنا چاہتا ہوں کہ آپ لوگوں نے ڈرنا نہیں اور آپ نے بغیر ڈرے سارے ایشوز حکمت سے، قرآنی تعلیم کے مطابق، اسلامی تعلیم کے مطابق ٹیکل کرنے ہیں۔ جہاں دیکھیں جھگڑا ہے وہاں کہہ دیں کیونکہ تمہارا جھگڑا کرنے کا ارادہ ہے اس لئے ہم تمہارے ان معاملوں کا جواب نہیں دیتے۔ لیکن ایک مذہبی انسان کی حیثیت سے، ایک مشنری کی حیثیت سے ہم نے بہرحال اس تعلیم پر عمل کرنا ہے جو ہمیں ہمارے مذہب نے دی ہے۔ اس لئے یہ جو باریک لائن ہے ڈپلومیسی اور حکمت کی اس کو مدنظر رکھیں۔ ڈپلومیسی یہ ہے کہ جھوٹ بھی بول دو۔ ڈپلومیٹس جتنے بھی ہوتے ہیں جب ایمبسیوں میں یا دوسرے سرکاری کاموں کے لئے جاتے ہیں تو ان کو یہ ٹریننگ دی جاتی ہے کہ جہاں ضرورت ہو جھوٹ بول دو۔ مولانا مودودی صاحب کی طرح یہ نہیں کہنا کہ جہاں ضرورت ہو وہاں جھوٹ بولنے میں کوئی حرج نہیں۔ آپ نے ہر جگہ سچائی اور حکمت سے کام لینا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اسی طرح مَیں نے خطبہ میں بھی کہا تھا کہ مشنری انچارج صاحب اور امیر صاحب کا کام ہے کہ مربیان کی عزّت ہر جگہ ہونی چاہئے۔ اس کو قائم کروانا آپ لوگوں کا کام ہے۔ جماعتوں میں یہ تربیت ہونی چاہے کہ جہاں جہاں جماعتوں میں مربیان ہیں چاہے وہ نئے پاس ہوئے ہیں، چھوٹی عمر کے بھی ہیں ان کی عزّت کریں۔ مربی مربی ہے قطع نظر اس کے کہ اس کی عمر کیا ہے اور مربی کی جب تک عزّت قائم نہیں ہوگی وہ تربیت نہیں کرسکتا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جب آپ پہلے اپنی تربیت کریں گے تو تبھی تبلیغ کے میدان کھلیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے پردہ پوشی کی ہوئی ہے کہ لوگوں کو ہماری طرف سے بہت نظر آتا ہے کہ ہم بڑے اچھے اخلاق والے ہیں۔ ہمارے کام بڑے اچھے ہیں ۔ آرگنائزڈ لوگ ہیں اور ایک نظام ہے لیکن اس کے باوجود ہمارے اندر کمزوریاں ہیں۔ ان پہ ہمیں نظر رکھنی چاہئے۔ یہ فی الحال تو بڑی اچھی بات ہے کہ اگر کہیں اختلافات ہیں یا لوگ مربی کی عزّت نہیں کر رہے تو لوگوں تک ظاہر نہیں ہوتی۔ لیکن کسی وقت ہو بھی سکتی ہیں تو پھر سارا اثر جو آپ نے قائم کیا ہوا ہے وہ ضائع ہو جائے گا۔ اس لئے امیر صاحب کا بھی اور مبلغ انچارج کا بھی یہ کام ہے کہ جماعتوں میں اور خاص طور پر عہدیداروں کی تربیت کرکے مربیان کی عزّت قائم کروائیں۔ لیکن جیسا کہ مَیں نے پہلے کہا کہ خود مربیان کا بھی کام ہے کہ اپنا ایک نمونہ بنائیں کہ دوسروں کی جرأت نہ ہو کہ کوئی غلط بات آپ کی طرف منسوب کریں یا آپ کو تُوتکار کرکے مخاطب کریں ۔ مَیں نے دیکھا ہے کہ بعض لوگ مربیان کی غیر معمولی عزّت کرتے ہیں اور بعض ایسے ہیں کہ مربی کا نام بھی اس طرح لیتے ہیں جیسے کسی چھوٹے بچے کا بھی نہیں لیا جاتا۔ اس چیز پر خاص طور پر نظر رکھیں اور جماعتوں کے عہدیداروں کی بھی تربیت کریں اور جو عہدیدار تعاون نہ کرنے والے ہیں ان کی رپورٹ ہونی چاہئے۔ آپ خود اپنے مربیان کی عزّت قائم نہیں کروائیں گے تو عہدیدار کس طرح کریں گے۔ اس بارہ میں بھی آپ رپورٹ لیا کریں اور اپنے مربیان سے پوچھا کریں کہ تمہاری جماعتوں کا تمہارے سے رویّہ کیسا ہے اور آپ لوگ بھی بغیر ڈرے ہر بات بتایا کریں چاہے وہ مرکزی عہدیدار ہیں، نیشنل سطح کے عہدیدار ہیں یا مقامی سطح کے عہدیدار ہیں۔ آپ ہی کا کام ہے اور اس بارہ میں مَیں نے خطبہ میں بیان کیا تھا کہ عزّت قائم کروائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اطاعت مربی نے کرنی ہے وہ تو جہاں تک ہے اس نے کرنی ہے قطع نظر اسکے کہ کوئی عزّت کرتا ہے یا نہیں کرتا۔ اگر کوئی اس سے بڑا عہدیدار ہے یا جماعتی صدر ہے یا امیر ہے تو اس کی عزّت کریں۔ لیکن ساتھ ہی اگر آپ کی بار بار مشنری انچارج اور امیر جماعت کے اطلاع کے، پھر بھی کچھ شکایات ہیں تو مجھے لکھا کریں۔ لیکن سب سے پہلے جو مَیں نے پہلے کہہ دیا ہے، دوبارہ، دوبارہ، دوبارہ کہہ رہا ہوں کہ اپنی اصلاح پہلے کریں۔ اپنا دامن صاف ہوگا تو پھر آپ کے اوپر کوئی بھی انگلی اٹھائے گا تو پھر ہی اِس کی پکڑ ہوسکتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

نئے مربیان کو تو مَیں اکثر کہتا رہتا ہوں، مجھے نہیں پتا اس پر عمل ہوتا ہے کہ نہیں ہوتا کہ اپنے آپ کو تہجد کی عادت ڈالیں۔ اکثر یہ ہوتا ہے کہ جب راتیں چھوٹی ہوتی ہیں تو بڑی مشکل سے فجر پہ بھی اٹھتے ہیں۔ بہت ہی چھوٹی رات ہو تو کم ازکم ڈیڑھ گھنٹے سونے کو مل ہی جاتے ہیں۔ اگر ارادہ ہو تو اتنے میں بھی نیند پوری ہو جاتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

مَیں نے ایک دفعہ وہاب آدم صاحب مرحوم کو دیکھا ہے کہ رات کو بارہ بجے وہ ایک لمبے سفر سے، ٹوٹی ہوئی سڑکوں سے دَورہ کرکے آئے۔ وہاں چھوٹی سی جگہ تھی ہم اکٹھے ہی ٹھہرے ہوئے تھے۔ آنے کے بعد وہ سو گئے تھے۔ مَیں رات کو ڈیڑھ بجے غسل خانہ کیلئے اٹھا تو مَیں نے دیکھا وہ ڈیڑھ بجے مسجد میں نفل پڑھ رہے تھے۔ آپ لوگ جب اس طرح کریں گے تو جماعتوں کو بھی تحریک پیدا ہوگی اور دعاؤں کے بغیر تو یہ کام نہیں ہوسکتا۔ اس لئے خاص طور پر مربی کے لئے بہرحال نوافل ضروری ہیں اور نمازوں کی باقاعدہ پابندی، باجماعت نمازوں کی ادائیگی اس طرف توجہ کریں۔ چاہے کوئی مسجد میں آتا ہے یا نہیں آتا، آپ جب سینٹر کھولیں گے یا مسجد میں آئیں گے تو لوگوں کو احساس ہوگا، لوگوں کو پتا ہوگا تو وہ خود آئیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مَیں نے یُو.کے میں خطبہ کے بعد بعض جماعتوں سے میٹنگ کی کہ نمازوں کی طرف توجہ دیں تو ایک جماعت کے سیکرٹری تربیت اور صدر صاحب بتا رہے تھے کہ ہماری حاضری بڑھ گئی ہے۔ جب میں نے جائزہ لیا کتنی بڑھ گئی ہے تو کہنے لگے کہ 33 فیصد حاضری ہوگئی ہے۔ 34 فیصد ہوگئی ہے۔ یہ تو کوئی حاضری نہیں۔ فجر اور عشاء پر تو قریب رہنے والوں کی اچھی حاضری ہونی چاہئے جو دُور رہنے والے ہیں ان کو تو کوئی بہانہ مل جاتا ہے۔ ان جماعتوں میں بھی کوشش کریں۔ یہ عادت ڈالیں اور تربیت کا ماحول ایسا پیدا کریں کہ لوگ اپنے اپنے گھروں میں خود نماز پڑھیں۔ اگر سینٹر دُور ہیں اور نہیں آسکتے یا کام سے واپس آئے ہیں اور تھکاوٹ ہے اور سینٹر آنا مشکل ہے تو پھر مربیان کا صرف خطبے سن لینا یا خطبے دے دینا کام نہیں ہے۔ فیلڈ میں جو موجود ہیں ان کا کام ہے کہ وہ پھر نگرانی بھی کریں کہ ان چیزوں پر عمل ہو رہا ہے کہ نہیں اور پھر بات وہیں آتی ہے کہ نگرانی اسی وقت ہوسکتی ہے جب آدمی خود نگرانی کر رہا ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

عام لوگوں سے ملتے وقت آپ کا اخلاق کا اچھا نمونہ ہونا چاہئے۔ تبلیغ کے لئے پبلک رِلیشن میں اضافہ کریں۔ آپ کے ماحول میں سیاستدان ہیں یا پولیس والے ہیں یا دوسرے مذاہب کے لوگ ہیں اُن سب سے آپ کے رابطے بھی گہرے ہونے چاہئیں۔ عموماً بعض دفعہ اکثر جگہ بعض سیکرٹریان تبلیغ شکوہ کر دیتے ہیں کہ مربیان ہمیں پوری طرح وقت نہیں دیتے تو جہاں جہاں جماعتی پروگرام بن رہے ہوں آپ لوگوں کا کام ہے کہ پورا وقت دیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جامعہ کے اساتذہ سے جو کام لینا ہے وہ جامعہ کی وساطت سے ہی لینا ہے۔ پرنسپل صاحب کو لکھیں اور پرنسپل صاحب دیکھ کر اساتذہ کو spare کریں۔ چھٹیاں ہونے سے پہلے پلان بنا کر بھیجیں۔ اگر اساتذہ کا چھٹیوں میں کوئی ذاتی پلان ہے جو ایک ہفتہ سے زیادہ کا نہیں ہوگا تو وہ پرنسپل صاحب کو بھیج دیں اور دوسری طرف مشنری انچارج صاحب اپنا پلان تیار کرکے بھیج دیں کہ ان ان جماعتوں میں ہم نے بھیجنا ہے تو بتائیں کون سے دن، کتنے مربیان اور کون کون میسّر آسکتے ہیں۔ تو پھر جب پرنسپل صاحب کی طرف سے جواب آئے گا تو پھر آپ ان کو asign کرسکتے ہیں کہ فلاں فلاں جگہ چلے جاؤ۔ دونوں طرف سے محنت کی ضرورت ہے۔ محنت اور تعاون سے کوئی ایسا مسئلہ نہیں جو حل نہیں ہوسکتا ہو۔ اگر تعاون ہو تو سب کچھ ہوسکتا ہے۔ ہاں اگر لڑنا ہو تو سوکنوں کی طرح لڑتے رہیں تو کبھی نہیں ہوسکتا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مربیان کرام کو سوالات کرنے کی اجازت عطا فرمائی۔

ایک مربی سلسلہ نے سوال کیا کہ بعض بڑی عمر کے احباب کے خلاف کوئی جماعتی کاروائی ہوتی ہے تو جہاں وہ خود پیچھے ہٹتے ہیں وہاں وہ اپنے بچوں کو بھی ساتھ لے جاتے ہیں۔ ان کو سمجھانے کی کوشش کرنے کے باوجود وہ سمجھتے نہیں۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا اگر کوئی بھی ممبر غلط کام کرتا ہے اور اس کے خلاف جماعتی کاروائی اس لئے ہوتی ہے کہ اس کی اصلاح ہو۔ اگر بجائے اصلاح کے احساس کے اس میں بغاوت زیادہ ابھرتی ہے تو پھر اس کے لئے آپ دعا کرسکتے ہیں۔ اس کو سمجھاتے رہیں۔ آپ کا کام ہے سمجھانا ہے۔ مستقل مزاجی سے سمجھانا کام ہے۔ نہ ناامید ہونے کی ضرورت ہے اور نہ تھکنے کی۔ 99 فیصد لوگوں کی تو اصلاح ہو جاتی ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ اگر کوئی ایسا ایک آدھ ہوتا ہے جس کی اصلاح نہیں ہوتی تو اس کے بچوں سے اگر وہ نوجوان ہیں تو آپ تعلق رکھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا

میں نے یوکے میں نوجوان مربیوں سے براہ راست ہدایت دے کر تجربہ کروا کے دیکھا ہے جو اسی طرح بگڑے ہوئے تھے ان کے نوجوان بچوں سے جب رابطہ کیا گیا تو آہستہ آہستہ جب بچے قریب آرہے تھے تو ماں باپ کی انہوں نے آپ ہی اصلاح کرلی۔

وہاں بعض نوجوان جو ہیں ان کو عہدیداروں سے شکایات ہیں اور وہ زیادہ خراب ہونے والے لوگ ہیں۔ بڑوں کی بات نہ کرو۔ نوجوان زیادہ ایسے ہیں جن کو اپنے بڑوں سے شکایات ہیں یا عہدیداروں سے شکایات ہیں جس کی وجہ سے وہ پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔ پھر وہ آہستہ آہستہ بہت دُور چلے جاتے ہیں۔ جب نوجوان مربیان سے مَیں نے کہا کہ انکو قریب لاؤ تو وہ ان سے رابطہ کرکے انکو قریب لے کے آئے تو آہستہ آہستہ ٹھیک ہوگئے۔ بلکہ کینیڈا میں بھی ایک ایسی فیملی تھی جو بالکل ہٹ گئی تھی۔ وہاں مسجد کے دورہ کے بعد اب مجھے وہاں سے رپورٹ ملی ہے کہ وہ لڑکا جو بالکل پیچھے ہٹ گیا تھا خود ہی دوبارہ مسجد آنا شروع ہوگیا ہے اور ایکٹو ہوگیا ہے۔ اصلاح کیلئے تو مستقل مزاجی ضروری ہے اور دعا ضروری ہے۔ اس کے بعد معاملہ خدا پہ چھوڑیں۔ آپ بچانے کی اپنی پوری کوشش کریں۔

خطبہ جمعہ سننے کے حوالہ سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مبلغ انچارج صاحب کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا: آپ کے پاس مربیان کی طرف سے اور سیکرٹریان تربیت کی طرف سے رپورٹ آنی چاہئے کہ جمعہ ختم ہونے کے بعد کتنے لوگ مساجد میں بیٹھ کر خطبہ لائیو سنتے ہیں۔ جو گھروں میں جانے والے وہ سن کر جایا کریں یا پھر گھر جا کر سنیں۔ لوگوں کو تحریک کیا کریں کہ خطبہ جمعہ مسجد میں سنیں یا پھر گھر جا کر سنیں۔ جرمنی میں اللہ کے فضل سے کافی لوگ سنتے ہیں۔ آپ کا کام ہے کہ فیڈ بیک لیا کریں اور توجہ دلاتے رہا کریں۔

ایک مربی سلسلہ نے سوال کیا: بعض ایسے علاقے میں جہاں پر صرف جماعت احمدیہ کی مسجد ہے۔ بعض اوقات غیر احمدی پوچھتے ہیں کہ کیا ہم آپ کی مسجد میں

اعتکاف بیٹھ سکتے ہیں؟ اس سوال کے جواب میں حضورانور نے فرمایا ان سے کہیں کہ ہماری مسجدیں پہلے ہی اتنی چھوٹی ہیں کہ مسجد میں دو چار کی ہی گنجائش ہے کہ وہ بیٹھ سکیں۔ دوسرا یہ کہ ہمارے کچھ قواعد وضوابط ہیں ان کی آپ پابندی کریں گے یا نہیں؟ پہلے ہم نے ترجیح بہرحال اپنی جماعت کے افراد کو دینی ہے۔ ان سے کھل کر بات کرلیں اس کے بعد دیکھیں گے آپ اگر ان شرائط پر آنا چاہتے ہیں تو پھر بتائیں گے۔

حضورانور نے فرمایا: میں جب جیل میں گیا ہوں تو وہاں ایک قیدی میرے ساتھ تھا تو وہ مجھے کہانیاں قصے سنانے لگ گیا۔ میں نے پوچھا تم جیل میں کیوں آئے۔ اس نے کہا میں نے قتل کردیا تھا۔ میں نے پوچھا کس طرح قتل کردیا تھا۔ وہ کہتا میں رمضان کے مہینے میں اعتکاف میں بیٹھا ہوا تھا تو قتل ہوگیا۔ میں نے پوچھا اعتکاف پہ کس طرح قتل ہوگیا وہ کہتا کیونکہ ہماری دشمنیاں چلتی ہیں تو میں نے اپنی ایک کلاشنکوف (gun) بھی ساتھ رکھی ہوئی تھی۔ حالانکہ مسجد میں اس Gun کا کیا تعلق؟ تو کہتا کہ میرا دشمن باہر آیا تو میں نے سوچا کہ یہ کہیں مجھ پر حملہ نہ کرلے تو اس سے پہلے کہ وہ حملہ کرے میں نے اس کو ماردیا تو ایسے اعتکاف والے ہمیں نہیں چاہئیں۔

ایک مربی سلسلہ نے سوال کیا کہ جب افراد جماعت اپنے راز share کرتے ہیں تو کب تک ان کے رازوں پر پردہ پوشی کرنی ہے اور کب رپورٹ کرنا ضروری ہوجاتا ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضورانور نے فرمایا: اگر تو جو راز وہ share کرتے ہیں ان کی ذاتی برائیاں اور نقائص ہیں تو اس وقت پردہ پوشی کریں۔ اگر وہ نقص یا برائی پھیل رہی ہے اور جماعت میں جارہی ہے تو اس کو سمجھائیں اور پھر جو متعلقہ شخص آپ سمجھتے ہیں کہ اس کی اصلاح کرسکتا ہے اس کو بتادیں۔ اس کو پھیلانا نہیں ہے پردہ پوشی کا مطلب یہ ہے کہ لوگوں میں جا کر باتیں نہ کرو۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ جماعتی مفادات کو داؤ پہ لگادو۔ کوئی بھی بیماری ذاتی بیماری کی حد تک ہو تو اس کی اصلاح کرنے کی کوششیں کریں اور اس کو سمجھائیں۔ لوگ بیماریاں دور بھی کردیتے ہیں لیکن جب وہ جماعتی بیماری بنی شروع ہوتی ہے، قومی بیماری بنی شروع ہوتی ہے وہاں آپ نے اصلاح کیلئے پوری کوشش کرنی ہے۔ ایک تو ماشاء اللہ پڑھے لکھے آدمی ہیں۔ عقل اللہ تعالیٰ نے دی ہے نوجوان ہو تو اس کے حساب سے سوچ کر فیصلے کیا کرو۔ اگر باہر بھی کسی کو اصلاح کیلئے بتانا ہے تو ہر جگہ ذکر نہیں کرنا برائی کو پھیلانا نہیں ہے۔ اسی لئے زنا کی سزا کیلئے کیوں اتنی شرطیں ہیں؟ چار گواہ کون لائے گا؟ کہاں دکھاؤ گے۔ اسکا مطلب یہی ہوگا کہ کوئی سڑک پر بیٹھ کر زنا کرے تب ہی آپ اس کو زنا سمجھیں گے۔ نہیں تو نہیں سمجھیں گے۔ اصول یہی بتادیا کہ فحشاء کو پھیلانے سے بچانے کیلئے تم نے آگے ذکر نہیں کرنا اسی لئے اسی حد تک بچاؤ۔

ایک مربی سلسلہ نے سوال کیا کہ بعض دفعہ ہماری مساجد میں غیر احمدی مسلمان آتے ہیں اور درخواست کرتے ہیں کہ ان کا اسلامی نکاح پڑھا دیا جائے، ملکی ادارہ کے تحت تو وہ نکاح کرچکے ہوتے ہیں۔ صرف برکت کی خاطر باقاعدہ اسلامی طریق پر اعلان اور دعا کروانا چاہتے ہیں۔

اس سوال کے جواب میں حضورانور نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔ اگر آپ سے پڑھانے آتے ہیں تو ٹھیک ہے کردیں۔ آپ میں سے کوئی شخص کسی غیر احمدی مولوی سے نکاح نہ پڑھانے چلا جائے۔ میں گھانا میں تھا تو کوئی غیر احمدی میرے پاس آتے تھے کہ ہم نے زکوٰۃ دینی ہے۔ میں کہتا تھا کہ اپنے مولویوں کو جاکے زکوٰۃ دو۔ وہ کہتے تھے کہ ہمیں پتہ ہے کہ ہمارے مولویوں نے کھا پی جانی ہے۔ آپ لوگ صحیح استعمال کرتے ہیں اس لئے آپ کو دینی ہے اور کئی لوگ دے کر جاتے تھے اور ہم وصول کرلیتے تھے اور ان کو رسید بھی دے دیتے تھے کہ آپ نے اتنی زکوٰۃ دی ہے۔ وہ لی جاسکتی ہے تو نکاح بھی پڑھایا جاسکتا ہے۔

ایک مربی سلسلہ نے سوال کیا کہ یہاں اکثر جگہ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ کا خلاصہ، رپورٹ کی شکل میں پڑھ کر سنایا جاتا ہے۔ اس سوال کے جواب میں حضورانور نے فرمایا: میں نے وہاں بھی یہ کہا تھا اور آپ لوگوں کو بھی یہ ہدایت دی ہے کہ اگر لوگوں میں میرا خطبہ سننے کی دلچسپی پیدا کرنی ہے تو اپنے خطبے زیادہ لمبے نہ دیں۔ دس سے پندرہ منٹ کا خطبہ ہو اور اس میں اپنے مقامی حالات کے مطابق جو ہدایت دینے والی باتیں ہیں نصیحت کرنے والی باتیں ہیں وہ کریں اور اگر اس سے قبل کے میرے خطبہ میں کوئی ایسی باتیں ہیں جو ان لوگوں کے ماحول اور جماعت کے حالات کے مطابق ان باتوں کو دوبارہ کہنا ضروری ہے یا یاددھانی کروانا ہے تو اس کے اوپر نوٹس لے کر دے دیا کریں۔ یہ تو میں نے کہا ہی نہیں ہوا کہ اسی کو دہرایا کریں۔ ہاں یہ کہا ہوا ہے کہ اس میں سے بعض باتیں explain کرنے کیلئے ہوتی ہیں۔ انہیں explain کردیا کریں اور وہاں کے جو مقامی Issue ہیں ان کو آپ آٹھ دس منٹ میں بیان کیا کریں اور پھر یہ تحریک کیا کریں کہ تم خطبہ جاکر سنو۔

آپ، لوگوں کو MTA سے، خطبہ سے Attached کردیں تو آپ کے بہت سارے Issues کم ہوسکتے ہیں۔ میں نے کب کہا ہے کہ آپ پکڑ کر کہانی سنا دیا کریں اور اسکو پھر آپ لوگ اسی طرح پڑھتے ہیں جس طرح وقف نو میں بچے تقریر کررہے ہوتے ہیں اطفال الاحمدیہ کی طرح تقریر نہیں کرنی۔ خطبہ کے Points بتایا کریں۔

ایک مربی سلسلہ نے سوال کیا: اگر ایک فریق آئے اور کہے کہ دوسرے فریق نے زیادتی کی ہے۔ مربی کا ردعمل کیا ہونا چاہئے؟ اس سوال کے جواب میں حضورانور نے فرمایا آپ کے پاس ایک فریق آتا ہے جس نے لڑائی کی ہے تو آپ اس کو سمجھائیں کہ تم حوصلہ دکھاؤ اور صبر کرو اور دعا کرو۔ اس کو بتاؤ کہ یہ میرا معاملہ نہیں ہے، یہ اصلاحی کمیٹی کا معاملہ ہے۔ یا تو تم اپنے صدر جماعت کو بتاؤ کہ اصلاح کی کمیٹی میں بلاکر دونوں کی اصلاح کریں اور صلح صفائی کروادیں۔ یا امور عامہ کا معاملہ ہے ان کو دے دیں۔ آپ کا کام ہے تربیت کرنا اور تبلیغ کرنا۔ آپ جماعت کی اصلاحی کمیٹی کے ممبر بھی ہیں۔ بحیثیت اصلاحی کمیٹی کے ممبر ہونے کے آپ اصلاح کی طرف بھی توجہ دے سکتے ہیں۔ کیونکہ مربی کو دین کا علم زیادہ ہونا چاہئے اور ہوتا ہے اور اگر اس سے بڑھ کے بات ہوچکی ہے جو امور عامہ میں جانی ہے پھر وہ صدر جماعت کو اور امور عامہ کو رپورٹ کرے اور اگر قضا کا معاملہ ہے تو قضا میں جائیں۔ ان فریقوں کو آپ نے دیکھ کے اس کے مطابق ہر ایک کو ڈیل کرنا ہے۔

آپ کے پاس جو بھی آتا ہے آپ نے اسے سمجھانا ہے کہ جماعتی نظام یہ کہتا ہے۔ پہلے اپنے آپ کو جماعتی نظام سے well versed کرو۔ آپ کو پتا ہونا چاہئے کہ قواعد کیا کہتے ہیں۔ آپ قواعد پڑھیں قواعد کا علم ہو۔ پھر تربیت کے لحاظ سے آپ کی کیا کیا ذمہ داریاں ہیں یہ پتا ہونا چاہئے۔ پھر اسکے مطابق آپ نے ہر انفرادی کیس کو ڈیل کرنا ہے۔ اصولی اجازت تو نہیں مل سکتی۔ یہ تو ہر کیس کی مختلف صورتحال ہے کہ آپ نے کس طرح کرنا ہے۔

ایک شخص ایسا ہے کسی سے چپیڑ کھا کر آیا ہے۔ اس نے کہا میرے پر دوسرے شخص نے زیادتی کی ہے۔ اب چپیڑ مارنے والے کو بلالیں اور دونوں کو سمجھائیں۔ تو چپیڑ مارنے والا کہتا ہے کہ غلطی ہوگئی معافی مانگ لی۔ دونوں کی صلح کرادی گلے ملادیا۔ چلو مسئلہ حل ہوگیا۔

ایک نے کسی کا بڑے عرصہ سے حق دبایا ہوا ہے۔ بڑے عرصہ سے دلوں میں رنجشیں پل رہی ہیں۔ لڑائی جھگڑا ہوگیا۔ تو تکار ہوگئی۔ گالی گلوچ ہوگیا۔ یہاں جس طرح ایک مسجد میں ایک واقعہ ہوا تھا۔ دو پارٹیاں بن گئی تھیں۔ میں نے ان کو بین بھی کردیا تھا۔ تو اس طرح کا معاملہ امور عامہ کے پاس جانا چاہئے۔ پھر اگر اس سے بڑھ کے پرانی رنجشیں چل رہی ہیں اور کسی نے کسی پر ٹانٹ کردیا اور ان کے معاملے قضا میں چل رہے ہیں تو پھر اس کو سمجھائیں کہ تم نے غلط کیا ہے۔ تمہارا قضا میں معاملہ چل رہا ہے۔ قضا سے فیصلہ کرواؤ اور اسکی تعمیل کرو۔ مسئلہ یہ ہے کہ آپ نے جو محبت، بھائی چارہ، رحماء بینھم کی تعلیم ہے وہ ان کو سمجھانی اور بتانی ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں امیر صاحب جرمنی نے عرض کیا کہ ایک جماعت میں ایک مربی تھے اور کام اچھا چل رہا تھا۔ تو میں نے سوچا کہ سب ٹھیک ہوگا۔ پھر دستور کے مطابق کچھ تبادلے ہوئے اور ایک نئے مربی جب وہاں آئے تو یکدم مجھے لگا کہ بہت سارے مسائل شروع سے ہی وہاں پر موجود تھے۔ مگر اب لوگوں نے نئے مربی سے رابطہ کرنا شروع کیا اور ان مسائل کا بھی پتہ چلنا شروع ہوا اور حل بھی ہوتے گئے۔ کیونکہ نئے مربی زیادہ open minded تھے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا۔ کچھ ایسے نوجوان مربیان ہیں جن میں لوگوں میں مل جل کر رہنے کی صلاحیت ہے اور لوگ اس مربی سے مل کر اپنے مسائل کا حل کرنے بھی آتے ہیں جو open-minded ہو اور جو لوگوں سے مل جل کر رہنے کی کوشش کرے اور یہی میں پہلے کہہ چکا ہوں کہ مربی کو open-minded ہونا چاہئے اور اپنے نمونے قائم کرنے چاہئیں۔ اور جب وہ اپنا یہ تاثر قائم کرلیں گے کہ وہ لوگوں کے ہمدرد ہیں تو اور لوگوں کو یہ پتا چلے گا کہ مربی سے رابطہ کرسکتے ہیں تو لوگ آکر مربی سے بات بھی کرنا پسند کریں گے اور اپنے نمونے قائم کرنے کے بعد لوگوں سے بھی توقع رکھ سکتے ہیں کہ وہ اپنی اصلاح کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ مبلغین کرام کی یہ میٹنگ قریباً آٹھ بجے تک جاری رہی۔ بعدازاں تمام مبلغین نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ شرف مصافحہ حاصل کیا اور گروپ تصاویر بنوانے کی سعادت بھی حاصل کی۔ اس کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت السبوح میں واقع جماعتی کچن کے معائنہ کے لیے تشریف لے آئے۔ اس وقت رات کا کھانا تیار کیا ہوا تھا۔ تنور کی روٹی تیار کی گئی تھی۔ حضورانور نے روٹی کا ایک ٹکڑا لیا اور تناول فرمایا اور دریافت فرمایا کہاں تیار کی گئی ہے۔ اس پر کارکنان نے بتایا کہ کچن کے اندر یہ تنور لگا ہوا ہے اس میں تیار کی گئی ہے۔ حضورانور نے ڈائننگ ہال کا بھی معائنہ فرمایا جہاں احباب کھانا کھاتے ہیں۔ حضورانور کچھ دیر کے لیے شعبہ ضیافت کے دفتر میں بھی تشریف لے گئے۔

تقریب آمین

بعدازاں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے مردانہ ہال میں تشریف لے آئے اور پروگرام کے مطابق تقریب آمین شروع ہوئی۔ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت درج ذیل 29 بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔ عزیز صبیح احمد، علیم احمد، تنزیل ساخر، فیضان احمد، حاذق محمود، شائق محمود، آشام محمود، علی راشد کاہلوں، عبد الصمد بسرا، عزیزم فاران ذکا، دانش مرزا ودود، رائے ضوریز ارسلان۔ عزیزہ آبشر محمود، ماہم بصیر ملک، بریرہ اظہر، ھبۃ الصبور ملک، تمثیلہ مریم، عمائلہ سجاد، سلمیٰ قاضی، ہانیہ احمد، مہر محمود، ہانیہ بسرا، سبرینا ورک، ثمین احمد، شافیہ رانا، ردا مسعود، ہبہ مسعود، زارا آصف، ساریہ ودود۔

تقریب آمین کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشا جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

......☆......☆......☆......

18/اپریل 2017 (بروز منگل)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے پانچ بجے تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک، رپورٹس اور خطوط ملاحظہ فرمائے اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

پروگرام کے مطابق درج ذیل الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے نمائندے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انٹرویو لینے کیلئے آئے ہوئے تھے۔

HR (ٹی.وی، ریڈیو)	SAT 1 TV
faz (اخبار)	hr info (ریڈیو)
das milieu (بلاگ)	dpa (جرمن پریس ایجنسی)

پروگرام کے مطابق صبح گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تشریف لائے اور پریس کانفرنس شروع ہوئی۔

☆ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آج کل خاص طور پر جرمنی میں اسلام سے ڈر بڑھ رہا ہے اور لوگ تحفظات کی وجہ سے ظلم بھی کرتے ہیں جیسے مسجد میں سور کا سر کاٹ کر پھینک دینا، تو آپ اس حوالہ سے کیا ردعمل دکھاتے ہیں؟ اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ اسلام سے یہ ڈر دن بدن بڑھتا چلا جارہا ہے۔ یہ آپ کا سوال ہے۔ یعنی اسلاموفوبیا۔ یہ تو ہر جگہ پر ہے نہ کہ صرف جرمنی میں۔ یہ ڈر تو مغربی دنیا یا ڈیولپڈ دنیا میں یا غیر مسلم ممالک میں بعض تشدد پسند گروپس کے ان اعمال کی وجہ سے ہر جگہ پر پایا جاتا ہے جو وہ اسلام کے نام پر کرتے ہیں۔ ان کا دعویٰ یہ ہے کہ وہ مسلمان ہیں اور جو وہ کرتے ہیں وہ اسلام کی تعلیم کے مطابق ہے جبکہ یہ بات درست نہیں ہے۔ وہ تو صرف اسلام کی حقیقی تعلیم کو بگاڑ کر پیش کررہے ہیں۔ انہوں نے قرآن کی حقیقی تعلیم کو نہیں سمجھا ہے۔ وہ قرآن کریم کی تعلیم کی غلط تشریح کررہے ہیں اور اس کی پیشگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چودہ سو سال پہلے سے کی تھی کہ یہ ہونا ہے۔ یعنی مسلمان اسلام کی حقیقی تعلیم کو بھلادیں گے۔ قرآن کے اپنی اصلی صورت میں قائم رہنے کے باوجود وہ اس کے حقیقی مطالب پر عمل نہیں کریں گے۔ پھر مسلمانوں میں اس وقت ایک مصلح آئے گا جو اسلام کی حقیقی تعلیم کو دوبارہ سے زندہ کرے گا اور اس کی جماعت اسلام کی حقیقی تعلیم کو پھیلائے گی۔ پس یہ جو ہورہا ہے یہ ہونا ہی تھا۔

ہم احمدیوں کا ایمان ہے کہ جماعت احمدیہ کے بانی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام وہی شخص ہیں جن کی خوشخبری حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے دی تھی۔ اور پیشگوئی فرمائی تھی کہ آنے والا مصلح چودہویں صدی کے آخر میں مسیح اور مہدی کے خطاب کے ساتھ آئے گا اور وہ تمام مسلمانوں کو بلکہ دنیا کے ہر انسان کو ایک ہاتھ پر اکٹھا کرے گا اور انہیں اسلام کی حقیقی تعلیم سے آگاہ کرے گا۔ اور یہی وجہ ہے کہ ہمارا یقین ہے کہ وہ شخص آگیا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ میں دو مقاصد کیلئے آیا ہوں۔ پہلا یہ کہ انسانیت کو

اپنے خالق کے قریب کروں لوگ اپنے پیدا کرنے والے کو پہچانیں اور دوسرا یہ کہ ایک انسان دوسرے انسان کے حقوق ادا کرے اور آپس میں امن کے ساتھ دوستانہ طریق سے رہنے کی طرف توجہ دلاؤں۔ اسی لیے آپ نے فرمایا کہ اس زمانہ میں مذہبی جنگیں ختم ہو گئیں اور ہم دیکھتے ہیں کہ آج جنگیں تو ہو رہی ہیں مگر کوئی بھی مذہب بطور مذہب کے کسی مسلم ملک یا اسلام پر حملہ نہیں کر رہا۔ جغرافیائی سیاست کی جنگیں تو ہیں مگر اب مذہبی جنگیں نہیں رہیں۔ جو ہونا تھا وہ ہو رہا ہے اور ہم یہاں جرمنی میں بھی اور دنیا کے باقی حصوں میں بھی کوشش کر رہے ہیں کہ اسلام کے بارہ میں انسانوں کے ذہنوں سے غلط فہمیوں کو دور کریں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ میرے لیے تو یہ کوئی نئی بات نہیں۔ مجھے تو پتا تھا کہ یہ ہونا ضروری ہے اور مجھے یہ بھی پتا ہے کہ ہمیں بڑی محنت کر کے غیر مسلم لوگوں کے ذہنوں سے اسلام کے بارہ میں تمام شکوک وشبہات کو ختم کرنا ہوگا۔ اسلام شدت پسند مذہب نہیں ہے۔ اسلام تو امن محبت اور ہم آہنگی کا مذہب ہے اور یہی وہ حقیقی پیغام ہے جس کو ہم دنیا بھر میں پھیلاتے ہیں اور میں امید رکھتا ہوں کہ جب لوگوں کو اس پیغام کے ذریعہ سے جو ہم پھیلا رہے ہیں اسلام کی حقیقی تعلیم کا علم ہوگا تو لوگوں کے ذہنوں سے اسلاموفوبیا ختم ہو جائے گا۔ ہم دیکھیں گے کہ ایک دن لوگوں کو علم ہوگا کہ اسلام شدت پسندی یا مظالم کا مذہب نہیں ہے بلکہ اسلام تو امن، محبت اور ہم آہنگی کا مذہب ہے۔

☆ ایک صحافی نے سوال کیا کہ کس چیز کی ضرورت ہے اور سیاست کو کیا کرنا چاہئے تا کہ یہ تعلق بہتر ہو مثلاً کیا اس امر کی ضرورت ہے کہ اسکولوں میں اسلامیات پڑھائی جائے یا مساجد زیادہ آسانی سے تعمیر کی جائیں؟ اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اسلام ایک مذہب ہے۔ آپ اپنے اسکولوں میں عیسائیت کی اور بعض اسکولوں میں یہودیت کی تعلیم دیتے ہیں۔ انڈیا میں ہندومت کی اور سکھ مت کی تعلیم دی جاتی ہے۔ اسلامی دنیا میں اسلام کی تعلیم دی جاتی ہے اور یہاں مغربی دنیا میں بھی اسلام بطور مذہب کے اسکولوں میں پڑھایا جاتا ہے۔ اگر میں ایک برٹش نیشنل ہوں مگر میں ایک مسلمان ہوں اور اَور برٹش نیشنل عیسائی ہوگا ایک اَور یہودی ہوگا۔ ایک اَور ہندو ہوگا یا بعض لا مذہب بھی ہوتے ہیں بلکہ بعض خدا کی ہستی میں ہی یقین نہیں رکھتے۔ مگر پھر بھی ہم سب اس ملک کے نیشنل ہیں اور ہم اس ملک کے باشندے ہیں۔ اس ملک کے باشندے ہونے کے ناتے ہمارے حقوق ایک جیسے ہونے چاہئیں اور مذہب کی اس میں کوئی دخل اندازی نہ ہو اور جس طرح میں اس ملک کا باشندہ ہونے کے ناتے ملک کی سیاست میں حصہ لے سکتا ہوں اسی طرح ایک ہندو یا عیسائی یا یہودی اس ملک کا باشندہ ہونے کے ناتے سیاست میں ایکٹو طور پر براہِ راست بھی حصہ لے سکتے ہیں۔ پس ان امور میں مذہب کو کھینچ کر داخل کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ سیاست اور مذہب دو مختلف چیزیں ہیں۔ ہمیں ان میں فرق کرنا چاہئے۔ ہمیں سٹیٹ اور حکومت اور مذہب کو الگ الگ رکھنا چاہئے۔

☆ ایک صحافی نے عرض کیا کہ اسکول میں اسلام کی تعلیم دینا اچھا ہے؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اچھا ہے اگر آپ اسکول میں مذہب کی تعلیم دے رہے ہیں اور طلبا کو مذہب کی تعلیم کا شوق ہے تو آپ ان کو پڑھائیں۔ بلکہ اگر پرائمری اسکول میں بھی آپ عیسائیت پڑھا رہے ہیں تو اسلام بھی بطور مذہب پڑھانا چاہئے لیکن یہ نہ ہو کہ اسلام کو کوئی کلچر قرار دیں یا یہ کہیں کہ اسلام سیاست کا ایک حصہ ہے۔ ان طلبا کو جو مذہب میں دلچسپی رکھتے ہیں ان کو آپ اسلام پڑھا سکتے ہیں مگر صرف مذہب کے طور پر نہ کہ ایک پولیٹکل سائنس طالب علم کو اسلام بطور ایک سیاسی فکر کے پڑھایا جائے۔ پس ہمیں سیاست اور مذہب میں فرق رکھنا چاہئے اور اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ اسلام ایک مذہب ہے نہ کہ کچھ اور۔

☆ ایک صحافی نے سوال کیا کہ آپ دنیا میں بہت سفر کرتے ہیں اور اپنے افرادِ جماعت کے حالات سے باخبر ہوتے ہیں تو جرمنی میں کیسے حالات ہیں؟ اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جہاں بھی مذہبی آزادی ہوتی ہے خاص طور پر مغربی دنیا میں یا ڈیولپڈ دنیا میں جہاں یہ کہا جائے کہ مذہبی آزادی ہے اور جو بھی آپ کو پسند ہو آپ اس پر ایمان لا سکیں اور اس کی تبلیغ بھی کر سکتے ہوں اور عمل بھی کر سکتے ہوں جیسے یہاں جرمنی میں ہے۔ جہاں تک حکومت کا تعلق ہے یا ملک کے آئین کا تعلق ہے یہاں مذہبی آزادی، بولنے کی آزادی ہے اور تمام دیگر چیزوں کی آزادی ہے۔ پس دنیا میں جہاں بھی آزادی ہو جیسے جرمنی میں بھی ہے تو احباب جماعت اس سے مستفیض ہوتے ہیں۔ بیشک مختلف جگہوں پر مخالفت بھی ہوتی ہے یہاں تک کہ مشرقی جرمنی میں قوم پرست پارٹی کے افراد مخالفت بھی کرتے ہیں لیکن ہم تو یہاں ٹھیک ہیں۔ ویسے تو یہ قوم پرست اور رائیٹ پارٹی والے صرف جرمنی میں ہی نہیں بڑھ رہے بلکہ دنیا کے دوسرے حصوں میں بھی بڑھ رہے ہیں۔

☆ ایک صحافی نے عرض کیا کہ ان قوم پرست پارٹیوں کے خلاف کچھ اقدامات نہیں اُٹھانے چاہئیں؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہم کو ان کے خلاف تو کچھ کرنے کی ضرورت نہیں ہم تو امن محبت اور ہم آہنگی کا پیغام پھیلا رہے ہیں۔ اگر کسی نے ان کے خلاف کچھ کرنا ہے تو یہ حکومت کا فرض ہے کہ وہ اس بات کا خیال رکھے کہ اس ملک کے باشندہ ہونے کے ناتے ہم احمدیوں کو وہ تمام حقوق دیئے جائیں جو ایک غیر مسلمان کو میسر ہیں اور وہ اس سے مستفیض ہو رہا ہے۔ یہ تو بس اسلاموفوبیا یا قوم پرستی ہے اور یہ صرف مسلمانوں کے ساتھ ہی ایسا نہیں ہے بلکہ ایکسٹریم رائیٹ لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہم اپنے ملک میں کسی کو بھی جو باہر سے آئے اپنانا نہیں چاہتے چاہے وہ مسلمان ہے، عیسائی ہے یہودی ہو، یا ہندو ہو یا جو بھی ہو۔ حالانکہ یہودیوں کے خلاف آج کل اینٹی سیمیٹک قوانین کی وجہ سے کوئی کچھ بھی نہیں کہہ سکتا۔ مگر یہاں جرمنی میں بھی لوگوں میں کچھ ایسے احساسات پیدا ہو رہے ہیں اور یہ اخباروں میں ڈاکومنٹڈ ہیں۔ آپ بھی جانتی ہیں۔

☆ ایک صحافی نے عرض کیا کہ آپ خدا میں کیوں ایمان رکھتے ہیں؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ میں خدا پر اس لئے یقین رکھتا یوں کیونکہ میں نے خدا کو مختلف ذرائع سے دیکھا ہے۔ مثلاً قبولیت دعا کے ذریعہ۔ میں نے مختلف اوقات پہ دیکھا ہے کہ میں نے خدا تعالیٰ سے دعا کی اور وقت کم تھا تو میں نے دعا میں یہ شرط رکھی کہ میں پندرہ بیس منٹ میں نتیجہ دیکھنا چاہتا ہوں۔ اور میں نے خدا سے دعا بڑے خشوع سے کی اور اس نے میری دعا قبول کی اور وہ کام ہو گیا۔ پس مجھے ایک ذاتی تجربہ ہے اس لیے میں اس پر ایمان رکھتا ہوں۔ بلکہ یہ انسان کی فطرت ہے کہ کسی خدا یا کسی خالق کا ہونا ضروری ہے۔ اسی لئے سب وہ برائیاں جن سے مذہب منع کرتا ہے ان کو انسان پسند نہیں کرتا۔ مثلاً آپ incest لوگوں کو نہیں پسند کریں گے۔ آپ کو ایک چور پسند نہیں۔ آپ کو ایسا شخص پسند نہیں ہوگا جو دوسروں کے حقوق غصب کرنے والا ہو۔ یہی تو مذہب بھی کہتا ہے اور یہی خدا کی تعلیم ہے۔ یہ آپ کے اندر ایک طبعی فطرت ہے۔ پس اگر کوئی خدا نہیں تو یہ کیسے ہو گیا۔ بہت ساری ایسے منطقی نکات ہیں جو ثابت کر سکتے ہیں کہ خدا موجود ہے۔ میں خود بھی اور ایک خاصی تعداد احمدیوں کی بھی دعاؤں کی قبولیت کے ذریعہ خدا کی ہستی کا ذاتی تجربہ رکھتی ہے۔

☆ ایک صحافی نے سوال کیا کہ سو مساجد بنانے کی سکیم ہے۔ آپ کے مستقبل کے بارہ میں کیا خواہشات ہیں کہ جرمنی میں حالات کیسے بن جائیں؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جرمنی میں احمدیوں کی تعداد بڑھ رہی ہے اس لیے مساجد کی ضرورت ہے جہاں پر اکٹھے ہو کر خدا کی عبادت کی جا سکے اور مذہبی فرائض کے دیگر پروگرام اور دوسرے ہیومینیٹیرین پروگرام بھی منعقد کئے جا سکیں۔ ایسا نہیں ہے کہ سو مساجد ہمارا آخری ہدف ہے۔ عین ممکن ہے کہ جماعت بڑھتی گئی تو سو سے زیادہ مساجد بنائیں جہاں جہاں ہماری جماعتیں قائم ہوں گی وہاں وہاں ہم مسجدیں بنائیں گے۔ مسجد ایک ایسی جگہ ہے جس کی ضرورت ہے۔ ہر مذہبی تنظیم کو اپنی اپنی عبادت گاہوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ جیسے عیسائیوں کو گرجے چاہئیں۔ یہودیوں کو کلیساؤں کی ضرورت ہے۔ اور دوسروں کو ٹیمپل وغیرہ کی ضرورت ہے۔ پس اسی طرح ہمیں مساجد کی ضرورت ہے۔ ہماری مساجد میں لوگ دیکھ سکتے ہیں کہ حقیقی عبادت کیسے کی جاتی ہے اور ہم اپنے خالق کے کس طرح قریب ہو سکتے ہیں اور اپنے ساتھ رہنے والوں کے حقوق کس طرح ادا کر سکتے ہیں۔

☆ ایک صحافی نے سوال کیا کہ آج آپ ایک مسجد کا سنگ بنیاد رکھنے جا رہے ہیں آپ کو کیا لگتا ہے کہ اس کی قبولیت کیسی ہوگی؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہاں اگر آپ کے ہمسائے آپ کو اجازت نہیں دیتے تو آپ مسجد نہیں بنا سکتے۔ اگر کونسل اجازت دینے کیلئے تیار نہیں تو آپ مسجد نہیں بنا سکتے۔ ہمیں یہ سب اجازتیں پہلے مل چکی ہیں جو ہم اب مسجد بنانے جا رہے ہیں۔ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کم از کم ہمسایوں نے ہمیں قبول کر لیا ہے۔ میں امید رکھتا ہوں کہ ان کی اکثریت ہمیں قبول کرنے کیلئے تیار ہے۔ اور ہمارے ان سے تعلقات اچھے ہیں۔ کیونکہ ہم بہت اوپن ہیں۔ ہم معاشرہ میں بہت انٹی گریٹیڈ ہیں۔ ہم ملک سے محبت پہ ایمان رکھتے ہیں۔ کوئی بھی شخص جو اس ملک میں رہتا ہے چاہے وہ رفیوجی ہو یا یہاں کی سٹی زن شپ ہے اس کا فرض ہے کہ اس ملک سے محبت کرے اور اس کا فرض ہے کہ ملک کی بہتری کیلئے محنت کرے۔ پس جب ہم یہ امور بجا لائیں تو ہم قبول ہو جائیں گے۔ اور لوگ ہمیں پسند بھی کرتے ہیں۔ کم از کم ہماری ہمسائیگی میں لوگوں کی اکثریت ہمیں پسند کرتی ہے۔

☆ ایک صحافی نے سوال کیا کہ جب آپ شمالی کوریا کی طرف دیکھتے ہیں تو آپ کے خطرات کے حوالہ سے کیا خیالات ہیں؟ اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ نیوکلیئر وارز کے خطرات بہت ہیں۔ کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ کوئی خطرہ ہی نہیں کوئی امید لگانے کی ضرورت نہیں کہ کچھ بھی نہیں ہوگا۔ خطرہ ہے بلکہ امریکا کا وائس پریزیڈنٹ جنوبی کوریا گیا ہے اور اگر وہ ادھر جا کر کہہ دیتا ہے کہ ہم اپنے دشمنوں کو ریٹیلی ایٹ کرنے کے لیے تیار ہیں اور شمالی کوریا تو یہ کہہ رہا ہے کہ اس سے پہلے کہ امریکا جنگ شروع کرے ہمیں نیوکلیئر بم فائر کر دینا چاہئے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خطرہ ہے۔ اس کے علاوہ ایران، شام اور روس بھی اکٹھے ہو گئے ہیں اور ایک بلاک بنا لیا ہے۔ کچھ دن پہلے تک لوگ تو یہ سوچ رہے تھے کہ روس اور امریکا کے اب تعلقات بہتر ہو جائیں گے کیونکہ ٹرمپ تو پوتن کا حامی ہے لیکن اب آپ دیکھ سکتے ہیں کہ ایسا نہیں ہے۔ راتوں رات سب بدل گیا ہے۔ پچھلے مہینے لندن میں ایک پیس سمپوزیم تھا جو ہم ہر سال آرگنائز کرتے ہیں۔ وہاں میں نے اس بات کا ذکر کیا تھا کہ یہ نہ سمجھنا کہ یہ بلاکز کبھی بنیں گے ہی نہیں۔ جب جنگ پھوٹتی ہے تو بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ ایک گروہ افیلی ایشن تبدیل کر کے دوسرے گروہ میں شامل ہو جاتا ہے۔ دوسری جنگ عظیم میں یہی ہوا تھا۔ روس اور جرمنی شروع میں ایک ہی تھے۔ مگر آخرکار کیا ہوا۔ اگر جنگ چھڑ گئی تو نئے بلاگز کے اُبھرنے کا بہت بڑا خطرہ ہوگا۔ اور اس دفعہ تو چھوٹی چھوٹی قوموں کے پاس نیوکلیئر ویپن ہیں اور اس دفعہ بربادی زیادہ ہوگی۔

☆ ایک صحافی نے سوال کیا کہ جو مسجد بن رہی ہے اس میں ہر مذہب کے لوگوں کو خوش آمدید کہا جائے گا؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہر مذہب کے افراد کو ہماری مسجدوں میں خوش آمدید کہا جاتا ہے بلکہ حضرت محمد مصطفی ﷺ کے زمانہ میں ایک عیسائی وفد آپ ﷺ سے ملنے آیا کچھ عرصہ کے بعد آپ ﷺ کو محسوس ہوا کہ اس وفد کے افراد کچھ پریشان لگ رہے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ آپ کی پریشانی کا باعث کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان کی عبادت کا وقت ختم ہو رہا ہے۔ مگر عبادت کے لیے کوئی جگہ نہیں مل رہی۔ اس وقت وہ سب مسجد نبوی مدینہ میں بیٹھے ہوئے تھے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ پریشانی کی کوئی بات نہیں آپ میری مسجد میں اپنی عبادت کر لیں۔ پس مساجد کھلی ہوتی ہیں ہر اس شخص کے لیے جو ایک خدا کی عبادت کرنا چاہتا ہے وہ آ کر کر سکتا ہے۔

☆ ایک صحافی نے سوال کیا کہ آپ کے عورتوں کی امامت کرانے کے بارے میں کیا خیالات ہیں؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اسلام میں خواتین کو مخصوص ایام میں رخصت دی گئی ہے۔ مثلاً جب وہ حائضہ ہوں یا زچگی کے وقت وغیرہ اور بعد میں بھی چالیس دن ہوتے ہیں جن میں ان کو نماز سے رخصت ہوتی ہے۔ اسی طرح پریگننسی میں وہ روزہ بھی نہیں رکھ سکتیں۔ پس اس صورت حال میں اگر کسی خاتون کو آپ امام مقرر کر دیتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ چالیس دنوں کے لیے کوئی امام نہیں ہوگا۔ ہر مہینے سات یا آٹھ یا چھ دنوں کے لیے کوئی امام نہیں ہوگا۔ یہ ایک منطقی بات ہے ورنہ تو اسلام ڈویژن آف لیبر کی تعلیم دیتا ہے۔ ڈویژن آف لیبر یہ ہے کہ مرد کو کچھ امور کی ذمہ داری دی گئی ہے اور اسی طرح کچھ امور کی ذمہ داری عورتوں کو دی گئی ہے۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ اسلام عورتوں کے کسی رتبہ کو سلب کرتا ہے بلکہ عورتوں کو بہت زیادہ عزت دیتا ہے۔ اسی لیے آنحضرت ﷺ نے فرمایا جنت ماں کے قدموں تلے ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ماں بچوں کا خیال رکھتی ہے ماں بچوں کی اچھائی کی طرف تربیت کرتی ہے تا کہ وہ ملک کے اچھے شہری بنیں اور ملک اور معاشرے کا اچھا اثاثہ بنیں۔ اسلام میاں بیوی کو علیحدگی کیلئے طلاق وخلع کے حقوق بھی متوازن طور پر دیتا ہے کیونکہ مردوں اور عورتوں کی نیچر میں فرق ہے۔ ان کے قویٰ میں فرق ہے اس لیے عورتوں کی اکثریت میدان جنگ میں نہیں اترتی۔ وہ لڑائی نہیں کر سکتی۔ وہ نرم دل ہوتی ہیں۔ اس لیے اسلام کہتا ہے کہ اگر جنگیں ہوتی ہیں تو صرف مرد اس میں حصہ لیں اسلام یہ بھی کہتا ہے کہ اگر ایک مرد دوران جنگ مارا جاتا ہے تو وہ شہید کا رتبہ پا لیتا ہے۔ پھر ایک خاتون آپؐ کے پاس آئی جبکہ آپ ﷺ اپنے اصحاب کے ساتھ تشریف فرما تھے اس نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ کئی ایسے امور ہیں جو صرف مرد بجا لاتے ہیں اور ہم نہیں کر سکتیں۔ اور وہ شہادت تک کا رتبہ پا سکتے ہیں اور یہ سب سے بڑا رتبہ ہے تو ہم کس طرح اس مقام کو پا سکتی ہیں۔ ہم بچوں کا خیال رکھتی ہیں، ہم گھروں کا خیال رکھتی ہیں ہم اپنے بچوں کی پرورش کرتی ہیں ہم اپنے خاوندوں کی غیر موجودگی میں گھروں میں تمام فرائض سر انجام دیتی ہیں تو کیا ہم بھی اس مقام کو پا سکتی ہیں۔ آپ

ﷺ نے فرمایا یقیناً آپ کا مقام بالکل وہی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص دوران جنگ جام شہادت نوش کرتا ہے تو جو مقام وہ پاتا ہے وہی مقام آپ گھر میں بچوں کی پرورش کرتی ہوئی پاؤ گی کیونکہ تم اپنے بچوں کو قوم کا اچھا اثاثہ بنا رہی ہو۔ امامت تو صرف ایک بات ہے، امامت سب سے بڑا رتبہ نہیں ہے۔ اسلام تو اتنی اچھی چیزیں دیتا ہے۔ امامت سب سے بڑا رتبہ نہیں بلکہ اسلام تو کہتا ہے کہ اس سے کئی اور بڑے رتبے ہیں۔ جیسے شہادت اور متقی بننا ہے۔ متقی سب سے بڑا رتبہ ہے نہ کہ امامت۔ امامت تو بڑی مشکل چیز ہے۔ آنحضرت ﷺ نے ایک دفعہ فرمایا کہ اگر ایک شخص امامت کروا رہا ہو اور اسے کوئی برا خیال گزرے تو اس کے لیے گناہ لکھا جائے گا اور تمام مقتدی نمازیوں کے گناہ کا بوجھ اس پہ لادا جائے گا۔ پس یہ کوئی چھوٹی بات نہیں کوئی بھی تیار نہیں ہوتا کسی کے گناہ اُٹھانے کے لئے نہ میں آپ کے نہ آپ میرے گناہ لے سکتے ہیں۔ میرے اپنے گناہ اتنے ہیں کہ اگر اللہ مجھے بخش دے تو یہی کافی ہے بجائے اس کے کہ آپ کے یا کسی اور کے گناہ اُٹھائے جائیں۔

☆ ایک صحافی نے سوال کیا کہ مساجد کو بسا اوقات تشدد پسندی اور دہشت گردوں کو بھرتی کرنے کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ اسے کیسے روکا جا سکتا ہے؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اسی لیے میں برطانیہ اور دوسرے ممالک کے پریس کو بتاتا رہتا ہوں کہ یہ فرض تو حکومت کا ہے کہ اگر کہیں کچھ غلط ہو رہا ہے تو حکومت اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کا کام ہے کہ اسے درست کریں اور اس کی اصلاح کریں۔ پس اگر مساجد میں چھوٹے بچوں کا برین واش کیا جا رہا ہے اور ریڈکلائز کیا جا رہا ہے اور تشدد کی تعلیم دی جا رہی ہے تو حکومت کا فرض ہے کہ وہ اس پہ نظر رکھیں بلکہ میں نے خود آفر کی تھی کہ ہمارے بھی خطبات کو مانیٹر کیا جانا چاہئے۔ میں ہمیشہ یہی کہتا ہوں کہ آپ ہماری مسجد میں آئیں اور ہمارے خطبات کو مانیٹر کریں۔ جمعے والے دن یا کسی اور تقریب پر بھی جو ہم کرتے ہیں تا کہ پتا چلے کہ ہم ملک کے قوانین کے مطابق اپنی تقریبات کرتے ہیں اور ہم صرف مذہب کی ہی تعلیم دے رہے ہیں یا نہیں۔ اگر ہم ملکی قانون کے خلاف کچھ کر رہے ہیں اور ہم معاشرہ کے امن کو سلب کرنے کی کوشش کر رہے ہیں تو پھر ہم سزا کے اہل ہیں اور ہمیں سزا ملنی چاہئے۔ (انٹرویو کا یہ پروگرام گیارہ بج کر 35 منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے جہاں فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔)

فیملی ملاقاتیں

آج صبح کے اس سیشن میں 50 فیملیز کے 172 افراد نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ شرف ملاقات پایا۔ ملاقات کرنے والی یہ فیملیز اور احباب جرمنی کی 34 مختلف جماعتوں سے آئے تھے۔ بعض فیملیز جو دور کی جماعتوں سے آئی تھیں وہ بڑے لمبے اور طویل سفر کر کے ملاقات کیلئے پہنچی تھیں۔ سٹٹگارٹ سے آنے والی فیملیز 210 کلومیٹر، ہیں اوور سے آنے والی 350 کلومیٹر اور برلن سے آنے والی فیملیز اور احباب 550 کلومیٹر کا سفر طے کر کے پہنچے تھے۔ ان سبھی نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلبا اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ ملاقاتوں کے اس پروگرام کے بعد دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

آج جماعت رونہائم میں مسجد کے سنگ بنیاد کی تقریب کا پروگرام تھا۔ ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور شہر رونہائم کے لئے روانگی ہوئی۔ بیت السبوح فرنکفرٹ سے اس شہر کا فاصلہ تیس کلومیٹر ہے آج کا دن احباب جماعت رونہائم کے لئے غیر معمولی خوشی و مسرت اور برکتوں سے بھرپور دن تھا۔ ان کے شہر میں خلیفۃ المسیح کے مبارک قدم پڑ رہے تھے اور ان کے شہر کی سرزمین بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک وجود سے فیض یاب ہونے والی تھی۔ ہر مرد و عورت جوان بوڑھا چھوٹا بڑا پیارے آقا کی آمد کا منتظر تھا۔ قریباً نصف گھنٹے کے سفر کے بعد چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی یہاں تشریف آوری ہوئی تو احباب جماعت نے انتہائی پرجوش انداز میں اپنے پیارے آقا کا استقبال کیا۔ بچوں اور بچیوں کے گروپس نے خیر مقدمی گیت پیش کئے۔ مرد اپنے ہاتھ ہلاتے ہوئے اپنے آقا کو خوش آمدید کہہ رہے تھے۔ اور خواتین شرف زیارت سے فیض یاب ہو رہی تھیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا۔ اس موقع پر صدر جماعت رونہائم نارتھ مکرم عطاء الغفور صاحب اور صدر جماعت رونہائم مکرم کفایت اللہ چیمہ صاحب مبلغ سلسلہ محمد بلال اویس صاحب اور ریجنل امیر داؤد احمد قمر صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہتے ہوئے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ اس موقع پر رونہائم شہر کے میئر Thomas Juhe صاحب نے بھی شرف مصافحہ کی سعادت حاصل کی۔

مسجد کے سنگ بنیاد کی تقریب

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مارکی میں تشریف لے آئے جہاں مسجد کے سنگ بنیاد کے حوالہ سے تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو حافظ فخر احمد صاحب نے کی اور اس کا جرمن ترجمہ کامران وڑائچ صاحب نے پیش کیا۔

امیر صاحب جرمنی کا ایڈریس

بعد ازاں مکرم عبد اللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت جرمنی نے اپنا تعارفی ایڈریس پیش کیا۔ امیر صاحب نے تمام مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور بتایا کہ آج احمدیوں کیلئے خوشی کا دن ہے۔ امیر صاحب نے ذکر کیا کہ کعبہ کی تعمیر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دوبارہ کی تھی۔ آپ نے اس دوران بھی وہی دعائیہ کلمات پڑھے تھے جن کا قرآن کریم کی ان آیات میں ذکر تھا جو آج ابھی تلاوت کی گئی ہیں۔ میری بھی یہی دعا ہے کہ یہ مسجد ایک امن کی جگہ بن جائے۔ امیر صاحب نے شہر Raunheim کا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ اس شہر کا وقوع ایک نہایت ہی مفید جگہ پر ہے۔ کچھ فاصلہ پر ائیرپورٹ واقع ہے اور فرینکفرٹ کا شہر بھی نزدیک ہے۔ اس طرح ایک نہایت خوبصورت پُل اس مسجد کے ساتھ ہی بنا ہے۔ شہر کی کُل آبادی 16 ہزار ہے اور 105 ممالک کے لوگ اس شہر میں مقیم ہیں تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ سات ہزار سال قبل یہ شہر آباد ہوا تھا۔ جماعت احمدیہ کی تاریخ کے حوالہ سے امیر صاحب جرمنی نے ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ سال 1987 میں یہاں احمدی آکر آباد ہوئے اور یہاں جماعت کی تعداد بڑھی۔ اب یہاں احمدی 2 جماعتوں میں تقسیم ہیں۔ مسجد کی تعمیر کیلئے گزشتہ سال یہ پلاٹ جس کا رقبہ 2700 مربع میٹر ہے خریدا گیا۔ یہاں جو مسجد تعمیر ہوگی اس کے دو ہال ہوں گے۔ ایک رہائش گاہ بھی تعمیر ہوگی۔ اس کے علاوہ جماعتی دفاتر بھی ہوں گے، ایک بڑا جماعتی کچن بھی ہوگا۔ اس کے علاوہ ایک Multifunction ہال بھی تعمیر کیا جائے گا۔ یہاں کی جماعت اور ذیلی تنظیمیں رفاہ عامہ کے کاموں میں پیش پیش ہیں۔ سال کے آغاز میں وقارعمل کے ذریعہ شہر کی صفائی کی جاتی ہے۔ خون کے عطیات دینے کا پروگرام ہوتا ہے۔ شجرکاری کے پروگرام ہیں، Charity Walk ہے۔ امیر صاحب نے آخر پر شہر کی انتظامیہ اور میئر صاحب کا شکریہ ادا کیا۔

رونہائم کے میئر کا ایڈریس

امیر صاحب کے ایڈریس کے بعد شہر رونہائم کے میئر Mr. Thomas Juhe نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا: عزت مآب خلیفۃ المسیح! میں سب سے پہلے خلیفۃ المسیح کا اور تمام حاضرین کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور میں آپ سب کو اس موقعہ پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ یہ جماعت احمدیہ کیلئے نہایت خوشی کا موقع ہے اور اتنی ہی خوشی شہر Raunheim کو بھی ہے۔ میئر صاحب نے کہا 1987 میں جماعت کے پہلے ممبران اس شہر میں آباد ہوئے۔ آپ کی جماعت شروع سے ہی فعال ہے اور شہر کیلئے بہت مفید ہے۔ شروع سے ہی آپ کا یہاں کی انتظامیہ سے رابطہ اور تعارف ہے۔ احمدیوں نے یہاں ہمیشہ امن اور پیار کا پیغام پھیلایا۔ آپ لوگ حقیقی رنگ میں اس بات کے حقدار ہیں کہ مسجد بنائیں۔ میئر صاحب نے کہا کہ شہر میں مختلف قوموں اور مختلف مذاہب کے لوگ ہوتے ہیں جو اپنی اپنی روایات اور کلچر کے ساتھ ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کر امن کے ساتھ رہتے ہیں۔ یہاں اس شہر میں جو سب امن محبت و پیار کے ساتھ رہ رہے ہیں تو اس میں جماعت احمدیہ کا بھی حصہ ہے کہ آپ لوگ یہاں امن کا پیغام پیش کرتے رہتے ہیں اور آپ معاشرہ کو آگے بڑھانے اور ترقی کیلئے کام کرتے رہتے ہیں۔ آخر پر میئر صاحب نے کہا کہ میری خواہش ہے کہ آپ کا مسجد کی تعمیر کا یہ پراجیکٹ کامیابی کے ساتھ پورا ہو۔

صوبائی ممبر پارلیمنٹ کا ایڈریس

میئر صاحب کے ایڈریس کے بعد صوبائی ممبر پارلیمنٹ Mrs. Sabine Scholl صاحبہ نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا: عزت مآب خلیفۃ المسیح! میں سب سے پہلے CDU پارٹی کی طرف سے مسجد کے سنگ بنیاد کی مبارکباد پیش کرتی ہوں اور تمام مہمانوں کی خدمت میں سلام عرض کرتی ہوں۔ جماعت احمدیہ کے نمایاں کام تو اب ایک قسم کی روایت بن گئے ہیں۔ مثال کے طور پر یکم جنوری کا وقارعمل اور شہر کی صفائی ہے۔ آپ مختلف پروگرام بناتے ہیں جہاں بات چیت ہوتی ہے۔ موصوفہ نے کہا آج میرے لئے یہ ایک اعزاز کی بات ہے کہ مجھے حضور انور کو خوش آمدید کہنے کا موقع مل رہا ہے اور حضور سے تعارف کا موقع مل رہا ہے اور ہم حضور کے ساتھ یہ دن منا رہے ہیں۔ آج کا دن شہر Raunheim اور خاص طور پر ممبران کیلئے ایک نہایت ہی اہمیت اور خوشی کا دن ہے کہ یہاں ایک ایسی عمارت کا قیام ہو رہا ہے جو خدا تعالیٰ کیلئے بنائی جا رہی ہے۔ موصوفہ نے کہا کہ Hessen کے صوبہ میں جس طرح مذہبی آزادی میسّر ہے اس بارہ میں انہیں بہت فخر محسوس ہوتا ہے۔ مثلاً جماعت احمدیہ کو ہی یہ موقع میسّر ہے کہ وہ اسکولز میں اسلامیات پڑھا رہے ہیں اور جماعت کو ایک خاص سٹیٹس میسّر ہے۔ موصوفہ نے کہا کہ احمدی لوگ تو یہاں کے بہت اچھے شہری بن چکے ہیں اور وہ گزشتہ 30 سال سے ہمارے ساتھ مل کر کام کر رہے ہیں اور شہر کی ترقی کیلئے مختلف پروگراموں کا انعقاد کرتے ہیں۔ میں مسجد کی تعمیر پر اپنی نیک تمنّاؤں کا اظہار کرتی ہوں اور خواہش رکھتی ہوں کہ اس مسجد سے بھی امن پھیلے اور آپ ہمیشہ امن سے کام کرتے چلے جائیں۔

خطاب

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

(بعد ازاں 6 بجکر 27 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا) حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ اور تسمیہ کے بعد فرمایا: تمام معزز مہمان۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! اللہ تعالیٰ آپ سب کو امن اور سلامتی میں رکھے۔ خاص طور پر آجکل جو دنیا کے حالات ہو رہے ہیں اس میں صرف مذہبی تنظیموں یا جس طرح کہا جاتا ہے کہ بعض مسلمان شدت پسند تنظیموں سے خوف اور خطرہ نہیں ہے بلکہ اب دنیا میں جو نئی Development ہو رہی ہے اور ملکوں اور حکومتوں کی آپس میں جو دشمنیاں بڑھ رہی ہیں اس کی وجہ سے بڑا خطرہ پیدا ہوتا چلا جا رہا ہے کہ یورپ میں بھی اور کوریا کے علاقہ میں بھی، مشرق بعید میں بھی، امریکہ میں بھی جنگ چھڑ سکتی ہے۔ اس کیلئے ہم سب کو امن کیلئے کوشش بھی کرنی چاہئے اور اس کیلئے دعا بھی کرنی چاہئے۔ اسی لئے میں نے آپ کو سب سے پہلے امن اور سلامتی کا پیغام دیا ہے تا کہ ہر شخص جو انسانیت سے محبت کرنے والا ہے وہ اس بات کو سمجھے اور امن اور سلامتی کے پھیلانے کیلئے کوشش کرے۔

سیاست دان اپنی حکومتوں کو اس بات پہ قائل کرنے کی کوشش کریں کہ جنگوں کی بجائے امن اور محبت کے پھیلانے کی طرف ہمیں زیادہ کوشش کرنی چاہئے۔ صلح اور آشتی کے پھیلانے کی طرف ہمیں زیادہ کوشش کرنی چاہئے۔

اسلام کا مطلب ہی امن اور سلامتی ہے۔ بدقسمتی سے بعض گروہوں نے، بعض شدت پسند تنظیموں نے اسلام کے نام کو بدنام کیا اور مسلمان ممالک میں بھی اس کی وجہ سے قتل وغارت ہو رہی ہے۔ حکومتوں اور عوام کے درمیان بھی اور شدت پسند گروہوں کے درمیان بھی جنگیں ہو رہی ہیں اور اسی طرح بعض شدت پسند گروہ بعض مغرب کے ممالک میں بھی ایسی حرکتیں کر رہے ہیں۔ جرمنی میں بھی کچھ واقعات ہوئے، فرانس میں بھی بلجیم میں بھی ہوئے جس کی وجہ سے غیر مسلم دنیا میں اسلام کے بارہ میں غلط تصور پیدا ہو گیا ہے اور یہی وجہ ہے کہ جو لوگ اسلام کی صحیح حقیقت سے واقف نہیں، ہو سکتا ہے آپ میں بھی بعض ایسے بیٹھے ہوں، وہ یہی سمجھتے ہیں کہ اسلام ایک شدت پسندی کا مذہب ہے اور اس وجہ سے مسجد کی تعمیر اگر ہو رہی ہو تو آپ لوگوں میں تحفظات پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ یہاں آنے والے مقررین نے اس بات کا اظہار کیا کہ جماعت احمدیہ مسلمہ کے افراد کا یہاں کی Society میں ایک اچھا اثر ہے اور احمدی مسلمان امن، محبت، پیار اور بھائی چارہ پھیلانے میں اور اس Society میں Integrate ہونے میں اپنا کردار ادا کرتے ہیں۔ پس یہی حقیقی اسلام ہے اور مسجد بننے کے بعد اسکے نمونے مزید اعلیٰ رنگ میں پیش ہوں گے۔ جب مسجد یہاں بن جائے گی تو تب پتا لگے گا کہ مسجد کے منار سے نفرتوں کے نعرے نہیں لگتے بلکہ محبت اور پیار کی آوازیں آئیں گی۔ محبت اور پیار کے نعرے ابھریں گے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا تلاوت قرآن کریم میں بھی حوالہ دیا گیا ہے اور ہمارے امیر صاحب نے بھی ذکر کیا ہے۔ انہوں نے بھی جب حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے ساتھ خانہ کعبہ کی بنیادیں استوار کیں جس کے نمونہ پر ہماری مساجد قائم کی جاتی ہیں تا کہ ایک خدا کی عبادت کریں اور یہ دعا انہوں نے اس وقت کی تھی کہ اس جگہ کو امن اور سلامتی کی جگہ بنا۔ پس ہماری مساجد اگر اس نمونہ پر قائم ہو رہی ہیں اور ہونی چاہئیں جس کو حضرت ابراہیمؑ

نے حضرت اسماعیلؑ کے ساتھ بنیاد بنا کر اس عمارت کی بنیادیں اُٹھائی تھیں تو پھر ہماری مسجدوں کو بھی امن اور سلامتی کا مقام ہونا چاہئے اور یہی اس کا مقصد ہے۔

میئر صاحب کے جذبات کا بھی میں شکریہ ادا کرتا ہوں۔ انہوں نے ہمسایوں کے حقوق کی بھی بات کی کہ احمدی ہمسایوں کے حق ادا کرنے والے ہیں۔ آپس میں تعلقات بنانے والے ہیں۔ ہمسایوں کے حقوق کا اسلام میں اس حد تک حکم اور زور ہے کہ بانی اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بار بار ہمسایوں کے حقوق کی طرف توجہ دلائی ہے۔ ایک وقت میں مجھے خیال ہوا کہ شاید ہمسایوں کو وراثت کے حقوق میں بھی شامل کر لیا جائے۔ بلکہ قرآن کریم میں بھی ہمسایوں کے حقوق کا بڑی تفصیل سے ذکر ہے۔ تو ہمسایہ کی یہ اہمیت ہے اور ہمسائیگی کے حق کا ایک دائرہ ہے اور اس کی وسعت اس حد تک ہے کہ نہ صرف یہ کہ آپ کے گھر کے ساتھ رہنے والے ہمسائے ہیں بلکہ ارد گرد کے جتنے بھی گھر ہیں وہ سب آپ کی ہمسائیگی میں آتے ہیں۔ آپ کے ساتھ سفر کرنے والے آپ کی ہمسائیگی میں آتے ہیں۔ آپ کے ساتھ کام کرنے والے آپ کی ہمسائیگی میں آتے ہیں اور اس طرح یہ دائرہ وسیع ہوتا چلا جاتا ہے۔ بلکہ ایک جگہ یہ بھی فرمایا کہ تمہاری ہمسائیگی 40 گھروں تک ہے۔ اب اگر چاروں طرف چالیس چالیس گھر لیں تو ایک احمدی کی ہمسائیگی میں 160 گھر بن گئے اور اس طرح جب ہر احمدی کے گھر میں اتنی ہمسائیگی پھیلتی چلی جائے تو گویا کہ پورا شہر ہی اس کا ہمسایہ ہو گیا اور یہی حال انشاء اللہ ہماری مسجد کا ہوگا۔ مسجد جب بنتی ہے تو یہاں بھی اس مسجد میں آنے والوں کا فرض ہے کہ اپنے ہمسایوں کے حقوق کا خیال رکھیں۔ مسجد ان کیلئے کسی تنگی کا باعث نہ بنے بلکہ یہاں کے رہنے والے اس بات کا اظہار کرنے والے ہوں کہ مسجد بننے سے ہمارے جو تحفظات تھے کہ بعض ٹریفک کے مسائل پیدا ہو سکتے ہیں یا بعض پروگراموں کی وجہ سے ہمارے لئے دقتیں پیدا ہو سکتی ہیں وہ سب غلط ثابت ہوئے اور احمدی مسلمانوں کی اس مسجد سے تو ہمیں فائدہ ہی فائدہ ہو رہا ہے اور پہلے سے بڑھ کر اس مسجد کے بننے کے بعد احمدی اپنی ہمسائیگی کا حق ادا کرنے والے ہیں۔

اسی طرح قانون کی پابندی ہے۔ قانون کی پابندی تو انتہائی اہم چیز ہے۔ اگر کوئی مسلمان ملک کے قانون کا پابند نہیں تو اس کا کوئی حق نہیں کہ وہ اس ملک میں رہے۔ قانون کی پابندی کے بارہ میں اور ملک سے محبت کے بارہ میں تو بانی اسلام حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے اس حد تک فرمایا ہے کہ یہ تمہارے ایمان کا حصہ ہے۔ پس ملک کے قانون بنائے جاتے ہیں وہاں کے رہنے والوں کو تحفظات دینے کیلئے۔ وہاں کے رہنے والوں کیلئے آسانیاں پیدا کرنے کیلئے۔ وہاں کے رہنے والوں کو ظلموں سے بچانے کیلئے۔ پس جب اسلام کی تعلیم ہی یہی ہے کہ تم نے امن اور سلامتی پھیلانی ہے اور ظلموں کو دُور کرنا ہے تو یہ کبھی ہو نہیں سکتا کہ کوئی احمدی مسلمان یا کوئی بھی حقیقی مسلمان کبھی بھی قانون کی خلاف ورزی کرنے والا ہو۔ ہر حقیقی مسلمان ہمیشہ قانون کا پابند ہوگا اور اس کو رہنا چاہئے اور اگر نہیں تو اس کا اپنے مذہب اسلام سے بھی کوئی واسطہ نہیں۔ پس اس لحاظ سے اگر کسی کے دل میں کوئی تحفظات ہیں تو ان کو دُور کریں کہ اسلامی تعلیم اس بات کی ہرگز اجازت نہیں دیتی کہ کسی قسم کی بدامنی پھیلائی جائے یا قانون شکنی کی جائے۔ اگر کچھ لوگ اسلام کے نام پر بدامنی پیدا کرتے ہیں، قانون شکنی کرتے ہیں تو وہ اسلام کو بدنام کرنے والے ہیں۔ اسلام کی تعلیم ہرگز ہرگز اس بات کی اجازت نہیں دیتی۔

اسی طرح میں ایم۔ پی صاحبہ کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ انہوں نے بھی بڑے نیک جذبات کا اظہار کیا اور مذہبی آزادی کا بھی ذکر کیا۔ مذہبی آزادی کیلئے جو اس ملک میں ہمیں مل رہی ہے ہم ان کے یعنی یہاں کے لوگوں کے اور حکومت کے انتہائی شکرگزار ہیں اور یہ مذہبی آزادی ہی ہے کہ یہاں کی اکثریت غیر مسلم ہونے کے باوجود، عیسائی یا دوسرے مذاہب رکھنے کے باوجود مسلمانوں کو جو اس علاقہ میں بالکل معمولی تعداد میں ہیں مسجد کی اجازت دے رہے ہیں اور اس کیلئے مَیں یہاں کے لوگوں کا، ہمسایوں کا اور کونسل کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ہمیں یہاں مسجد بنانے کی اجازت دی اور انشاء اللہ تعالیٰ جب یہ مسجد بن جائے گی تو ان کو مزید واضح احساس ہوگا کہ مسجد کی اجازت دے کر انہوں نے ایک بہترین ہمسائیگی کا حق ادا کرنے والوں کو اُن کا حق دیا ہے۔ پس اس لحاظ سے بھی میں آپ لوگوں کا شکرگزار ہوں کہ یہاں مذہبی آزادی کی وجہ سے ہم آزادی سے اپنی عبادتیں بجا لا سکتے ہیں اور باقی جو ہمارے پروگرام ہیں ان کو ادا کر سکتے ہیں اور حقیقت میں یہی وہ چیز ہے جو مذہبی آزادی اور امن اور سلامتی کی بنیاد ہے۔

ہم اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تمام قوموں میں نبی بھیجے۔ تمام قوموں کی اصلاح کیلئے اپنے خاص چنیدہ بندوں کو بھیجا جنہوں نے ان کو دین اور مذہب سکھایا اور ان کو اخلاق سکھائے۔ پس ہر مذہب جو ہے وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اور جب سے دنیا بنی ہے اب تک ہر قوم میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے ہوئے جو نبی آئے ہم یقین رکھتے ہیں کہ وہ سب سچے تھے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے ہوئے تھے اور اللہ تعالیٰ کی تعلیم کو پھیلانے کیلئے آئے تھے۔ اس لحاظ سے ہم یہ کبھی سوچ بھی نہیں سکتے کہ کسی دوسرے مذہب کے حقوق کو ہم غصب کرنے والے ہوں یا ان کو کسی بھی طرح نقصان پہنچانے والے ہوں بلکہ اسلام میں جب ایک لمبی پرسیکوشن کے بعد بانی اسلام ﷺ کو جنگ کی اجازت دی گئی تو اس وقت اس شرط کے ساتھ دی گئی اور قرآن کریم میں اس کا ذکر ہے کہ یہ جو لوگ تم لوگوں کو ختم کرنا چاہتے ہیں یہ اصل میں مذہب کو ختم کرنا چاہتے ہیں اور مذہب کو ختم کرنے والے جو ہیں ضروری ہے کہ ان کے ہاتھوں کو روکا جائے کیونکہ اگر اسی طرح ان کا جنگ سے اور ہتھیاروں سے جواب دے کر ان کے ہاتھوں کو نہ روکا گیا تو پھر دنیا میں کوئی چرچ باقی نہیں رہے گا، کوئی سینا گاگ باقی نہیں رہے گا، کوئی ٹیمپل باقی نہیں رہے گا اور کوئی مسجد باقی نہیں رہے گی کیونکہ یہ لوگ مذہب کے خلاف ہیں۔ پس اسلام نے قرآن کریم نے یہاں اس بات کو قائم کر دیا کہ مذہبی آزادی اسلام کی بنیادی تعلیم کا حصہ ہے اور اس لحاظ سے میں آپ لوگوں کو مبارکباد بھی دیتا ہوں کہ ان ملکوں میں آپ لوگوں کو اس بات کا زیادہ ادراک ہے بنسبت بعض ان ممالک کے جو مسلمان ممالک ہیں کہ وہ مذہبی آزادی دیں۔ آپ لوگوں نے مذہبی آزادی دی اور اسی مذہبی آزادی کی وجہ سے ہی احمدی جن کو پاکستان میں مذہبی آزادی سے محروم کیا گیا تھا یہاں آ کر آباد ہوئے اور یہاں آ کر اپنی عبادات اور دوسرے پروگرام آزادی سے بجا لا رہے ہیں اور اسی آزادی کی وجہ سے اپنی مساجد بھی تعمیر کر رہے ہیں۔ اس کیلئے بھی میں آپ لوگوں کا بہت شکرگزار ہوں۔

جمہوریت کی یہاں بات ہوئی۔ حقیقی جمہوریت ہونے کی وجہ سے ہی آپ لوگوں میں مذہبی آزادی کا بھی ادراک پیدا ہوا اور اسلام بھی یہی کہتا ہے کہ جمہوری آزادی ہونی چاہئے بلکہ قرآن کریم نے یہ کہا کہ جب تم اپنے لیڈر منتخب کرو، جب تم اپنے سردار منتخب کرو یا اپنے حکومت کے کارندے اور اہلکار منتخب کرو تو ایسے لوگوں کو منتخب کرو جو امانت کا حق ادا کرنے والے ہوں۔ ایسے سیاستدان حکومت میں آئیں جو امانت کا حق ادا کرنے والے ہوں اور امانت کا حق یہ ہے کہ عوام کی بہتری کیلئے کام کرنے والے ہوں اور ملک کی بہتری کیلئے کام کرنے والے ہوں تو اسلام تو اس حد تک تعلیم دیتا ہے کہ اپنی آزادی رائے کے حق کو بھی استعمال کرو۔ کسی پارٹی کی Affiliation نہیں ہے بلکہ اس بات کو مدنظر رکھو کہ ایسے لوگ چنے جائیں، ایسے لوگ حکومت میں آئیں جو عوام کی بہتری کا حق ادا کرنے والے بھی ہوں، اس کیلئے کام کرنے والے ہوں اور ملک کی ترقی کیلئے بھی کارآمد ہوں اور اس کا حق ادا کرنے والے ہوں۔ پس اس تعلیم کے ساتھ ہم اپنی باتوں کو دنیا میں پھیلاتے بھی ہیں اور اس تعلیم پر عمل کرتے ہوئے ہم اپنی زندگی گزارنے کی کوشش بھی کرتے ہیں اور یہی ایک احمدی کا کام ہے کہ جہاں وہ مذہبی آزادی کی وجہ سے آپ لوگوں کے شکرگزار بنیں وہاں قانون کے اس حد تک پابند ہوں کہ ایک نمونہ بن جائیں اور اسی طرح ایسے لوگوں کو ایسے لیڈروں کو چننے والے ہوں جو ملک وقوم کیلئے بہترین خدمت گار ہوں۔

مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ جب یہ مسجد تعمیر ہو جائے گی تو یہاں کے رہنے والے احمدی اپنے پروگرام ایک جگہ جمع ہو کر زیادہ سہولت سے کر سکیں گے۔ جہاں وہ عبادت کریں گے وہاں دوسرے پروگرام بھی کر سکیں گے اپنے ملک وقوم کی ترقی کیلئے بھی بہترین کردار ادا کرنے والے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کو توفیق بھی دے اور خدا کرے کہ جب یہ مسجد بن جائے تو جو توقعات احمدیوں سے کی جا سکتی ہیں اور کی جانی چاہئیں اور جو میں ان سے امید رکھتا ہوں انشاء اللہ تعالیٰ وہ ان پر پورا اترنے والے ہوں گے اور اسلام کی حقیقی اور خوبصورت تعلیم کو اس علاقہ کے لوگوں میں مزید متعارف کروانے والے ہوں گے۔ اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو۔ شکریہ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب 6 بجکر 46 منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سنگ بنیاد رکھنے کی جگہ پر تشریف لے گئے اور دعاؤں کے ساتھ بنیادی اینٹ نصب فرمائی۔ بعد ازاں حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے دوسری اینٹ نصب فرمائی۔ اس کے بعد علی الترتیب درج ذیل جماعتی عہدیداران اور مہمانوں کو ایک ایک اینٹ رکھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب (امیر جماعت جرمنی)، میئر شہر راؤن ہائم مسٹر تھامس جوہے صاحب، صوبائی ممبر پارلیمنٹ Mrs. Sabine Bachle-Schols صاحبہ، عبدالماجد طاہر (ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)، مکرم حیدر علی ظفر صاحب (مبلغ انچارج جرمنی)، مکرم منیر احمد جاوید صاحب (پرائیوٹ سیکرٹری)، مکرم محمد بلال اویس صاحب (ریجنل مربی سلسلہ)، مکرم چوہدری افتخار احمد صاحب (صدر مجلس انصار اللہ جرمنی)، مکرم حسنات احمد صاحب (صدر مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی)، مکرمہ عطیۃُ النور احمد ہیوبش صاحبہ (صدر لجنہ اماء اللہ جرمنی)، مکرم عرفان احمد صاحب (نیشنل انٹرنل آڈیٹر)، مکرم داؤد احمد قمر صاحب (ریجنل امیر)، مکرم کفایت اللہ چیمہ صاحب (صدر جماعت راؤن ہائم ساؤتھ)، مکرم عطاء الغفور صاحب (صدر جماعت راؤن ہائم نارتھ)، مکرم امان اللہ صاحب (جنرل سیکرٹری راؤن ہائم ساؤتھ)، مکرم شاہد احمد صاحب (سیکرٹری صنعت وتجارت راؤن ہائم نارتھ)، مکرم نعیم احمد صاحب (زعیم انصار اللہ راؤن ہائم ساؤتھ)، مکرم راجہ ظفر اللہ خان صاحب (زعیم انصار اللہ راؤن ہائم نارتھ)، مکرم شیراز احمد خان صاحب (قائد خدام الاحمدیہ راؤن ہائم ساؤتھ)، مکرم یاسر جاوید صاحب (قائد خدام الاحمدیہ راؤن ہائم نارتھ)، مکرمہ فرحت ناحید چیمہ صاحبہ (صدر لجنہ راؤن ہائم ساؤتھ)، مکرمہ نازیہ خان صاحبہ (صدر لجنہ راؤن ہائم نارتھ)، مکرم کامران ارشد صاحب۔ اس کے علاوہ واقفہ نو عزیزہ دانیہ احمد (راؤن ہائم ساؤتھ)، عزیزہ امتہ السبوح بٹ واقفہ نو (راؤن ہائم نارتھ)، عزیزم دانش محمد احمد (واقف نو راؤن ہائم ساؤتھ) اور عزیز جاذب احمد خان (واقف نو راؤن ہائم نارتھ) نے بھی ایک ایک اینٹ رکھنے کی سعادت پائی۔ آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی۔

دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مارکی میں تشریف لے آئے جہاں اس تقریب میں شامل ہونے والے تمام مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی معیّت میں کھانا تناول کیا۔ اس دوران مہمان حضور انور سے ملنے کیلئے آتے رہے۔ حضور انور ازراہ شفقت مہمانوں سے گفتگو فرماتے، مہمان شرف مصافحہ حاصل کرتے۔ بعد ازاں حضور انور مارکی سے باہر تشریف لے آئے باہر بچے ایک قطار میں کھڑے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ان بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ اسکے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کیلئے لجنہ کی مارکی میں تشریف لے آئے جہاں خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا اور بچیوں نے دعائیہ نظمیں اور ترانے پیش کئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔ بعد ازاں 7 بجکر 55 منٹ پر یہاں سے بیت السبوح فرینکفرٹ کیلئے روانگی ہوئی۔ قریباً 25 منٹ کے سفر کے بعد 8 بجکر 20 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بیت السبوح میں ورود مسعود ہوا۔

تقریب آمین

8 بجکر 35 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے ہال میں تشریف لے آئے اور پروگرام کے مطابق تقریب آمین کا آغاز ہوا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل 30 بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔ عزیز اکراش فراز، رائے فہد احمد، محمد لبیب الرحمن کھوکھر، ضوریز اوّاب ناصر، عارض قیصر بٹ، غالب احمد شمس، مرزا صارم الدین بازد احمد، عرفان کاہلوں مصطفیٰ، عالیان احمد، ظاہر احمد، فوزان احمد، ابراہیم افضل، راحیل احمد، آیان احمد طاہر، عبداللہ اشرف میمن، امان احمد قریشی، حنان احمد ظفر، عماد ریاض، اریب احمد۔ عزیزہ افرہ نور سمیع، ہانیہ احمد، ملائیکہ وڑائچ، آبیہ احمد، ایشا ملک، ماہا خرّم، جویریہ حلیم، عائشہ گھمن، بارعہ وسیم، شانیہ احمد، نبیلہ احمد۔ تقریب آمین کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے

Prop. Mir Ahmed Ashfaq | Cell: 9701226686, 7702164917, 7702164912

A.S.
WEIGH BRIDGE
100 TONS ELECTRONIC TRAILER
WEIGH BRIDGE
NATIONAL HIGHWAY 44, KURNOOL ROAD, JEDCHARLA

بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔

مہمانوں کے تاثرات

آج مسجد کے اس سنگ بنیاد کی تقریب میں 135 مہمان شامل ہوئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب کا ان مہمانوں پر گہرا اثر ہوا۔ بہت سے مہمانوں نے اپنے دلی جذبات اور تاثرات کا اظہار کیا۔ یہ تاثرات یہاں پیش کئے جارہے ہیں۔

☆ایک ڈاکٹر خاتون نے کہا: خلیفہ کا خطاب بہت موثر تھا۔ دل کی گہرائی تک اثر کرنے والا تھا۔ بالخصوص محبت اور امن کا پیغام، اگر ہم میں سے ہر ایک اپنے ہمسایوں کا خیال رکھنے والا بن جائے جیسا خلیفہ نے فرمایا تو دنیا کہیں زیادہ حسین ہوجائے۔

☆ایک عیسائی مہمان نے کہا کہ ”خلیفہ سے خوش خلقی عیاں ہے“ انہیں یہ بات اہم لگی کہ احباب جماعت کا اپنے خلیفہ سے گہرا تعلق ہے۔ آپکا پروگرام بہت منظم تھا۔ میں آئندہ بھی آپ کے پروگراموں میں آیا کروں گا۔

☆ایک مہمان نے کہا چونکہ میں جماعت اور خلیفہ کو پہلے سے ہی جانتا ہوں اس لئے خلیفہ کا خطاب میری توقعات کے مطابق بہت عمدہ تھا۔

☆ایک مہمان نے بتایا کہ اُسے ایک شامی دوست نے کہا تھا کہ احمدی تو مسلمان ہی نہیں اس لئے ان سے دُور رہنا چاہئے۔ اس کو وہ اب Ball Point بطور تحفہ دے گا جو اسے جماعت کی طرف سے دی گئی اور جس پر محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں کا پیغام درج ہے۔ احمدی دوسرے مسلمانوں کی نسبت زیادہ اسلام پر عمل پیرا ہیں اور ان کیلئے نمونہ ہیں۔

☆Mr Gabriel جو پیشے کے لحاظ سے چیف انسپکٹر ہیں کہتے ہیں: خلیفہ کا خطاب یادگار اور شاندار تھا۔ بالخصوص ہمسایوں کے حقوق کی وضاحت۔

☆ایک مہمان نے کہا: خلیفہ نے بڑا واضح بیان کیا ہے کہ اسلام کا دہشت گردی سے کوئی تعلق نہیں۔ اسلام ایک امن پسند مذہب ہے۔ اس کے باوجود اسلام کے بارہ میں تعصّبات گردش کرتے رہتے ہیں۔

☆ایک مہمان نے کہا خلیفہ نے بڑے اچھے انداز میں بتایا کہ ”احمدی پُرامن مسلمان ہیں۔“

☆ایک سِول انجینئر نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ نظر آرہا تھا کہ کوئی اثر رکھنے والا شخص بات کر رہا ہے اور جو کچھ بھی حضور نے فرمایا مثبت رنگ میں فرمایا۔ اسی وجہ سے اتنی کثرت سے لوگ آپ کی پیروی کرتے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ اس بات کا اندازہ مجھے دعا کے وقت ہوا جب حضور کے اشارہ پر سب لوگوں نے دعا کرنی شروع کردی۔

☆ایک خاتون نے کہا خلیفہ کا ہمسایوں کے حقوق کی طرف توجہ دلانا انہیں خاص طور پر بہت اچھا لگا۔ اگر ہم اس پیغام کے ایک حصہ پر بھی عمل پیرا ہوجائیں تو دنیا پہلے سے بہت پُرامن اور خوشگوار ہوجائے۔

☆وکالت کے ایک طالب علم جرمن مہمان Mr. Maximillian Ruben نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ خلیفہ کے خطاب نے اس کے دل پر گہرا اثر کیا ہے۔ خلیفہ نے دوسرے دو مقررین کے Points لئے اور اپنے خطاب میں ان پوائنٹس کا ذکر کرکے تفصیل کے ساتھ اسلامی نقطہ نگاہ پیش کیا اور ایک زبردست قسم کی Conclusion پیش کی۔ موصوف نے کہا میں بھی مختلف مقامات پر لیکچر دیتا رہتا ہوں لیکن جس انداز سے خلیفہ نے چھوٹی چھوٹی بنیادی باتوں کا اپنے خطاب میں ذکر کیا ہے، میرے نزدیک اس سے بہتر اور اس سے زیادہ عمدہ انداز میں پیش نہیں کیا جاسکتا تھا۔ موصوف نے کہا پہلے میں نے خلیفہ کو صرف TV یا ویڈیو میں دیکھا تھا اور اب میں پہلی لائن میں بیٹھ کر براہ راست دیکھ رہا ہوں۔ مجھے اسکا یقین نہیں آرہا۔

☆شعبہ پولیس سے تعلق رکھنے والے ایک ترک مہمان نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میں آج کی تقریب اور خلیفۃ المسیح کے پیغام سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ اگر آپ لوگ اسی طرح اسلام کا امن کا پیغام جگہ جگہ پر دیتے رہے تو عنقریب بہت کامیابی پائیں گے۔ موصوف نے کہا میں آپ کے نظام سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ آپ کی جماعت میں ہر ایک چھوٹی سے چھوٹی چیز بہت باریک اور گہرے فلسفے کی بناء پر اور عمدہ سٹرکچر کے تحت چل رہی ہے۔ ایسا منظم انتظام اور کہیں دیکھنے کو نہیں ملتا۔ میں نے آپ کے انتظامات سے بہت کچھ سیکھا ہے۔

☆دو مہمان Andreas Wirth اور Silvia Reiter نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ان کو یہ اندازہ نہیں تھا کہ خلیفۃ المسیح اتنے اچھے طریقے سے اسلامی تعلیمات پیش کریں گے۔ خاص طور پر وہ تعلیمات جو ملک کے قانون کی پابندی کے بارے میں ہیں۔ یہ تعلیم افہام و تفہیم کیلئے بہت ضروری ہے اور بہت سے مسائل کا حل پیش کرتی ہے۔ حضور انور کی قوت قدسیہ آپ کے Tent میں داخل ہونے سے لے کر دوبارہ باہر تشریف لے جانے تک محسوس ہورہی تھی۔

☆ایک مہمان Michael Saulheimer نے کہا: ہمیں یہاں آکر بہت اپنائیت محسوس ہوئی ہے۔ مجھے عیسائیوں کے بھی بہت سے پروگراموں میں شامل ہونے کا موقع ملا ہے مگر وہاں اس طرح کی اپنائیت محسوس نہیں ہوئی۔ عیسائی اس بارہ میں آپ لوگوں سے بہت کچھ سیکھ سکتے ہیں۔

☆ جرمن ریڈ کراس کے ایک شعبے کے انچارج Mr. Volker Dress نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: خلیفہ کے الفاظ انتہائی پُرتاثیر تھے اور خلیفہ کی شخصیت بہت سحر انگیز ہے۔ بہت ہی انصاف پسند اور غیر جانبدار شخصیت ہے۔ انہوں نے اپنے خطاب میں کہا کہ سارے انسان برابر ہیں ہر کسی کی عزت کرنی چاہئے۔ بالکل درست بات کہی ہے۔

☆ایک مہمان Mr. Stefan Wasmuth نے کہا: میں پہلے جماعت کو نہیں جانتا تھا۔ جس طرح ایک مذہبی راہنما کو ہونا چاہئے آپ کے خلیفہ کی ذات میں وہ ساری خوبیاں پائی جاتی ہیں۔ خلیفہ نے موثر انداز میں دنیا کے حالات کے بارہ میں ہمیں آگاہ کیا ہے اور خاص طور پر اسلام کی پُرامن تعلیم کو واضح طور پر سامنے لائے ہیں۔

☆ایک جاپانی خاتون اور ان کے جرمن خاوند نے کہا کہ اس پروگرام میں شامل ہوکر انہیں بہت حیرت ہوئی۔ ہم سمجھ رہے تھے کہ ایک چھوٹا سا پروگرام ہوگا۔ یہ تو بہت بڑا اور بہت پرامن پروگرام تھا۔ خلیفہ نے جو باتیں کیں وہ بہت اچھی اور واضح تھیں۔ آج کل کے سیاستدانوں کو بھی ان باتوں سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔ خلیفہ کی باتوں میں بہت سچائی ہے۔ انہوں نے اس بات کا بھی اظہار کیا کہ وہ مسجد کیلئے کچھ عطیہ دینا چاہتے ہیں۔

☆ایک مہمان جب آئے تو ان کے امن کے حوالے سے اور عورتوں کے حقوق کے حوالے سے بعض تحفظات تھے۔ ان کا ایک سوال تھا کہ خلیفہ امن کیلئے کیا کوشش کرتے ہیں؟ حضور انور نے اپنے خطاب میں ان سب باتوں کا ذکر کیا تو کہنے لگے کہ میرے سب تحفظات دُور ہوگئے ہیں اور کہنے لگے کہ آپ کے خلیفہ تو امن کے سفیر ہیں اور تمام مسلمانوں کو ان کی تعلیم پر عمل کرنا چاہئے۔ انہوں نے اپنے دائرہ کار میں حضور انور کے پیغام کو پھیلانے کا بھی اظہار کیا۔

☆ایک مہمان کہنے لگے کہ میں پہلی دفعہ جماعت کے پروگرام میں آیا ہوں۔ مجھے لگتا ہے کہ جماعت نے Raunheim میں اپنی جگہ بنالی ہے۔ اب مجھے انتظار ہے کہ جلد آپ کی مسجد بن جائے اور میں اسے دیکھوں۔

☆ایک سیرین دوست نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مجھے اس بات کا ڈر تھا کہ غیر مسلم احباب یہاں آکر خطرہ پیدا نہ کریں۔ خلیفۃ المسیح سے ایک سکون اور امن کی فضا محسوس ہوتی ہے۔ خلیفہ کے چہرہ پر نور نظر آتا ہے۔ آپ نے دوسرے مسلمانوں سے بہت بہتر رنگ میں اسلامی تعلیمات اپنے خطاب میں پیش کی ہیں۔ خلیفہ نے آج اصل اسلامی تعلیم پیش کی۔ یہ احمدیوں کا پہلا پروگرام تھا جس میں مَیں شامل ہوا ہوں۔ اب میں مزید معلومات حاصل کروں گا اور شاید ایک دن میں خود بھی بیعت کرکے اس جماعت میں شامل ہوجاؤں۔ یہاں آنے سے پہلے میں نے سنا تھا کہ احمدیوں کا قرآن اور ہے لیکن آج یہ بات بھی میرے سامنے غلط ثابت ہوگئی ہے۔

☆لارڈ میئر صاحب نے کہا کہ وہ خلیفہ صاحب سے پہلی مرتبہ اتنے قریب سے مل سکے ہیں اور وہ بہت متاثر ہوئے ہیں۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ ان کو سب سے زیادہ کس چیز نے متاثر کیا تو انہوں نے کہا کہ خلیفۃ المسیح کے خطاب سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ آپ کی تقریر بالکل ان کے توقعات کے مطابق تھی۔ کہتے ہیں کہ بڑی خوشی ہوئی کہ خلیفۃ المسیح نے اپنے پہلے مقررین کے نکات کا انتخاب کرکے ان کو مذہبی نقطہ نگاہ سے بیان کیا۔ انہوں نے کہا کہ خلیفہ صاحب کی تقریر میں جو مذہبی آزادی، رواداری اور مسجد کے مقاصد کا ذکر تھا وہ ان کو بہت پسند آیا۔ انہوں نے کہا کہ ان کو حیرانگی ہوئی کہ خلیفۃ المسیح ان سے کتنی عزت سے پیش آئے۔

☆ایک مہمان Michael Saulheimer صاحب نے بتایا کہ ان کو یہ تقریب بہت اچھی لگی اور ان کے نزدیک انتظامات بھرپور تھے۔ خاص طور پر مہمانوں کا استقبال بہت اچھا تھا۔ انہوں نے کہا کہ انہوں نے بہت ساری عیسائی تقریبات میں حصہ لیا ہے مگر وہاں پر کبھی بھی وہ روح نہیں پائی جو یہاں پر آج پائی ہے۔ اس تقریب کی اعلیٰ انتظامیہ کی مثال دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ اتنے بڑے مجمع کو ٹھنڈے موسم میں گرم کھانا مہیا کرنا بھی ایک بڑی بات ہے۔ کہتے ہیں کہ خلیفہ ایک خاموش اور خوش دل انسان ہیں اور امور کو بڑی عمدگی سے بیان کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ جو ان کی توقعات تھیں کہ ایک روحانی شخصیت کو ہونا چاہئے آپ کے خلیفہ ویسے ہی ہیں۔

☆ایک مہمان نے کہا کہ وہ جماعت سے پہلے آشنا نہ تھے مگر خلیفۃ المسیح نے جو کچھ فرمایا ہے وہ امن کے قیام کیلئے بہت ضروری ہے۔ خلیفہ کے الفاظ یقیناً غیر مسلموں کیلئے بھی بہت اہم ہیں۔

☆Hans Stefan صاحب جن کا تعلق Federal Ministry سے ہے، نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میں نے اس تقریب میں ایک نہایت ہی منظم جماعت کو پایا ہے۔ مجھے یہ بات اچھی لگی ہے کہ اخلاقیات کی یہاں پر صرف بات ہی نہیں کی گئی بلکہ ان پر عمل بھی کیا گیا۔

☆Danial Hoppner صاحب نے کہا کہ ان کیلئے ایک احمدی تقریب میں شامل ہونے کا یہ پہلا موقع ہے۔ اس سے قبل جماعت کے بارہ میں ان کو زیادہ علم نہیں تھا، مگر اب بہت متاثر ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مساجد کا اکثر اوقات دہشت گردی سے تعلق بیان کیا جاتا ہے مگر آج معلوم ہوا ہے کہ یہ حقیقت نہیں اور وہ بہت خوش ہیں کہ یہاں پر ایک مسجد بننے والی ہے اور یہ مسجد امن کا گہوارا ہوگی۔

☆ایک مہمان خاتون Lange صاحبہ نے کہا کہ وہ پہلی دفعہ جماعت کی کسی تقریب میں شامل ہورہی ہیں۔ اس تقریب کا ماحول بہت سکون والا ہے۔ خلیفۃ المسیح بہت Sovereign ہیں۔ خلیفۃ المسیح نے امن، محبت اور رواداری کے بارہ میں جو کچھ بیان فرمایا ہے اس نے ان کو بہت زیادہ متاثر کیا ہے۔

☆ایک مہمان Michael Panzner صاحب نے کہا کہ یہ تقریب بہت زندہ، open، منظم اور پیشہ ورانہ تھی۔ انہوں نے کہا کہ خلیفہ صاحب بہت تجربہ والے عظیم انسان لگتے ہیں۔ موصوف نے کہا کہ بہت آسانی سے کوئی بھی انسان آپ کی روحانیت کو محسوس کرسکتا ہے۔ موصوف نے کہا کہ ان کو افسوس اس بات کا ہے کہ حالات دنیا کے ایسے ہوگئے ہیں کہ ایسی واضح چیزوں کی بھی وضاحت کی ضرورت پیش آگئی۔

☆Katharina صاحبہ جو ایک استانی ہیں کہتی ہیں کہ یہ تقریب ان کیلئے بڑی آرام دہ ہے اور ان کو یہ بات بہت پسند آئی کہ مہمانوں کو کس طرح receive کیا گیا ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ انہوں نے مذہب کے بارہ میں بہت کچھ سیکھا ہے۔ خلیفۃ المسیح بہت سوچ سمجھ والے انسان لگتے ہیں۔ وہ کہتی ہیں کہ خلیفۃ المسیح نے بڑی پُرحکمت باتیں کی ہیں جس سے واضح ہوتا ہے کہ ان کے نزدیک امن کی کیا اہمیت ہے۔ انہوں نے کہا کہ احمدیہ جماعت ایک امن پسند مسلم جماعت لگتی ہے اور یہ بالکل غلط بات ہے کہ اسلام کا مطلب دہشتگردی ہے۔

......☆......☆......☆......

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز

چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

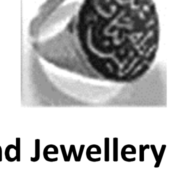

Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

UNIKCARE HOSPITAL

Dr. M.A.Razak (MBBS,DNB(Med)FCCP FIAG)
Consulting Physician & Director
New Mallepally, Hyderabad (T.S)
e-mail : drmarazak@rediffmail.com
Mobile : 9866320619 Office :040-23237021

خطبہ نکاح
سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیّدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 8؍اپریل 2015 بروز بدھ مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

خطبہ مسنونہ کی تلاوت کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت مَیں دو نکاحوں کے اعلان کروں گا،

پہلا نکاح عزیزہ عروسہ ثمر احمد واقفہ نو بنت مکرم مقصود احمد ناگی صاحب جرمنی کا ہے جو احمد جمال احمد ابن مکرم نعیم احمد ناگی صاحب یوکے کے ساتھ چھ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

یہ دونوں خاندان حضرت حاجی محمد موسیٰ صاحبؓ صحابی کی نسل میں سے ہیں۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا:

دوسرا نکاح عزیزہ انعم صبیحہ احمد بنت مکرم افضال احمد صاحب جرمنی کا ہے جو عزیزم شعیب احمد ابن مکرم امجد احمد صاحب لندن کے ساتھ چھ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

فریقین میں ایجاب وقبول کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا: رشتوں کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرلیں۔

مرتبہ: ظہیر احمد خان، مربی سلسلہ
انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی.ایس لندن

......☆......☆......☆......

نماز جنازہ

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 27؍مارچ 2017 بروز سوموار نماز مغرب سے قبل مسجد فضل لندن کے احاطہ کے باہر تشریف لا کر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆مکرم محمد سعید صاحب (سٹیونج، یو.کے)

23؍مارچ 2017ء کو 70 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کا تعلق کشمیر سے تھا اور گزشتہ پانچ سال سے یو.کے میں مقیم تھے۔ آپ نے مختلف جماعتی عہدوں پر کام کرنے کے علاوہ چھ سال صدر جماعت خلیل آباد (کوٹلی، کشمیر) کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ کوٹلی میں شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑا مگر کبھی کمزوری نہیں دکھائی۔ تبلیغ کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے تھے۔ ایک مرتبہ چیف جسٹس کشمیر کے ساتھ بھی بحث کا موقع ملا اور انہیں لاجواب کر دیا۔ آپ کی تبلیغ سے کچھ لوگوں کو قبول احمدیت کی توفیق بھی ملی۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، خوش اخلاق، ملنسار بہت نیک اور مخلص انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں چھ بیٹیاں اور پانچ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرمہ صغریٰ بیگم صاحبہ

(اہلیہ مکرم رشید احمد صاحب جنجوعہ مرحوم، ربوہ)

29؍نومبر 2016 کو 80 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ بابا محمد بوٹے خان صاحب مؤذن منارۃ المسیح قادیان کی بھتیجی تھیں۔ آپ کے والد مکرم چوہدری حاکم علی صاحب 1974ء میں مخالفین کی فائرنگ سے زخمی ہوئے تھے۔ آپ کا تعلق مالو کے ضلع سیالکوٹ سے تھا جہاں آپ نے بطور صدر لجنہ خدمت کی توفیق پائی۔ ربوہ قیام کے دوران آپ دارالعلوم حلقہ مسرور میں سیکرٹری خدمت خلق کے طور پر خدمت بجالاتی رہیں۔ بہت مہمان نواز اور انتہائی صابرہ وشاکرہ خاتون تھیں۔

(2) مکرمہ سعیدہ بیگم صاحبہ، جرمنی

(اہلیہ مکرم میر عبدالرحیم صاحب)

28؍ستمبر 2016ء کو 88 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ بہت سی خوبیوں کی مالک تھیں۔ توحید اور دین کی غیرت رکھنے والی، غریبوں کی ہمدرد، قرآن کریم کی تلاوت اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مطالعہ کرنے والی، بہت نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ تبلیغ کا بہت شوق تھا۔ بچوں کی تعلیم وتربیت کا بہت خیال رکھا۔ 1974ء کی مخالفت کے دوران بچوں کو ربوہ لے کر گئیں اور غربت کے باوجود اپنے بچوں کو وقف کیا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ کے 2 بیٹے مکرم عبدالرشید تبسم صاحب مرحوم مربی سلسلہ اور میر عبدالباسط صاحب (نائب ناظر دعوت الی اللہ) کے علاوہ ایک داماد مکرم مسعود سلیمان صاحب بھی مربی سلسلہ ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

......☆......☆......☆......

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL
a desired destination
for royal weddings & celebrations.
2-14-122/2-B, Bushra Estate
HYDRABAD ROAD, YADGIR - 585201
Contact Number : 09440023007, 08473296444

طالب دعا:
اقبال احمد ضمیر
فلک نما، حیدرآباد
(صوبہ تلنگانہ)

KONARK Nursery Hyderabad
MUZAMMIL AHMED
Mobile: +91 99483 70069
konarknursery@gmail.com
www.facebook.com/konarknursery
www.konarknursery.com
Plants for Seasons & Reasons...
Cactus . Seculents . Seeds
Landscaping – Rental Plants – Exports – Imports

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
G.M. BUILDERS & DEVELOPERS
RAICHURI CONSTRUCTION
SINCE 1985
OFFICE:
PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP
HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY,
CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069
TEL 28258310, MOB. 09987652552
E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

سہارا آٹو ٹریڈرز
SAHARA AUTO TRADERS
Rexines & Auto Tops
Motor Line Road, Mahboob Nagar
Pro. V.Anwar Ahmad
Mob. : 9989420218

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش: 2237-0471, 2237-8468

INDIAN ROLLING SHUTTERS
WHOLESALE DEALER
SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS
Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS
Prop : HAMEED AHMAD GHOURI
Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)
Mobile : 09849297718

SEELIN® TYRE SAFETY SYSTEM
R. Subba Rao
Telengana Distributor
Mob : 9949412352
9492707352
Prevent Punctures For Tyres with Tubes and Tubeless
RS TRADERS
Office : Flat No G-5, Manikanta Paradise
Dwarakanagar, Boduppi, Rangareddy, Telangana - 500 092
E-mail: seelinhyd@gmail.com website: www.seelin.in

جماعتی رپورٹیں

جلسہ یوم مصلح موعود

● رائچور کی جماعتوں میں مورخہ 20رفروری 2017 کو جلسہ یوم مصلح موعود منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد حضرت مصلح موعودؓ کی پاکیزہ سیرت کے موضوع پر تقریر ہوئی۔ اسی طرح لجنہ اماء اللہ نے بھی جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد کیا۔
(ایس.ایچ. بشارت احمد، مبلغ انچارج رائچور، کرناٹک)

جلسہ یوم مسیح موعودؑ

● جماعت احمدیہ وڈمان میں مورخہ 23رمارچ 2017 کو مکرم محمد بشیر صاحب صدر جماعت احمدیہ وڈمان کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم محمود صاحب نے کی۔ نظم عزیزم شارق احمد نے پڑھی۔ بعدہ مکرم حلال احمد صاحب، مکرم کلیم الدین صاحب اور خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (محمد رفیق پالاکرتی، معلم سلسلہ وڈمان)

● جماعت احمدیہ بنگلور میں مورخہ 26رمارچ 2017 کو مکرم مصدق احمد صاحب امیر جماعت بنگلور کی زیر صدارت تینوں ذیلی تنظیموں کا مشترکہ جلسہ یوم مسیح موعود منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم کمال الدین صاحب نے کی۔ نظم عزیزم فیصل احمد سہگل نے پڑھی۔ بعدہ مکرم اطہر احمد صاحب، مکرم رضی اللہ صاحب، مکرم شیخ فضل الدین صاحب، مکرم بشارت احمد استاد صاحب اور خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاکیزہ سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (میر عبد الحمید، مبلغ انچارج بنگلور)

● جماعت احمدیہ بھونیشور میں مورخہ 23رمارچ 2017 کو بعد نماز مغرب وعشاء جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم مولوی انور احمد خان صاحب نے کی۔ نظم مکرم شیخ جعفر صاحب نے پڑھی۔ بعدہ حضرت مسیح موعودؑ کی پاکیزہ سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تین تقاریر ہوئیں۔ اختتامی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔
(شیخ مفسر احمد، مبلغ سلسلہ بھونیشور، اڈیشہ)

● جماعت احمدیہ پٹنہ بہار میں مورخہ 23رمارچ 2017 کو مکرم شاہ محمد احمد صاحب صدر جماعت پٹنہ کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم آدم حسین صاحب معلم سلسلہ نے کی۔ نظم خاکسار نے پڑھی۔ بعدہ مکرم سید طارق احمد صاحب، مکرم آدم حسین صاحب اور خاکسار نے تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (حلیم احمد، پٹنہ بہار)

● جماعت احمدیہ مالیر کوٹلہ میں مورخہ 23رمارچ 2017 کو جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاکیزہ سیرت کے موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پزیر ہوا۔ (سید اقبال احمد، معلم سلسلہ مالیر کوٹلہ پنجاب)

● جماعت احمدیہ فیض آباد کالونی سری نگر میں مورخہ 23رمارچ 2017 کو جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم تصدق حسین صاحب ایڈووکیٹ، مکرم عارف احمد نائک صاحب اور خاکسار نے یوم مسیح موعودؑ کے حوالے سے تقاریر کیں۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔
(الطاف حسین نائک، مبلغ انچارج فیض آباد کالونی سری نگر، کشمیر)

● جماعت احمدیہ پارولی مورینہ (ایم.پی) میں مورخہ 23رمارچ 2017 کو مکرم مسلم خان صاحب صدر جماعت احمدیہ پارولی کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد خاکسار نے 23رمارچ کے دن کی اہمیت اور شرائط بیعت کے موضوع پر تقریر کی۔ بعدہ اسلام احمدیت کے موضوع پر ایک ڈاکیومنٹری دکھائی گئی۔ دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (حلیم خان شاہد، مربی سلسلہ پارولی)

● جماعت احمدیہ گاندھی دھام میں مورخہ 23رمارچ کو مکرم محمد شکیل صاحب کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعود منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم عزیز عمران احمد نے کی۔ بچیوں نے ایک ترانہ پڑھ کر سنایا۔ بعدہ خاکسار نے 23رمارچ کے دن کی اہمیت کے موضوع پر تقریر کی۔ دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (نوید الفتح شاہد، مبلغ انچارج کچھ گجرات)

● جماعت احمدیہ حیدرآباد میں مورخہ 23رمارچ 2017 کو مکرم سیٹھ محمد سہیل صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعود منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم حمید احمد غوری صاحب نے کی۔ مکرم سید شجاعت احمد صاحب نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ بعدہ مکرم سہیل احمد صاحب، مکرم تنویر احمد صاحب، مکرم حامد اللہ غوری صاحب اور خاکسار نے یوم مسیح موعود کی مناسبت سے تقاریر کیں۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔
(محمد کلیم خان، مبلغ انچارج حیدرآباد)

● جماعت احمدیہ برہ پورہ بھاگلپور میں مورخہ 25رمارچ 2017 کو مکرم محمد عبد الباقی صاحب صدر جماعت احمدیہ بھاگلپور کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعود منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم خاکسار نے کی۔ بعدہ حضرت مسیح موعودؑ کی پاکیزہ سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر ہوئیں۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔
(محمد یامین خان، معلم سلسلہ برہ پورہ، بہار)

جماعت احمدیہ کولکاتا میں پیس سمپوزیم کا انعقاد

● جماعت احمدیہ کولکاتا میں مورخہ 18رفروری 2017 کو کلامندر آڈیٹوریم میں World Peace - The critical need of the time کے موضوع پر پیس سمپوزیم کا انعقاد کیا گیا۔ اس پروگرام میں یو.ایس کاؤنسل جنرل Dr. Craig L Hall نے بطور مہمان خصوصی شرکت کی۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم وقار احمد ظفر صاحب سیکرٹری اشاعت کولکاتا نے جماعت کا تعارف اور پیس سمپوزیم کا مقصد بیان کیا۔ بعدہ مکرم جمال شریعت احمد خان صاحب مبلغ انچارج کولکاتا نے بطور جماعتی نمائندہ تقریر کی۔ اس کے بعد مکرم آر.ایم. چوپڑا صاحب جو ایک مصنف اور سکالر ہیں نے امن کی ضرورت کے موضوع پر تقریر کی۔ بعدہ مکرم ابوطاہر منڈل صاحب مبلغ انچارج مرشدآباد بنگال نے بزبان بنگلہ تقریر کی۔ بعدازاں جناب اُتپل چیٹر جی صاحب جرنلسٹ نے امن کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اس کے بعد محترمہ انیتہ پالن ڈے صاحبہ نے امن کے متعلق بائبل کی تعلیمات بیان کیں نیز حضور انور کو ایک نظم کے ذریعہ خراج عقیدت پیش کیا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے قیام امن کے حوالے سے کیے جانے والے خطابات کی روشنی میں ایک ڈاکیومنٹری دکھائی گئی۔ اس کے بعد مکرم ٹی.ایس. والیا صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور کہا کہ ایسے پروگرام کی آج کے دور میں اشد ضرورت ہے۔ صدارتی خطاب کے بعد مہمان خصوصی اور مقررین کی خدمت میں گلدستہ اور مومنٹوز پیش کئے گئے۔ اس پروگرام میں 180 سے زائد غیراز جماعت احباب نے شرکت کی۔ اس پروگرام کی 16 اخبارات و نیوز چینلز کے ذریعہ کوریج ہوئی جس کے ذریعہ 5 لاکھ لوگوں تک اسلام واحمدیت کا پیغام پہنچا۔
(شیراز احمد، انچارج شعبہ نور الاسلام)

جو رمضان بغیر سچی قربانی کے گزر جاتا ہے وہ رمضان نہیں اور
جو تحریک جدید بغیر روح کی تازگی کے گزر جاتی ہے وہ تحریک جدید نہیں

رمضان المبارک میں صدفی صد چندہ ادا کر کے حضور انور کی دُعاؤں کے وارث بنیں

بانی تحریک جدید سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ ماہ رمضان المبارک کے ساتھ تحریک جدید کی گہری مناسبتوں پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں: ”اگر تم رمضان سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہو تو تحریک جدید پر عمل کرو اور اگر تحریک جدید کو فائدہ پہنچانا چاہتے ہو تو روزوں سے صحیح فائدہ اُٹھاؤ۔ تحریک جدید یہی ہے کہ سادہ زندگی بسر کرو اور محنت اور مشقت اور قربانی کا اپنے آپ کو عادی بناؤ۔ یہی سبق رمضان تمہیں سکھانے کیلئے آتا ہے۔ پس جس غرض کے لئے رمضان آیا ہے اس غرض کے حاصل کرنے کیلئے جدوجہد کرو.... ہر شخص کو کوشش کرنی چاہئے کہ اس کا رمضان تحریک جدید والا ہو اور تحریک جدید رمضان والی ہو۔ رمضان ہمارے نفس کو مارنے والا ہو اور تحریک جدید ہماری روح کو تازگی بخشنے والی ہو۔ پس جب میں نے کہا کہ رمضان سے فائدہ اُٹھاؤ تو دراصل میں نے تمہیں سمجھایا ہے کہ تم تحریک جدید کے اغراض و مقاصد کو رمضان کی روشنی میں سمجھو۔ اور جب میں نے کہا ہے کہ تحریک جدید کی طرف توجہ کرو تو دوسرے لفظوں میں مَیں نے تمہیں یہ کہا ہے کہ تم ہر حالت میں رمضان کی کیفیت اپنے اُوپر وارد رکھو اور صحیح قربانی اور مسلسل قربانی کی اپنے اندر عادت ڈالو۔ جو رمضان بغیر سچی قربانی کے گزر جاتا ہے وہ رمضان نہیں اور جو تحریک جدید بغیر روح کی تازگی کے گزر جاتی ہے وہ تحریک جدید نہیں۔“ (خطبہ جمعہ 4رنومبر 1938)

اسی ضمن میں 11رنومبر 1938ء کے خطبہ جمعہ کے آخر میں حضور رضی اللہ عنہ نے جماعت کو تحریک جدید کے چندہ دہندگان کیلئے بطور خاص دعاؤں کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا: ”رمضان کا جو آخری عشرہ آنے والا ہے اس کو تحریک جدید کے متعلق سابق قربانیوں کیلئے شکریہ اور آئندہ کے لئے طاقت کے حصول کیلئے خرچ کرو۔ جن کو گزشتہ سالوں میں قربانی کی توفیق ملی ہے وہ اس کیلئے اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کریں اور ہر ایک دعا کرنے والا اللہ تعالیٰ سے ہر قربانی کرنے والے کے لئے دعا کرے کہ اُس نے شوکت دین اور مضبوطی سلسلہ کیلئے جو قربانی کی ہے اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ اس پر اپنے فضل اور رحمتیں نازل کرے۔ اور اس کے لئے اپنی محبت اور برکات کا نزول فرمائے۔ اسی محبت اور اخلاص کے مطابق جس کے ساتھ اس نے خدا کی راہ میں قربانی کی تھی۔ آمین۔“ (الفضل 15رنومبر 1938ء صفحہ نمبر 4)

مخلصین جماعت کا شروع سے ہی یہ تعامل رہا ہے کہ وہ ہمیشہ ماہ رمضان کے وسط تک اپنے وعدہ جات چندہ تحریک جدید کی صد فیصد ادائیگی کر کے اللہ تعالیٰ کے افضال و برکات کو جذب کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ پس اب جبکہ ہم اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے ایک بار پھر بے شمار آسمانی رحمتوں اور برکتوں کے حامل اس ماہ مقدس میں قدم رکھنے والے ہیں، جملہ معاونین تحریک جدید سے درخواست ہے کہ وہ اپنی شاندار جماعتی روایات کو برقرار رکھتے ہوئے 20ررمضان المبارک یعنی 16رجون تک اپنے واجبات کی مکمل ادائیگی کر کے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مقبول دعاؤں سے وافر حصہ پانے کی سعادت حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

جملہ ضلعی و مقامی امراء کرام، صدران و سیکرٹریان تحریک جدید اور مبلغ انچارج صاحبان سے بھی گزارش کی جاتی ہے کہ براہ مہربانی اپنی اپنی جماعتوں کے صد فیصد ادائیگی کنندگان کی فہرستیں 16رجون سے پہلے پہلے بذریعہ ڈاک اور 21رجون تک بذریعہ فیکس یا ای میل وکالت مال تحریک جدید قادیان کو بھجوا کر ممنون فرمائیں تا تمام جماعتوں کی یکجائی فہرست 29ررمضان کی اجتماعی دعا کیلئے سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کی جاسکے۔ جزاکم اللہ تعالیٰ خیراً۔ (وکیل المال تحریک جدید قادیان)

پولیس ڈیپارٹمنٹ فاضلکا کی جانب سے منعقدہ سائیکل ریلی میں خدام الاحمدیہ قادیان کی شرکت

● 23رمارچ 2017 کو بھگت سنگھ ڈے کی مناسبت سے پولیس ڈیپارٹمنٹ ضلع فاضلکا نزد فیروز پور پنجاب کی جانب سے ایک سائیکل ریلی منعقد کی گئی جس میں مجلس خدام الاحمدیہ قادیان سے 7 خدام نے شرکت کی۔ مورخہ 23رمارچ کو نماز فجر کے بعد ٹھیک 7 بجے ریلی شروع ہوئی اور صبح 10 بجے بمقام حسینی والا اپنے اختتام کو پہنچی۔ اس ریلی میں Mr. Ketin Balliram Patil (IPS SSP) بھی موجود تھے۔ ریلی میں تقریباً 1500 نوجوان پنجاب کے مختلف اضلاع سے شامل ہوئے۔ اس پروگرام میں پولیس کے افسران اور نوجوانوں کو جماعت کا تعارف کرایا گیا اور قادیان آنے کی دعوت دی گئی۔ (فلاح الدین قمر، معتمد مجلس خدام الاحمدیہ قادیان)

وصـــایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 8221: میں امتہ القدوس زوجہ مکرم مبارک احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان عمر 27 سال پیدائشی احمدی، ساکن Thuppilikadan ڈاکخانہ کلکولم، کاراپرم، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14رفروری 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زمین 25 سینٹ، زیور طلائی: ہار 38 گرام، چوڑی 24 گرام، کانہ 3 گرام، انگوٹھی 3 گرام، حق مہر: 11 گرام۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/700 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ایم۔ پی۔ نجیب الامۃ: امتہ القدوس گواہ: سکینہ

مسل نمبر 8222: میں سکینہ زوجہ مکرم ابوبکر صدیق صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 52 سال تاریخ بیعت 1989، ساکن کلکولم ڈاکخانہ کاراپرم ضلع ملاپورم صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 11رفروری 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: ہار 14 گرام، کڑا 28 گرام، کانہ 3 گرام، زمین 12 سینٹ، حق مہر: -/150 روپئے۔ میرا گزارہ آمد ماہوار -/2745 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ٹی۔ ایم۔ عبد الجلیل الامۃ: سکینہ گواہ: ٹی۔ کے۔ امیر علی

مسل نمبر 8223: میں عائشہ صغیر زوجہ مکرم اشرف۔ ایم صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 28 سال تاریخ بیعت 1995، ساکن ملاپورم، کلکولم ڈاکخانہ کاراپورم ضلع ملاپورم صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 13رفروری 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 4 گرام، کڑا 6 گرام، کانہ 2 گرام، انگوٹھی 2 گرام (تمام زیور 22 کیریٹ) (اسکے علاوہ 10 گرام زیور گروی رکھا ہوا ہے)۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ایم۔ پی۔ نجیب الامۃ: عائشہ صغیر گواہ: ایم۔ اشرف

مسل نمبر 8224: میں امتہ القدیر امرین زوجہ مکرم خلیل اللہ مسعود احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 30 سال پیدائشی احمدی، ساکن کمیلا روڈ، پورب سرائے ضلع مونگیر صوبہ بہار، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17رنومبر 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 50 گرام، حق مہر: -/3,00,000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ظہیر احمد بھٹی الامۃ: امتہ القدیر امرین گواہ: شیخ مسعود احمد

مسل نمبر 8225: میں شائستہ بشیر زوجہ مکرم نور اللہ بشیر صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 28 سال پیدائشی احمدی، ساکن کمیلا روڈ، پورب سرائے ضلع مونگیر صوبہ بہار، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16رفروری 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 20 گرام (22 کیریٹ)، زیور نقرئی: 150 گرام، حق مہر: -/1,00,000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ظہیر احمد بھٹی الامۃ: شائستہ بشیر گواہ: نور اللہ بشیر احمد

مسل نمبر 8226: میں عائشہ سلطانہ زوجہ مکرم نیک محمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 33 سال پیدائشی احمدی، ساکن K-19/4، ٹیلکو کالونی، جمشید پور، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 5رفروری 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: چین 13.05 گرام، بالیاں 5.61 گرام، ٹیکا 3.36 گرام، کوکا 2.02 گرام، لاکٹ 2 گرام، چین 10 گرام، بالی 2 گرام (تمام زیورات 22 کیریٹ)، زیور نقرئی: پائل 40 گرام، انگوٹھی، ہار چین، بالی 40 گرام، حق مہر: -/30501 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ: نیک محمد الامۃ: عائشہ سلطانہ گواہ: ظہیر احمد بھٹی

مسل نمبر 8227: میں تبریز احمد منصوری ولد مکرم عبد اللطیف منصوری صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 31 سال پیدائشی احمدی، ساکن سملیہ ڈاکخانہ سملیہ ضلع رانچی صوبہ جھارکھنڈ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 7رفروری 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سلیم احمد خان العبد: تبریز احمد منصوری گواہ: ظہیر احمد بھٹی

مسل نمبر 8228: میں شاہ نواز احمد ولد مکرم معین الحق صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 26 سال پیدائشی احمدی، ساکن سملیہ ڈاکخانہ سملیہ ضلع رانچی صوبہ جھارکھنڈ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 7رفروری 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سلیم احمد العبد: شاہ نواز احمد گواہ: ظہیر احمد بھٹی

مسل نمبر 8229: میں عبد الحکیم غلام احمد ولد مکرم عبد الکریم رضی احمد صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ زراعت عمر 63 سال پیدائشی احمدی، ساکن کملا روڈ، پورب سرائے ضلع مونگیر صوبہ بہار، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16رفروری 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زرعی زمین بمقام ضلع بیگوسرائے موضع ممریتر پور۔ کُل 3 بیگھہ 8 کٹھہ 10 دھور۔ میرا گزارہ آمد از زراعت ماہوار -/3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ظہیر احمد بھٹی العبد: عبد الحکیم غلام احمد گواہ: محمد حبیب

مسل نمبر 8230: میں عبد الاسیس ولد مکرم عبد الکریم صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 35 سال پیدائشی احمدی، ساکن پنولان، بالاکولم ڈاکخانہ کاراپورم، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17رفروری 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زمین 10 سینٹ۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/10,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبد الجلیل ٹی۔ ایم العبد: عبد الاسیس گواہ: نجیب۔ ایم۔ پی

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تمام مخلوقات اللہ تعالیٰ کی عیال ہیں اور اللہ تعالیٰ کو اپنی مخلوقات میں سے وہ شخص بہت پسند ہے جو اس کی عیال یعنی مخلوق کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے۔ (مشکوٰۃ)

طالب دعا: ایڈووکیٹ منور احمد خان، صدر جماعت احمدیہ پوری اُڈیشہ مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو قرآن پڑھتا اور سمجھتا ہے وہ غنی ہے اس کو کسی غربت کا ڈر نہیں۔

(سنن سعید بن منصور)

طالب دعا: فیملی وافراد خاندان مکرم ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیماپوری مرحوم، حیدرآباد

MBBS IN BANGLADESH
Your Safe & Affordable Destination For Pursuing MBBS Is Bangladesh
ADMISSION IN PVT MEDICAL COLLEGES SESSION 2016
BANGLADESH MEDICAL COLLEGE
JAHRUL ISLAM MEDICAL COLLEGE
AD-DIN WOMEN'S MEDICAL COLLEGE
MONNO MEDICAL COLLEGE
ENAM MEDICAL COLLEGE
GREEN LIFE MEDICAL COLLEGE
Salient Features:
Recognised By MCI IMED & BM&DC
Lowest Packages Payable In Installments
Excellent Faculty & Hostel facility
Package Starts From 33,000 USD
(20.00 Lacs Approx.) With Hostel.
Contact With Original Certificates & Passport
NEEDS EDUCATION KASHMIR
An ISO 9001 - 2008 Certified Consultancy
Qureshi Building, Opp. Akhara Building, Next Building To KBD Book Shop, Near Budshah Bridge, Sgr.-190001
Mob.: 09596580243 | 09419001671
Email: needseducation@outlook.com
H/o:- 69/C 5th floor, Panthapath Dhaka
Saba Ads #9906928638

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کانسخہ
سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

Ahmad Travels Qadian
Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses

Contact : 9815665277
Propritor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

SUIT SPECIALIST
Proprietor
SYED ZAKI AHMAD
Bandra, Mumbai
Mobile : 09867806905

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

JANIC CONSTRUCTION PVT. LTD
Mohammad. Janealam Shaikh
وَسِّعْ مَکَانَکَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
E-Mail id : janicconstruction@gmail.com
Mobile No: 09819780243, 07738256287
Res : Mazagaon, Mumbai - 400010

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ نمبر 1

وقت کھل کر دُنیا کے اکثر ممالک میں اُس طرح مخالفت نہیں کرتے جس طرح اسلام کے پہلے دور میں مسلمانوں کو مخالفتوں کا سامنا کرنا پڑا تھا، بلکہ یہ لوگ جو غیر مسلم ہیں اگر مخالفت کرتے ہیں تو بڑے طریقے سے اور بڑا سوچ سمجھ کر کرتے ہیں، اِن لوگوں کا بھی دفاع ہم نے کرنا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ جو ہتھیار اسلام کے مخالفین اسلام کو ختم کرنے کیلئے استعمال کر رہے ہیں وہی ہم نے کرنے ہیں اور وہ لٹریچر اور تبلیغ کا ہتھیار ہے۔ جب غیر مسلم دنیا میں اسلام پھیلنا شروع ہوگا تو پھر غیر مسلم ممالک بھی جماعت کی مخالفت کریں گے۔ ان کو پتا لگ رہا ہے کہ جماعت احمدیہ جس اسلام کی تبلیغ کرتی ہے یہ ایک وقت میں غلبہ حاصل کر لے گا اور اس حقیقی اسلام کا جماعت احمدیہ کے ذریعہ سے ہی پھیلنا مقدر ہے۔ لیکن اس وقت ملّاں جو ہے ہر جگہ مخالفت میں پیش پیش ہے۔ اسی طرح ظلم کر رہے ہیں جس طرح پرانے زمانے میں مذاہب پر کئے گئے۔ سیاستدان بھی ووٹ اور سستی شہرت کے لئے ان کے پیچھے چلتے ہیں ورنہ ان لوگوں کو تو مذہب کی الف ب کا بھی نہیں پتا۔ لیکن اسلام کی غیرت کے نام پر احمدیوں پر حملے ضرور کرتے ہیں یا اسمبلیوں میں قانون پاس کروانے کی کوشش کرتے ہیں۔ پاکستان میں بھی کشمیر میں آجکل اسمبلی میں پاکستانی ملّاں کے زیر اثر احمدیوں کو غیر مسلم قرار دینے کی قرارداد پیش ہوئی ہے۔ بہرحال یہ لوگ جو کچھ بھی کرنا چاہیں کر لیں پاکستان کی اسمبلی نے احمدیوں کو غیر مسلم قرار دے کر کیا حاصل کر لیا کون سی جماعت کی ترقی رک گئی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت تو نئی سے نئی وسعتوں کو حاصل کرتی چلی جا رہی ہے لیکن افراد جماعت کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ صبر کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مدد کے لئے دعا کرنا اور اس کے آگے جھکنا اپنی نمازوں اور عبادتوں کی حفاظت کرنا ہر احمدی کا فرض ہے اور یہی چیز اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا مزید وارث بنائے گی۔

پھر الجزائر میں مخالفت ہے۔ اسی طرح بنگلہ دیش میں مسلسل مخالفت چلتی رہتی ہے انڈونیشیا میں چلتی ہے عرب ممالک میں چلتی ہے۔ گذشتہ دنوں بنگلہ دیش میں، ضلع میمن سنگھ کی ہماری مسجد پر مولویوں نے حملہ کیا اور ہمارے مربی مستفیض الرحمن صاحب کو چاقوؤں اور خنجروں کے وار کر کے شدید زخمی کر دیا۔ اتنے کاری وار کئے کہ سارا جسم چھلنی کر دیا۔ پیٹ میں بھی ایسی جگہ وار ہوئے ہیں کہ گردہ بھی ان کا باہر آ گیا۔ گردن پر وار تھے بس شہ رگ کٹنے سے بچ گئی۔ دیکھنے والے بتاتے ہیں کہ جسم کے ہر جگہ سے خون کے فوارے نکل رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا کہ انہیں وقت پر ہسپتال پہنچایا گیا جہاں اچھے ڈاکٹر بھی تھے اور اچھا علاج بھی ہوتا رہا۔ کئی گھنٹے کا ان کا آپریشن ہوا بہرحال کل تک کی جو اطلاع ہے اس کے مطابق stable تو ہیں لیکن ابھی حالت خطرے سے باہر نہیں، گو کہ ہوش میں بھی آ گئے ہیں اور ہوش میں آنے کے بعد بول تو نہیں سکتے تھے لیکن کاغذ قلم لے کر انہوں نے لکھ کر جو باتیں کی ہیں اس میں بھی ایک مؤمن کی شان ہے کہ دوسروں کی فکر ہے اور لکھ کر یہی دیا کہ فلاں مربی صاحب کی حفاظت کا انتظام رکھیں کیونکہ ان کو بھی خطرہ ہے یا اپنے والدین کی فکر کا اظہار کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کو صحت و سلامتی والی لمبی زندگی عطا فرمائے اور کامل اور جلد شفاء عطا فرمائے۔

حضور انور نے فرمایا: بعض دفعہ بعض لوگوں کے بارے میں مجھے شکایات ملتی ہیں سوشل میڈیا پر مولویوں کو یا بعض لوگوں کو تبلیغ کرتے ہوئے یا بعض دفعہ ان سے مناظرہ کرتے ہوئے ایسی سخت زبان استعمال کرتے ہیں جو احمدی کے شایان شان نہیں ہے اور بعض لکھنے والے مجھے لکھتے ہیں کہ احمدیوں کے منہ سے ایسی گندی گالیاں اور ایسی گفتگو سن کر بڑی پریشانی ہوتی ہے جو ان لوگوں کے منہ سے اپنے مخالفین کے لئے نکل رہی ہوتی ہیں۔ اگر تو یہ بات سچ ہے تو پھر میں ایسے احمدیوں سے کہوں گا کہ بہتر ہے وہ تبلیغ نہ کیا کریں۔ یہ تبلیغ ان کو اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے کے بجائے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب بنانے والی ہوگی۔ حضرت مسیح موعود علیہ والسلام کی اس بات کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے آپؑ فرماتے ہیں: دیکھو میں اس امر کیلئے مامور ہوں کہ تمہیں بار بار ہدایت کروں کہ ہر قسم کے فساد اور ہنگامے کی جگہوں سے بچتے رہو اور گالیاں سن کر بھی صبر کرو۔ بدی کا جواب نیکی سے دو اور کوئی فساد کرنے پر آمادہ ہو تو بہتر ہے تم ایسی جگہ سے کھسک جاؤ اور نرمی سے جواب دو۔ بارہا ایسا ہوتا ہے کہ ایک شخص بڑے جوش کے ساتھ مخالفت کرتا ہے اور مخالفت میں وہ طریق اختیار کرتا ہے جو مفسدانہ طریق ہو جس سے سننے والوں میں اشتعال کی تحریک ہو لیکن جب سامنے سے نرم جواب ملتا ہے اور گالیوں کا مقابلہ نہیں کیا جاتا تو خود اُسے شرم آ جاتی ہے۔ تو ہمارے لئے تو یہ تعلیم ہے کہ نرمی سے جواب دو۔ صبر ہی ہے جو دلوں کو فتح کر لیتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: سوشل میڈیا پر بعض احمدی چِڑ کر غلط رنگ میں اور سختی سے جواب دیتے ہیں تو غلط کرتے ہیں۔ اس طرح صرف ایک گناہ نہیں کر رہے ہے بلکہ ہم نئی نسل کو بھی احمدیت سے دور کر رہے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: یقینا یاد رکھو کہ عقل اور جوش میں خطرناک دشمنی ہے۔ جب جوش اور غصہ آتا ہے تو عقل قائم نہیں رہ سکتی لیکن جو صبر کرتا ہے اور بُردباری کا نمونہ دکھاتا ہے اس کو ایک نُور دیا جاتا ہے جس سے اس کی عقل و فکر کی قوتوں میں ایک نئی روشنی پیدا ہو جاتی ہے اور پھر نور سے نور پیدا ہوتا ہے غصہ اور جوش کی حالت میں چونکہ دل و دماغ تاریک ہوتے ہیں اس لئے پھر تاریکی سے تاریکی پیدا ہوتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: پس اگر عقل و فکر کی قوتوں میں اضافہ کرنا ہے دل و دماغ میں نور پیدا کرنا ہے تو غصہ اور جوش کو ہمیں دبانے کی ضرورت ہے، تبھی اللہ تعالیٰ کے فضل مزید بڑھیں گے۔ غرض فرمایا کہ اپنے اعمال کو صاف کرو اور خدا تعالیٰ کا ہمیشہ ذکر کرو اور غفلت نہ کرو۔ جس طرح بھاگنے والا شکار جب ذرا سست ہو جاوے تو شکاری کے قابو میں آ جاتا ہے اسی طرح خدا تعالیٰ کے ذکر سے غفلت کرنے والا شیطان کا شکار ہو جاتا ہے۔ فرمایا کہ توبہ کو ہمیشہ زندہ رکھو اور کبھی مردہ نہ ہونے دو۔ استغفار بہت زیادہ کیا کرو جس عضو سے کام لیا جاتا ہے وہی کام دے سکتا ہے اور جس کو بیکار چھوڑ دیا جائے پھر وہ ہمیشہ کے واسطے ناکارہ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح توبہ کو بھی متحرک رکھو تا کہ وہ بیکار نہ ہو جاوے۔ فرمایا ہمارے غالب آنے کے ہتھیار استغفار توبہ دینی علوم کی واقفیت خدا تعالیٰ کی عظمت کو مدّنظر رکھنا اور پانچوں وقت کی نماز ادا کرنا ہے۔ نماز دعا کی قبولیت کی کنجی ہے جب نماز پڑھو تو اس میں دعا کرو اور غفلت نہ کرو اور ہر ایک بدی سے خواہ وہ حقوق الٰہی کے متعلق ہو خواہ حقوق العباد کے متعلق ہو بچو۔

حضور انور نے نماز کے بعد مکرم پی پی ناظم الدین صاحب آف پینگاڈی کیرالہ کے نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا جو 3 رمئی کو ٹرین کے حادثے میں وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ ☆☆

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان

The Weekly **BADAR** Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2016-18 Vol. 66 Thursday 18 May 2017 Issue No. 20

MANAGER : NAWAB AHMAD
Tel. : +91 1872 224757
Mobile : +91 94170 20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com
ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs. 550/-
By Air : 50 Pounds or 80 U.S. $
60 Euro or 80 Canadian Dollar

سیّدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ جرمنی، اپریل 2017ء

واقف زندگی چوبیس گھنٹے، ہفتہ کے ساتوں دن اور سال کے 365 دن وقف ہے

● وقف زندگی کا مقصد ہی یہ ہے کہ آپ چوبیس گھنٹے وقف ہیں، ہفتہ کے ساتوں دن اور سال کے 365 دن وقف ہیں ● بعض دفعہ مال کا بھی ضیاع ہوتا ہے، مشن ہاؤس کے یا دوسرے اخراجات ہیں ان پر بھی ہر مربی کو نظر رکھنی چاہئے کہ کم سے کم خرچ کرے اور دیکھے کہ جماعت پر زیادہ مالی بوجھ نہ پڑے، آپ نے یہ دیکھنا ہے کہ آپ نے کس حد تک جماعتی اموال کو بچانا ہے اور دوسروں کو بھی نصیحت کرنی ہے، جب تک خود اخراجات کو کنٹرول نہیں کریں گے دوسروں کو نصیحت نہیں کر سکتے ● ہر مربی کا کام ہے کہ دوسرے مربی کی عزت اور احترام کرے، مجھے رپورٹ ملی ہے کہ بعض دفعہ آپ لوگ دفتروں میں بیٹھے ہوئے دوسروں کے بارہ میں ہنسی ٹھٹھا اور استہزاء بہت زیادہ کر رہے ہوتے ہیں جس کی وجہ سے وہاں بیٹھے ہوئے دوسرے کارکنوں پر بہت غلط اثر پیدا ہوتا ہے ● نوجوان مربیان کو میں خاص طور پر کہنا چاہتا ہوں کہ آپ لوگوں نے ڈرنا نہیں اور آپ نے بغیر ڈرے سارے ایشوز حکمت سے، قرآنی تعلیم کے مطابق، اسلامی تعلیم کے مطابق ٹیکل کرنے ہیں۔ جہاں دیکھیں جھگڑا ہے وہاں کہہ دیں، کیونکہ تمہارا جھگڑا کرنے کا ارادہ ہے اس لئے ہم تمہارے ان معاملوں کا جواب نہیں دیتے ● جماعتوں کو کبھی موقع نہ دیں کہ جماعتیں یا عہدیداران آپ پر انگلی اٹھائیں، جو مَیں نے پہلے کہہ دیا ہے، دوبارہ، دوبارہ، دوبارہ کہہ رہا ہوں کہ اپنی اصلاح پہلے کریں، اپنا دامن صاف ہوگا تو پھر آپ کے اوپر کوئی بھی انگلی اٹھائے گا تو پھر ہی اس کی پکڑ ہو سکتی ہے

مبلغین کرام سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی میٹنگ اور اہم نصائح

ہمیں امن عالم کیلئے کوشش بھی کرنی چاہئے اور دُعا بھی

۞ جب مسجد یہاں بن جائے گی تب پتا لگے گا کہ مسجد کے منارے سے نفرتوں کے نعرے نہیں لگتے بلکہ محبت اور پیار کی آوازیں آئیں گی، محبت اور پیار کے نعرے ابھریں گے ۞ ملکوں اور حکومتوں کی آپس میں جو دشمنیاں بڑھ رہی ہیں اس کی وجہ سے جنگ کا خطرہ پیدا ہوتا چلا جا رہا ہے، اس کیلئے ہم سب کو امن کیلئے کوشش بھی کرنی چاہئے اور اس کیلئے دعا بھی کرنی چاہئے ۞ سیاست دان اپنی حکومتوں کو اس بات پہ قائل کرنے کی کوشش کریں کہ جنگوں کی بجائے امن اور محبت کے پھیلانے کی طرف ہمیں زیادہ کوشش کرنی چاہئے، صلح اور آشتی کے پھیلانے کی طرف ہمیں زیادہ کوشش کرنی چاہئے ۞ قانون کی پابندی کے بارہ میں اور ملک سے محبت کے بارہ میں بانی اسلام حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس حد تک فرمایا ہے کہ یہ تمہارے ایمان کا حصہ ہے ۞ مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ جب یہ مسجد تعمیر ہو جائے گی تو یہاں کے رہنے والے احمدی جہاں اس مسجد میں عبادت کریں گے وہاں اپنے ملک و قوم کی ترقی کیلئے بھی بہترین کردار ادا کرنے والے ہوں گے

رونہائم میں مسجد کے سنگ بنیاد کی تقریب کے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز خطاب

خلیفہ کی شخصیت بہت سحر انگیز، انصاف پسند اور غیر جانبدارانہ ہے

☆ خلیفہ کا خطاب بہت مؤثر تھا، دل کی گہرائی تک اثر کرنے والا تھا، بالخصوص محبت اور امن کا پیغام، اگر ہم میں سے ہر ایک اپنے ہمسایوں کا خیال رکھنے والا بن جائے جیسا خلیفہ نے فرمایا تو دنیا کہیں زیادہ حسین ہو جائے ☆ ہمیں یہ اندازہ نہیں تھا کہ خلیفۃ المسیح اتنے اچھے طریقے سے اسلامی تعلیمات پیش کریں گے۔ خاص طور پر وہ تعلیمات جو ملک کے قانون کی پابندی کے بارے میں ہیں۔ حضور انور کی قوت قدسیہ آپ کے Tent میں داخل ہونے سے لے کر دوبارہ باہر تشریف لے جانے تک محسوس ہو رہی تھی ☆ خلیفہ کے الفاظ انتہائی پُرتاثیر تھے اور خلیفہ کی شخصیت بہت سحر انگیز ہے۔ بہت ہی انصاف پسند اور غیر جانبدار شخصیت ہے ☆ جس طرح ایک مذہبی راہنما کو ہونا چاہئے آپ کے خلیفہ کی ذات میں وہ ساری خوبیاں پائی جاتی ہیں ☆ خلیفۃ المسیح سے ایک سکون اور امن کی فضا محسوس ہوتی ہے۔ خلیفہ کے چہرہ پر نور نظر آتا ہے۔ آپ نے دوسرے مسلمانوں سے بہت بہتر رنگ میں اسلامی تعلیمات اپنے خطاب میں پیش کی ہیں ☆ خلیفہ ایک خاموش اور خوش دل انسان ہیں اور امور کو بڑی عمدگی سے بیان کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ جو ان کی توقعات تھیں کہ ایک روحانی شخصیت کو ہونا چاہئے آپ کے خلیفہ ویسے ہی ہیں

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز خطاب سن کر مہمانوں کے تاثرات

رپورٹ : عبد الماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مورخہ 17 اور 18 اپریل 2017 کی مصروفیات

17 اپریل 2017 (بروز سوموار)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے پانچ بجے تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔ صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔ پروگرام کے مطابق ساڑھے گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے اور فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

فیملی ملاقات

آج صبح کے اس سیشن میں 49 فیملیز کے 181 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ ملاقات کرنے والی یہ فیملیز جرمنی کی 38 مختلف جماعتوں اور علاقوں سے آئی تھیں۔ ہر ایک فیملی نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام ایک بجکر چالیس منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں مکرم عابد وحید خان صاحب انچارج پریس اینڈ میڈیا آفس لندن نے حضور انور کے ساتھ ملاقات کی سعادت پائی۔ بعد ازاں دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

مبلغین کرام کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ

آج پروگرام کے مطابق جرمنی میں خدمت انجام دینے والے مبلغین کرام کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ایک میٹنگ تھی۔ اس میٹنگ میں جامعہ کینیڈا سے سال 2016 میں فارغ التحصیل ہونے والے آٹھ مربیان بھی شامل تھے۔ یہ مربیان جو اپنی ٹریننگ پروگرام کے تحت لندن میں ہیں۔ جرمنی کے اس سفر میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے قافلہ میں شامل ہیں۔ پروگرام کے مطابق چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز میٹنگ کیلئے تشریف لائے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

باقی رپورٹ صفحہ نمبر 9 پر ملاحظہ فرمائیں

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of the Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad